اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارک کی تشریح

مؤلف

مفتی محمد ادریس ڈاھری دامت برکاتہم العالیہ

سعادتِ اہتمام

محمد قاسم جلالی

(بانی وچیئرمین، ویلکم ویلفیئر ٹرسٹ، پاکستان)

مکتبہ غوثیہ ہول سیل

ناشر

پرانی سبزی مارکیٹ، نزد دارالعلوم غوثیہ وعسکری پارک، کراچی فون: 4910584-4926110

الدولۃ الکبریٰ شرح اسماء الحسنیٰ

شارح

شیخ التفسیر والحدیث پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت علامہ الحاج مولانا محمد ادریس ڈاہری

(نقشبندی)

﴿سرپرست اعلیٰ﴾

مدرسہ جامعہ محمدیہ

﴿مدیر﴾

ادارہ خدمۃ القرآن والسنۃ (شاہ پور جہانیاں ضلع نوابشاہ)

﴿ناشر......﴾

مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی

کراچی نمبرہ

فون نمبر: 4926110-4910584

موبائل: 0300-2196801

Email:-maktabaghosia2004@yahoo.com

qasimhazarvi@hotmail.com

مصادر و مراجع

القرآن الکریم - کلامِ باری تعالیٰ

کتاب	مصنف	مطبوعہ
۱-تفسیر البیضاوی	قاضی ناصر الدین عبداللہ البیضاویؒ	سعید، ایم، ایچ کراچی۔
۲-تفسیر جمل	سلیمان بن عمر الشہیر بالجمل	مکتبہ تجاریہ مصر
۳-تفسیر الصاوی	احمد بن محمد الصاوی	شرکۃ مصطفیٰ البابی اعلیٰ بمصر
۴-تفسیر مظہری	علامہ ثناء اللہ پانی پتیؒ	اشاعۃ العلوم حیدرآباد دکن انڈیا
۵-تفسیر کشاف	علامہ زمخشری محمود بن عمر جار اللہ	دار الباز، المکۃ المکرمۃ
۶-البحر المحیط	محمد بن یوسف الشہیر بابوحیان اندلسیؒ	دار الفکر بیروت
۷-الجامع الصحیح للبخاری	محمد بن اسماعیل بخاریؒ	نور محمد اصح المطابع کراچی
۸-صحیح مسلم	مسلم بن حجاج القشیریؒ	نور محمد اصح المطابع کراچی
۹-ترمذی	محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ	سعید ایچ، ایم کمپنی کراچی
۱۰-ابوداؤد شریف	سلیمان بن اشعث سجستانیؒ	= = =
۱۱-مظاہر حق	علامہ محمد قطب الدینؒ	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور
۱۲-حصن حصین	امام جزریؒ	
۱۳-اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ	مطبع نامی نولکشور انڈیا
۱۴-مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی القاریؒ	دار احیاء التراث بیروت
۱۵-المستدرک	محدث حاکم نیشاپوریؒ	دار **الفکر بیروت**
۱۶-المفردات فی غریب القرآن	علامہ راغب اصفہانیؒ	نور محمد اصح المطابع کراچی
۱۷-کتاب ''وللہ الاسماء الحسنیٰ''	علامہ عبدالجواد مصری	
۱۸-فتاویٰ واحدی	فقیہ عصرہ علامہ عبدالواحد سیوستانیؒ	مطبع گیلانی لاہور
۱۹- بوستان	علامہ شرف الدین مصلح سعدی شیرازیؒ	عام کتب خانہ
۲۰- شاہ کا رسالہ	سید عبداللطیف بھٹائیؒ	شاہ عبداللطیف بھٹائی، بھٹ شاہ ثقافتی مرکز کمیٹی حیدرآباد
۲۱- المقصد الاسنیٰ شرح اسماء اللہ الحسنیٰ	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالیؒ	بیروت

فہرست مضامین

از فاضل نوجواں مولانا رحیم بخش ڈاہری
فاضل عربک، ایم اے اسلامیات، ایم ایڈ

مقدمہ

الحمدللہ الذی ھدانا سبل السلام و ارینا طرق الاسلام و جعلنا فی امۃ خیر الانام سیدنا محمد علیہ و علیٰ الہ الصلوۃ والسلام الیٰ یوم القیام و افازنا بوسلیۃ سید الابرار بدار السلام و کذالک اوصلنا الی المرام.

امابعد: اللہ تبارک وتعالیٰ کی حکمت واسرار سمجھنے اور سمجھانے والے دنیا میں سب سے پہلے اللہ جل شانہ کے برگزیدہ رسول صلوات اللہ علیہم والسلام آئے جنہوں نے اللہ رب العزۃ کی توحید اور اس کی منشا کے مطابق دین کی تبلیغ کی۔ یہ خدا کا انوکھا اسلوب ہے کہ جس وقت میں جو ضروری ہے اس کے مطابق ایسا نبی بھیجا۔ جس نے اپنے دور میں جو خرافات اور خامیاں اپنے گرد دیکھیں ان کو روکنے کے لئے تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ نے نمرود سے نمٹنے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا، فرعون کو فراست سے سبق دینے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور حسبِ ضرورت ان کو معجزات عنایت فرمائے۔ آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے منشور کی مکمل تکمیل کی خاطر اپنے پیارے حبیب کامل واکمل نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پوری دنیا کے لئے ہدایت کا پیکر بنا کر بھیجا۔ بعد میں چونکہ ہمارے پیارے نبی ختم الانبیاء وختم المرسلین ہیں، لہٰذا نبیوں کی آمد کا سلسلہ تو ختم ہوا، لیکن نبیوں والے پیغام کو جاری رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے صحابہ بعد میں تابعین پھر تبع تابعین اور بعد میں علماءِ کرام کو یہ نعمت نصیب فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا" ان العلماء ورثۃ الانبیاء"۔ پوری دنیا میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی علمی کاوشوں اور دینی خدمات سے عالم اسلام میں اپنا نام روشن کیا اور محبوب کے دین

کی خدمت کی اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ یہاں عالم اسلام کے تمام علماء کا تذکرہ تو ممکن نہیں، البتہ سندھ جو کہ ہمارے حبیب ﷺ کے خصوصی دعاؤں سے نوازی ہوئی ہے، اس میں بھی کئی علماءِ کرام آئے۔ یہ پیارے نبی کے نظرِ عنایت کا نتیجہ ہے کہ سندھ سے باکمال صوفی بزرگ شاہ لطیف، شاہ عنایت، مخدوم گرہوڑی، مخدوم بلال جیسی ہستیاں وابستہ ہیں۔

اس کے علاوہ صدیوں سے سندھ نے ایسے باکمال علماء پیدا کئے جنہوں نے سندھ کے ساتھ ساتھ حجازِ مقدس میں جا کر بھی مصطفےٰ ﷺ کے دین کی خدمت کی ہے۔ سندھ میں ایسے کئی برگزیدہ اور پاک صفت علماء بھی گذرے ہیں، جو تھے تو سادہ زندگی بسر کرنے والے اور دیہات میں رہنے والے، لیکن ان کی تصنیفات اور تالیفات جو عربی اور فارسی زبان میں ہیں۔ ان کو دیکھ کر آج کل کے بڑے بڑے ادیبوں اور مفکروں کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور حیرت سے کہتے ہیں کہ یہ تصنیف سندھ کے سندھی عالم کی ہے۔ اس سے ماضی کے علماء کا کمالِ علم ظاہر ہوتا ہے۔ ایسے انمول ہیروں میں علامہ مخدوم عبدالواحد سیوستانی (سہوانی)، علامہ مخدوم عبدالغفور ہمایونی، علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی، صاحبِ تکبیر علامہ مخدوم محمد قاسم گڑھی یاسین والے، علامہ مخدوم محمد جعفر بوبکائی، علامہ ابوجعفر دیبلی، علامہ ابومعشر سندھی، علامہ شیخ رحمۃ اللہ دربیلوی، علامہ محمد حیات سندھی، علامہ ابوعطاء سندھی، علامہ ابوالحسن کبیر ٹھٹھوی، علامہ ابوالحسن صغیر مدنی، علامہ مخدوم ابوالحسن ڈاہری علیہم الرحمۃ اور دیگر شامل ہیں۔

مذکورہ تمام علماء بلند پایہ کے عالم ہوکر گذرے ہیں۔ ان کی خدمات ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ ان کی تصنیفات بھی عالم آشکار ہیں، لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے سندھی بھائیوں کی دینی کاموں سے غیروابستگی کی بنا پر ایسی بزرگ ہستیوں کی تصنیفات کو آج تک منظرعام پر نہیں لایا گیا۔ یہ ہماری بڑی بے قدری ہے، کہ اپنے بزرگوں نے علم کے جو ہیرے اور جواہر ورقوں پر بکھیر رکھے ہیں ان کو سمیٹنے کے بجائے اس طرف توجہ

ہی نہیں دیتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسی بے بہا تصنیفات کسی اور زبان والے علماء کی ہوتی تو اس زبان سے تعلق رکھنے والے فلاحی ادارے اور سرمائے دار شخص آج تک ان کے کئی ایڈیشن چھپوا چکے ہوتے۔

یاد رہنا چاہئے کہ علامہ ابوالحسن ڈاہری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲ ربیع الاول سنہ۱۱۸۱ھ) اتنے بڑے مقام اور بلند پایہ کے عالم ہوکر گذرے ہیں کہ علامہ عبدالواحد سیوستانی (نعمان ثانی) رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''فتوی واحدی'' میں اور مخدوم عبدالغفور ہمایونی رحمۃ اللہ علیہ نے ''فتویٰ ہمایونی'' میں اس بزرگ کے قول کو حوالہ کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ سندھ کے مشہور اور نامور عالم علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی علیہ الرحمۃ نے بھی علامہ مخدوم ابوالحسن ڈاہری سے کچھ مسائل کے حل دریافت کرنے میں خط و کتابت کی ہے، اس میں سے ان کے علمی تبحر ہونے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اپنے وقت کے مانے ہوئے بڑے بڑے علماء بھی ان کی علمی استعداد کو مانتے تھے اور استفادہ کرتے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ مخدوم ابوالحسن ڈاہری علیہ الرحمۃ کی شخصیت آج تک دوسرے صوبوں میں درکنار اپنے صوبے میں بھی گم نام کی حیثیت میں ہے، حالانکہ اس بزرگ کی تصنیفات کوئی عام معمولی تصنیف نہیں۔ مخدوم ابوالحسن ڈاہری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تصنیف "ینابیع الحیوۃ الابدیۃ فی طریق الطلاب النقشبندیۃ" ہے اس کی تو مثال ہی نہیں، ایک انمول علمی خزانہ ہے۔ جناب علامہ غلام مصطفٰے صاحب قاسمی (متوفی ۹ دسمبر ۲۰۰۳ء) جو بڑے کئی لوگوں نے ان کی نگرانی میں Ph.D کی ڈگریاں حاصل کیں ہیں، وہ اپنی تحقیق کے مطابق لکھتے ہیں کہ ابوالحسن ڈاہری کی تصوف کے متعلق لکھی ہوئی یہ کتاب ''ینابیع'' امام غزالی علیہ الرحمۃ کی مشہور کتاب ''کیمیائے سعادت'' کے پایہ کی کتاب ہے۔ (مقالاتِ قاسمی) ایسے لاجواب شاہکار کی بھی آج تک اشاعت نہ ہوسکی ہے۔ اس بزرگ کی اسی کتاب ''ینابیع'' پر ایڈیٹ کر کے ڈاکٹر ابوالفتح صغیر نے ڈاکٹر A.W بالیپوتہ کی نگرانی میں 1871Ph.D ء میں کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے علاوہ حضرت مخدوم صاحب کی

ہے کہ سب مراحل طے کرنے کے بعد جب کتاب ہمارے سامنے آتی ہے اور ہم کو خرید کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو ہم بغیر سوچے سمجھے سینکڑوں عذر پیش کریں گے، بھائی میرے پاس تو وقت بالکل نہیں ہے، میں فارغ نہیں ہوں کتاب کس ٹائم پہ پڑھوں گا؟ اخباروں، رسالوں اور ڈائجسٹوں پڑھنے کے لئے تو کافی وقت میسر آجاتا ہے، لیکن دینی کتب مطالعہ کرنے کے لئے وقت بالکل نہیں ہے، ذرا غور کریں کہ ہم کو مسلمان ہونے کے ناتے سے زیادہ اسلامی لٹریچر مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے یا اخباری اشتہارات اور سیاسی بیان بازی اور جھوٹی، وقتی خوش کرنے، ہنسانے والی خبریں پڑھنے کی؟ کیا ہم سے قبر وحشر میں یہ پوچھا جائے گا کہ تم اخبار کیوں نہیں پڑھتے تھے؟ ہم سے اسلام کے متعلق پوچھا جائے گا کہ تم اسلام کے متعلق کیا جانتے ہو اور کیا کیا عمل کیا؟ عمل بھی تو جاننے کے بعد ہی ہوگا۔ اور یہ معلومات دینی کتب سے فراہم ہوتی ہے۔

کوئی صاحب کہے گا کہ کتاب بہت مہنگی ہے، جس طرح میں نے اوپر عرض کیا کہ آپ خود محنت کر کے چھپوائیں تو پھر آپ کو مہنگی اور سستی کا بھی اچھی طرح سے علم ہو جائے گا۔ ایک کتاب چھپوانے پر ہزاروں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ لیکن ہم ایک کتاب کا ۵۰ یا ۱۰۰ روپیہ ہدیہ دینے سے کتراتے ہیں۔ کیا ایک دوست کو روٹی کھلانے یا اور خدمت کرنے میں اتنا خرچا نہیں ہوتا۔ ایک ہفتے میں چائے سگریٹ وغیرہ پر کتنا خرچ ہوتا ہے۔ یہ سب آپ کی نظر میں جائز اور بہت ضروری ہے۔ باقی کتاب خرید کرنے میں جو رقم صرف ہوگی وہ ناجائز ہے، اور آپ اس کو فالتو اور بیکار خرچ سمجھتے ہیں۔ لیکن حضرت پیر سید محمد راشد روضہ دھنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بہتر خرچ وہ ہے، جو آپ دینی کتب کے خریدنے میں صرف کرتے ہیں۔ اور آپ فرماتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہنگی کتابیں خریدے گا تو اس شخص کی اولاد میں علم باقی رہے گا۔ (۱)

آپ ہی انصاف سے فیصلہ کریں کہ اگر ہر کوئی ایسے بہانے بنا کر جان چھڑانے کی کوشش کرے گا تو پھر ہم کو دوسری کتب کس طرح میسر ہوں گی۔ لازماً ایک کتاب فروخت

---

(۱) ملفوظات شریف پیر سید محمد راشد روضہ دھنی مترجم سندھی ص ۱۶۴۔

ہوگی تو اس میں سے دوسری کتاب چھاپی جائے گی اور اسی طرح یہ نشر و اشاعت کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اور اس صدقہ جاریہ میں آپ کا بھی حصہ ہوگا۔ کیونکہ یہ دینی کتاب خریدنا بھی ایک صدقہ جاریہ کی قسم ہے، آپ کتاب خرید کر دنیا سے چلے گئے، کسی دوسرے نے اس کتاب سے استفادہ کیا تو اس کا ثواب آپ کو بھی برابر ملتا رہے گا۔ ہم اور کوئی دینی خدمت سرانجام نہیں دے سکتے تو کم از کم اس خدمت میں حصہ لیں یہ بھی ہماری دینی خدمت ہی شمار ہوگا کہ ہماری مشترکہ خریداری میں سے دینی کتب شائع ہوتی رہیں گی اور اسلامی لٹریچر جو اکثر و بیشتر عربی اور فارسی زبان میں ہے وہ ہم کو اپنی زبان میں ملتا رہے گا۔

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کمائی کا طریقہ ہے تو پھر آپ بھی ہمت کیجئے اور کوئی ایک دینی کتاب چھپوائیں اور اس میں سے آمدنی حاصل کریں۔ میرے خیال میں اس کام کے لئے کوئی بھی جلدی میں تیار نہیں ہوگا۔ جب اتنا نہیں کر سکتے تو پھر اپنے علماء کی خدمات دیکھیں اور ان کی قدر کریں۔ بیماریوں، اچانک حادثوں اور دیگر دنیاوی ضروریات میں ہزاروں روپے خرچ ہوجاتے ہیں ا رخرچ ہونے کے بعد پھر ہم کو ان روپیوں سے کوئی فائدہ بھی دوبارہ نہیں ملتا۔ لیکن کتاب ایک ایسی دولت اور سرمایہ ہے۔ جو پوری زندگی میں خود بھی اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں اور بعد میں اپنی اولاد اور دیگر دوست واحباب بھی اس میں سے فائدہ حاصل کرکے آپ کو دعاؤں سے نوازیں گے۔ کافی ایسی کتابیں ہیں جو نایاب ہیں، جو پرانے دور میں چھپیں اور آج کل ان کا ملنا محال ہے۔ اگرچہ ان کی سخت ضرورت محسوس ہوتی ہے، لیکن مل نہیں سکتیں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ کتاب بھی بعد میں ناپید ہوجائے، اس لئے موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیں اور پہلی فرصت میں ہی یہ دینی کام کرڈالیں۔ یا تو خود خرید کریں اور خود پڑھیں یا کسی ایسے غریب شخص کو خرید کر دیں جس کو اسلامی لٹریچر مطالعہ کرنے کا تو شوق ہے، لیکن اس کو خرید کرنے کی طاقت نہیں، وہ پڑھ کر آپ کو دعائیں دیتا رہے گا۔

حضرت قبلہ سائیں پیر طریقت رہبر شریعت علامہ مولانا محمد ادریس نقشبندی فقط

کتابیں لکھنے تک محدود نہیں، لیکن ان کی دوسری خدمات بھی عالمِ آشکار ہیں، آپ سندھ تو کیا بلوچستان، پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع انسانوں کے دلوں میں ہمیشہ روشن رکھنے کی خاطر تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اپنے ملک کے علاوہ آپ دبئی، عراق، عربستان اور دیگر ممالک میں بھی اس سلسلے میں سفر کر چکے ہیں۔ ان سرگرمیوں کے علاوہ دین کے ہر شعبے میں آپ کا قدم بڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔ قبلہ سائیں کے قریب رہنے کی وجہ سے آپ کے جذبات سے کافی آشنائی ہے۔ حضرت قبلہ سائیں کی دلی خواہش ہے کہ دین کے معاملے میں تبلیغی، تحریری، تدریسی مقصد کہ ہر خدمت میں قدم پیچھے نہ ہونا چاہئے۔ آپ تنہا ہو کر بھی بڑی انجمن کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ لیکن اگر ہم سب مل کر آپ کا ساتھ دیں اور مستقل معاونت کریں تو بیشتر دینی خدمات منظرِ عام پر آئیں گی۔

جیسے میں نے اوپر ذکر کیا کہ سندھ پر اللہ تعالیٰ جل شانہ اور سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصی نظرِ عنایت رہی ہے اور آج تک قائم ہے کہ قبلہ سائیں پیر طریقت مخدوم و محترم حضرت علامہ مولانا محمد ادریس ڈاہری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ جیسی برگزیدہ شخصیت کا جنم بھی سندھ میں ہوا۔ حضرت قبلہ سائیں پر مدنی تاجدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصی عنایت ہے۔ قبلہ سائیں کو جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے محبوب آواز سے نوازا ہے۔ اسی طرح علمی میدان میں بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ تقریر، تصنیف، تدریس مقصد کہ ہر شعبے میں سائیں نے اپنا لوہا منوایا ہے۔ نہ فقط یہ بلکہ سلوک کے سلسلے میں بھی تین سلسلوں سے فیضیاب ہو کر خلافت کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔

نقشبندی سلسلے میں آپ سندھ کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ خواجگان اللہ بخش نقشبندی غفاری عرف حضرت سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ حضرت پیر سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ سائیں کو ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ پر خرقہ خلافت کے ساتھ سند خلافت سے نوازا۔ علوی سلسلے میں حضرت قبلہ سائیں کو مدینہ طیبہ کے کامل اکمل ولی حضرت شیخ زین ابراہیم سمیط علوی حسینی کے دست شفقت سے اجازت اور سند حاصل ہے۔ شاذلی

سلسلے میں مدینہ منورہ کے مشہور صوفی اور سالک بزرگ حضرت شیخ فہمی علیہ الرحمۃ سے آپ کو زبانی اجازت عنایت حاصل ہوئی۔ دلائل الخیرات اور قصیدہ بردہ شریف کی اجازت اور سند بھی حضرت قبلہ سائیں کو مدینہ شریف کے رہنے والے بزرگ حضرت شیخ محمد حسین رمزی علیہ الرحمۃ نے ۲۶ ذوالحج ۱۳۹۲ھ پر مرحمت فرمائی۔

مذکورہ تینوں ہی سندیں تبرک کی خاطر لکھی جاتی ہیں۔

اجازت نامه

حضراتِ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ غفاریہ عالیہ

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ". (۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العالمین والصلوة والسلام علیٰ حبیبه سید المرسلین وآله الطاهرین واصحابه الطیبین اجمعین الیٰ یوم الدین اما بعد!

می گوید فقیر لا شئ الله بخش نقشبندی غفاری الله آبادی که این عاجز خاکسار، ذره بیمقدار، درسلسله خاندان نقشبندیه مجددیه فضلیه داخل شده علم سلوک تادائره لاتعین از حضرت قطب الارشاد خواجه خواجگان پیر پیران مجدد منور مائة اربعة عشر نائب خیر البشر علیه و آله من الصلوة افضلها و من التحیات اکملها سیدی و سندی قبله عالم محمد عبدالغفار قلبی و روحی فداه ابی و امی فداه حاصل نموده و شرف اجازت از آنحضرت قرة عینین محبوب ربانی یافته و برائے تحقیق سلسله شریف موجود است. پس ازین عاجز لاشئ برادر طریقت جناب مولانا محمد ادریس صاحب داهری سندهی علم سلوک و جذب و حالات و واردات صحیحه حاصل نموده و تکمیل تعلیم طریقة عالیه تا دائرة لاتعین حاصل کرده اورا برائے تعلیم اسم ذات و علم سلوک برائے

(۱) سورۃ المائدہ آیت:۳۵

طالبانِ مولیٰ و برائے خدمتِ اسلام بموجب ضرورت اجازۃ دادہ شد و طالبان راہ حق جل و علا را مناسب است کہ زود فیض ظاھری و باطنی ازین شیخ کامل حاصل نمایند و ھیچ خطرہ و شک در دل خود نیارند کہ جناب خلیفہ صاحب موصوف للہ فی اللہ خدمت اسلام و برادران اسلام میکند.

۱۸ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ

لاشیٔ فقیر

اللہ بخش نقشبندی غفاری.

(۱) سورۃ المائدہ آیت: ۳۵۔

ترجمہ، اجازت نامہ

نقشبندی مجددی فضلی غفاری بزرگوں کی طرف سے

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ"۔ (۱)

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ طلب کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو۔ تاکہ آپ کامیاب ہوں۔)

"المجاھد من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللّٰہ"۔

مجاہد وہ ہے جس نے اپنے نفس سے اللہ کی تابعداری کرنے میں جہاد کیا۔ سب تعریف ثابت ہے اللہ کے لئے جو جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اور رحمتیں اور سلام اس کے حبیب، رسولوں کے سردار پر اور اس کی پاک اولاد اور صاف صحابہ سب پر قیامت کے دن تک ہیں۔ حمد اور صلوٰۃ کے بعد فقیر، حقیر لاشیٔ (حضرت خواجہ) اللہ بخش نقشبندی، غفاری اللہ آبادی فرماتے ہیں کہ: اس عاجز خاکسار ذرہ بے مقدار نے خاندان نقشبندی، مجددی، فضلی کے سلسلے میں داخل ہوکر لاتعین کے دائرے تک حضرت قطب الارشاد خواجہ خواجگان مرشدوں کے مرشد، بڑے اور فریاد سننے والے، چودھویں صدی کے روشن کرنے والے، دینی باتوں کو نئے کرنے والے حضور علیہ و علیٰ الہ من الصلوۃ افضلھا و من التحیات اکملھا کے نائب سیدی وسندی قبلہ عالم محمد عبدالغفار۔ (میرا دل، روح، ماں اور باپ ان پر قربان ہوں) سے سلوک کا علم حاصل کیا اور اس حضرت آنکھوں کی ٹھنڈک، اللہ کے پیارے سے اجازت کا شرف حاصل کیا اور تحقیق کے لئے سلسلہ شریف موجود ہے۔ پھر اس لاشیٔ، عاجز سے طریقت کے بھائی (آپ کے خادموں کے خادم) جناب مولانا صاحب مولوی محمد ادریس ڈاھری سندھی نے سلوک اور جذب کا علم اور صحیح

حالات اور واردات حاصل کر کے اور (اس) بلند طریقے کے لاتعین دائرے تک تعلیم حاصل کی ہے۔ اسمِ ذات اور سلوک کے علم میں مولیٰ کے طلب کرنے والوں کو تعلیم دینے اور اسلام کی خدمت کرنے کی ضرورت کے مطابق ان کو اجازت دی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ کے طالبوں کو مناسب ہے کہ ظاہری اور باطنی فیض اس کامل شیخ سے حاصل کریں اور کوئی بھی شک وشبہ اور خطرہ دل میں نہ لائیں، جو خلیفہ موصوف للہ فی اللہ اسلام اور برادرانِ اسلام کی خدمت کرتا ہے۔

۱۸ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ۔
(دستخط اور اسم مبارک)

لاشئ فقیر
اللہ بخش
نقشبندی غفاری

سند الاجازة

الحمدلله رب العالمين والصلوة والسلام علیٰ اشرف المرسلين سيدنا محمد و آله و اصحابه اجمعين و بعد:

فقد اجزت الشيخ الفاضل مولوى محمد ادريس اعلى الله مرتقاه فيما تجوزلى روايته من علم المنقول والمعقول و فى طريقة السادة بنى علوى والسلف الفحول كما اجازنى بذالک مشائخى الائمة الاعلام بسندهم المتصل الى النبى عليه افضل الصلوة والسلام كما هو مذكور و مثبت فى كتاب "عقد اليواقيت الجوهرية" للامام العارف بالله الربانى عيدروس بن عمر الحبشى نفعنا الله به و بسائر عباد الله الصالحين فقد حصلت لى الاجازة الصحيحة فى الكتاب المذكور من شيخى العلالة محمد بن سالم بن حفيظ عن والده عن مؤلف الكتاب و اوصى المجاز المذكور بتقوى الله فى السر والعلن بخشية الله تعالیٰ فيما ظهر و بطن. (انما يخشى الله من عباده العلماء) و فى الحديث "كفیٰ بالمرء علماً ان يخشى الله و كفیٰ بالمرء اثما ان يعجب بنفسه".

و كتبه الفقير الیٰ فضل ربه القدير
زين ابراهيم سميط العلوى الحسينى
بالمدينة المنورة ۱۰ جمادى الاخریٰ ۱۴۱۲ھ

المدينة المنورة- تاريخ ۲٦ ذی الحجة الحرام ۱۳۹۷ھ اجازت نامه قرأت دلائل الخيرات و قصيده برده شريف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدنا محمد و آله و اصحابه و بارك و سلم اما بعد:

سبب تحریر آنکہ جناب حاجی محمد ادریس ولد محمد رب رکھا صاحب سندھی نے مجھ سے دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ شریف پڑھنے کی اجازت چاہی چونکہ موصوف صاحب ہماری مجلس میں شریک ہوتے رہے ہیں اور ان کو اس کا مستحق جانا اس لئے اپنے مشائخ عظام جناب مرحوم شیخ خیر الدین صاحب زادہ قندھاری ہادی رحمۃ اللہ علیہ اور میرے شیخ مرحوم ابوالسعود محمد سعد اللہ مکی مدفون جنت المعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور میرے شیخ مرحوم یوسف بن علی ملک باشلی المدنی مدفون جنت البقیع مدینہ منورہ رحمۃ اللہ علیہ اور میرے شیخ مرحوم ابو محمد سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے اس کو دلائل الخیرات اور قصیدہ بردہ شریف پڑھنے کی اجازت دیتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ہر ختم پر میرے لئے اور میری اولاد کے لئے حسن خاتمہ بجوار نبی کریم ﷺ نصیب فرمانے کی دعا کر کے مشکور فرمائیں گے۔ والسلام والحمد للہ رب العالمین۔

خادم دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ شریف، طالب دعا
محمد حسین محمد صدیق پوسٹ بکس نمبر ۵ مدینہ منورہ

حضرت قبلہ استاد سائیں مدظلہ العالی کو میں نے اکثر دیکھا ہے کہ آپ باوضو رہا کرتے ہیں۔ سفر یا حضر میں تحریر یا تدریس سے فارغ وقت تسبیح و تھلیل اور ورد و ظائف میں بسر کرتے ہیں۔ حضرت قبلہ استاذی المحترم کی اعلیٰ شخصیت، علمی کمالیت، زہد اور اخلاق رویے کے متعلق لکھنے کے لئے میرے پاس الفاظ موجود نہیں۔ میں ان کے شاگردوں اور معتقدوں میں ادنیٰ درجہ کا طالب علم ہوں۔ لیکن یہ ان کی خصوصی نوازش ہے کہ آپ مجھے پدری شفقت سے نوازتے رہتے ہیں۔ ''چھوٹا منہ اور بڑی بات'' کے مصداق کے تحت میرے پاس مفکرانہ لفظوں کا ذخیرہ نہیں اور مصنوعی الفاظ والی تعریف سے حضرت قبلہ سائیں کی شخصیت بہت بالاتر ہے۔ میں حقیقی اخلاص اور دلی عقیدت سے کہتا ہوں کہ دیہات کے ایک چھوٹے گاؤں میں رہ کر علم کا اتنا بڑا بحرِ بے کنار بننا اس میں حضرت قبلہ سائیں کے اوپر محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص عنایت شامل ہے اور آپ کو وھبی عنایت سے نوازا گیا ہے۔

اکثر ایسے دیکھا اور سنا گیا ہے کہ ایک انسان میں ایک ہی وقت میں ہمہ اوصافِ حسنہ کا ملنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اگر کسی میں تصنیف کی صلاحیت موجود ہے، تو وہ عوام الناس کو خطاب کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ کسی کو تقریر کرنے کا اچھا انداز اور لفظی ذخیرہ تو ہے لیکن آواز ساتھ نہیں دیتی۔ کسی کو آواز جیسی نعمت بھی میسر ہے لیکن دوسروں کی تقریریں نقل کرنا اس کی مجبوری ہے۔ تصنیف کے میدان میں بھی کوئی نثر نویس ہوگا تو شاعری کے گُر وہ نہیں جانتا ہوگا۔ اگر کوئی شاعری میں ماہر ہے تو مضمون نویسی سے عاری ہے۔ الحمد للہ حضرت قبلہ سائیں میں یہ تمام خوبیاں کمال درجہ کے ساتھ سمائی ہوئی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عنایت سے آپ بہترین مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ بے مثال مصنف اور بے بدل مدرس بھی ہیں۔ آپ کی شاعری میں بھی وہ لطف و سرور سمایا ہوا ہے کہ ہر صاحبِ علم سن کر لطف اندوز ہوتا ہے۔ قبلہ سائیں کی شاعری کا کوئی مجموعہ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ لیکن ضخیم مواد قلمی صورت میں اس وقت بھی سائیں کے مدرسہ کی لائبریری میں موجود ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جلدی آپ کی شاعری بھی کتابی صورت میں منظر عام پر آئے گی۔

آپ کی تقریر پر تاثیر میں جو مٹھاس، روانگی، تسلسل، بلاغت، دلائل کی پختگی، عبارت میں اعراب کی شائستگی اور مخصوص اندازِ بیاں خاص کر کے عربی، اردو، فارسی، سرائیکی چاہے سندھی میں شعر پڑھنے کا منفرد انداز حضرت قبلہ سائیں کا خصوصی اعزاز ہے۔ موجودہ دور میں ایسا کوئی عالم میری نظر میں نہیں جو حضرت قبلہ سائیں جیسا شعر پڑھ سکے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اپنے خیال میں تو ہر کوئی میاں مٹھو بنا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن،

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

کا مصداق یاد رکھنا چاہئے۔ کیونکہ حضرت قبلہ سائیں میں آواز اور عبارت کے خوش اسلوبی کے اپنے تو کیا غیر بھی مداح ہیں اور حق وہ ہی ہے کہ مخالف بھی اس کی گواہی دے۔ حضرت قبلہ سائیں کے ساتھ گفتگو کرنے میں تو لطف ہی نرالا ہے۔ آپ کی خوش خلقی اور حلیم طبعی سے ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ حضرت کا میرے سے تعلق دوسروں کی بنسبت زیادہ ہے۔ مجھے زیادہ شفقت سے نوازتے ہیں۔ یہ آپ کے مزاج کی سخاوت ہے، لیکن ہم کو خیال رکھنا چاہیے اور بزرگوں کے شفقت اور نرم مزاجی کا غلط فائدہ نہ اٹھائیں ان کے آرام کے وقت میں ان کو صحیح آرام کا موقعہ دیں۔ ان سے فالتو گفتگو کے بجائے کارآمد اور مقصد والی گفتگو کریں تاکہ ان کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔ چونکہ حضرت قبلہ سائیں زیادہ تر رات کو جلسوں میں ہوتے ہیں، دن کو اپنے درس و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف میں لگے رہتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ شب بیداری بھی آپ کے معمولات میں سے ہے۔ لہٰذا ان کے وقت کا پورا پورا خیال رکھا جائے اور قدر کی جائے۔

حضرت قبلہ سائیں کی خواہش ہے کہ دین متین کا ہر کام کروں یہ ثبوت آپ کو اس سے ملے گا کہ آپ تنہا ۳ مدرسوں کو چلا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تدریس کے فرائض بھی

سرانجام دے رہے ہیں۔ وعظ وتبلیغ تو ان کے مقدر میں لکھ چکا ہے۔ اس وقت عمر کی تقاضا کے مطابق حضرت قبلہ سائیں مسلسل جلسے کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن لوگ آپ کو مجبور کرتے ہیں۔ بہر حال ان تمام مصروفیات اور خدمات کے علاوہ دور حاضر کی جو اہم ضرورت ہے وہ ہے اسلامی لٹریچر کا فروغ۔ اس سلسلے میں آپ نے جس قدر جاں فشانی سے کام لیا ہے، وہ بھی پنہاں نہیں۔

چند سالوں کے عرصہ میں حضرت قبلہ سائیں بہت تصنیف کر چکے ہیں۔ تصنیف کے میدان میں بھی آپ کو اتنی دینی محبت اور فکر دامنگیر رہی ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ بجائے ایک ہاتھ کے زیادہ ہاتھ ہوں جو ہر موضوع پر بغیر وقفے کے چلتے رہیں اللہ تبارک وتعالیٰ جناب حضرت قبلہ سائیں کو خضری زندگی عطا فرمائے اور آپ کے صحت کو سلامت رکھے (آمین) کہ آپ اپنے عظیم منشور میں کامران وکامیاب ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم کو بھی صحت اور ہمت عطا فرمائے کہ ہم سب آپ جناب کی اس مشن میں معاونت کر سکیں۔

حضرت قبلہ سائیں پیر طریقت رہبر شریعت علامہ مولانا الحاج محمد ادریس ڈاہری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کی بہت سی کاوشیں میدان میں آچکی ہیں۔ جن کا مختصر ذکر مندرجہ ذیل ہے:

(۱) تفسیر احسن البیان: قرآن کریم کی تفسیر سندھی زبان میں ۶ جلد سورہ فاتحہ سے سورۃ النمل کے آخر تک چھپ چکی ہے۔ ساتویں جلد کا کام جاری ہے۔

(۲) مناقب الصالحین: اولیاء کرام کے شان میں ۱۹۸۲ء میں شائع ہوئی۔

(۳) الاربعین فی فضائل الخلفاء الراشدین: خلفاء الراشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شان میں "۴۰" چہل احادیث ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی۔

(۴) احسن التشریح لبردۃ المدیح: قصیدہ بردہ شریف کا سندھی میں شرح اور مخصوص اشعار پڑھنے کے فوائد ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی۔

(۵) جامِ تصوف: تصوف کے متعلق ۱۹۸۵ء میں شائع ہوئی۔

(٦) الدولۃ الکبریٰ شرح اسماء اللہ الحسنیٰ: اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسماء گرامی کی معنیٰ اور پڑھنے کی برکتیں ۱۹۸٦ء میں شائع ہوئی۔

(۷) سیرت بادشاہ بغدادی: سیدی ومرشدی حضرت عبدالقادر جیلانی، غوث صمدانی، محبوب سبحانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا احوال اور آپ کی کرامات کا ذکر ۱۹۸٦ء میں شائع ہوئی۔

(۸) تحفۃ الحجاج: چار حصوں میں حج کے متعلق مختصر احکام۔ اور دعائیں ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی۔

(۹) التحفۃ المرضیۃ شرح القصیدۃ الغوثیۃ: حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ کا سندھی میں ترجمہ اور تشریح ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی۔

(۱۰) اللہ کا احسان شرح قصیدۃ نعمان: امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے عربی قصیدہ کا سندھی میں شرح ۱۹۹۱ء میں شائع ہوئی۔

(۱۱) ترجمہ مدح نامہ سندھ: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی علیہ الرحمۃ کے فارسی کتاب ''مدح نامہ سندھ'' کا سندھی میں ترجمہ ۱۹۹۱ء میں شائع ہوئی۔

(۱۲) احسن التحقیق فی سیرت الصدیق: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زندگی مبارک کا احوال، اولاد، سیرت اور شان مبارک ۱۹۹۲ء میں شائع ہوئی۔

(۱۳) قادری تحفہ: حضرت غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بتایا ہوا درود سندھی ترجمہ کے ساتھ ۱۹۹۲ء میں شائع ہوئی۔

(۱۴) سیرت اویس قرنی: سیدنا حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی زندگی کا احوال ۱۹۹۲ء میں شائع ہوئی۔

(۱۵) مومنوں کی ماں سیدہ عائشۃ صدیقہ رضی اللہ عنہا: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت اور شان ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی۔

(۱۶) مانک موتی لال: قصیدہ بردہ شریف، قصیدہ نعمان اور قصیدہ غوثیہ کا مجموعہ ۱۹۹۵ء میں شائع ہوئی۔

(۱۷) فضائلِ مسواک: مسواک کرنے سے دینی دنیوی فوائد اور سنت طریقے سے مسواک کرنے کے احکام ۱۹۹۶ء میں شائع ہوئی۔

(۱۸) التحریر المقبول فی اخبار اولاد الرسول ﷺ: حضور اکرم نور مجسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد اطہار تین فرزندوں اور چار بیٹیوں کا مکمل احوال ۱۹۹۶ء میں شائع ہوئی۔

(۱۹) ترجمہ رسالہ نور: حضرت مخدوم ابوالحسن ڈاھری رحمۃ اللہ علیہ کے نور مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھے گئے فارسی رسالہ کا سندھی ترجمہ ۱۹۹۷ء میں شائع ہوئی۔

(۲۰) سیرت الحسنین: جگر گوشانِ رسول فرزندانِ بتول حضرت امام حسن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی زندگی مبارک کا احوال اور ان کے فضائل ۱۹۹۸ء میں شائع ہوئی۔

(۲۱) ترجمہ الباقایات الصالحات: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی علیہ الرحمۃ کی فارسی زبان میں لکھی گئی کتاب کا سندھی ترجمہ جس میں حضور ﷺ کے حرم پاک مؤمنوں کے ماؤں کا مختصر احوال ہے۔ ۱۹۹۹ء میں شائع ہوئی۔

(۲۲) نماز کی اہمیت: نماز پڑھنے کے فوائد اور نہ پڑھنے کے نقصانات اور عذاب اور نماز کی حکمتیں ۱۹۹۹ء میں شائع ہوئی۔

(۲۳) سیرت شہید گرہوڑی علیہ الرحمۃ: اس میں مخدوم عبدالرحیم گرہوڑی علیہ الرحمۃ کی زندگی کا احوال ہے ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی۔

(۲۴) شاہ کے مخصوص شعر اور آپ کی سوانح حیات: حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کے منتخب اشعار اور آپ کی سوانح حیات کا مختصر تعارف ۲۰۰۱ء میں شائع ہوئی۔

(۲۵) ترجمۃ النفحات الباہرہ فارسی: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی علیہ الرحمۃ کے فارسی رسالہ کا سندھی میں ترجمہ جس میں پنج تن پاک اور بارہ امام کہنے کے متعلق ذکر ہے۔ ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی۔

(۲۶) تحفۃ الطلاب لسیرۃ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ: سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل اور ان کے نصیحت آمیز اقوال و حکایات اور آپ کی سیرت مبارک۔ ۲۰۰۳ء میں شائع ہوئی۔

(۲۷) اوضح البیان فی سیرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: سیدنا حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے فضائل قرآن و حدیث سے اور آپ کی سیرت مبارک۔ ۲۰۰۳ء میں شائع ہوئی۔

(۲۸) فتح القوی الغالب فی سیرت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہ: سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ کے فضائل قرآن وحدیث وتاریخ کی روء سے، آپ کی سیرت مبارک اور ان کے ناصحانہ اقوال وحکایات۔ ۲۰۰۴ء میں شائع ہوئی۔

حضرت قبلہ سائیں کی غیر مطبوعہ کتب

۱- دلائل ختم نبوت: ختم نبوت کے متعلق اہلِ سنت والجماعت کا عقیدہ۔

۲- دلائل نزول المسیح: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور قیامت سے پہلے دنیا میں آنا۔ اس عقیدہ کا ثبوت۔

۳- وسیلہ لینا: وسیلہ لینا اس کے متعلق قرآن وحدیث میں ثبوت۔

۴- مفتاح السرور فی تحقیق مسئلۃ النور: حضور ﷺ کی حقیقت نور ہے۔ قرآن واحادیث میں سے دلائل۔

مذکورہ کتب کے علاوہ اور بھی ضخیم مواد مختلف موضوعات پر جمع کیا ہوا ہے۔ لیکن اس کو ابھی ترتیب دیکر کسی مخصوص نام سے منسوب نہیں کیا گیا۔ انشاء اللہ وقفے وقفے سے آپ کی مختلف کاوشیں آپ کے سامنے آتی رہیں گی۔ آپ اس بے بہا خزانے کی حفاظت اور قدر کرتے ہوئے دعا کریں کہ اللہ رب العزۃ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے حضرت قبلہ سائیں کو عمر دراز باصحت وسلامت عطا فرمائے تاکہ آپ اہلِ السنّت والجماعت کے لئے اتنا مواد کتابی صورت میں مہیا کردیں کہ کسی بدعقیدہ کو کسی بھی سنی فرد سے کسی بھی مسئلے پر بات کرنے کی ہمت نہ ہو۔

زیرِ نظر کتاب کے متعلق: الحمدللہ ہم مسلمان ہیں۔ ہم تو اپنے پروردگار کو حضور اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں پر صحیح طریقے سے مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے متعلق درست اور پختہ عقیدہ رکھتے ہیں، سوا لاکھ انبیاء علیہم السلام نے اسی رب العزۃ کی بے نیاز بارگاہ میں جھکنے اور اسی ایک واحد الاحد کو ایک خدا کرکے ماننے کی دعوت دی۔ اسی ذاتِ اعلیٰ صفات کے بے شمار اسمائے گرامی ہیں۔ مختلف روایات میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسمائے گرامی کی تعداد کم وبیش آئی ہے۔ لیکن اکثر علماء نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ۹۹ ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسمائے گرامی کثیر ہیں اس کے متعلق قرآن میں بھی

اشارہ موجود ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ "وَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى" (۱)۔ یعنی اس اللہ تبارک وتعالیٰ کے خوبصورت نام ہیں۔ اس سے پتہ چلا کہ اللہ کے نام زیادہ ہیں جن میں سے کافی تو قرآن میں آچکے ہیں۔ جیسے اسی سورۃ حشر میں بھی کچھ اسماء اللہ الحسنیٰ وارد ہیں اوران اسماء اللہ الحسنیٰ کی برکت سے اس کے اسی حصے کو جس میں یہ اسماء وارد ہیں۔ پڑھنے کے بڑے فوائد لکھے گئے ہیں۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جیسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے:

رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ "مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْحَشْرِ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِّنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ وَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْهَوَامِ وَالرِّيْحِ وَالسَّحَابِ وَالطَّيْرِ وَالدَّوَابِّ وَالشَّجَرِ وَالْجِبَالِ وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْمَلٰئِكَةِ اِلَّا صَلَّوْا عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرُوْا لَهٗ وَاِنْ مَّاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ وَلَيْلَتِهٖ مَاتَ شَهِيْدًا." (قرطبی)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔ جس شخص نے سورۃ الحشر پڑھی، تو نہیں باقی رہتی کوئی بھی چیز، جنت، عرش، کرسی، آسمان، زمین، حشرات الارض، ہوا، بادل، پرندے، جانور، درخت، پہاڑ، سورج، چانداور فرشتوں میں سے، لیکن وہ اس (پڑھنے والے) کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہیں اوراس کے لئے استغفار کرتی ہیں اوراگر وفات پائی، اس (سورۃ پڑھنے والے نے) اس دن میں یا رات میں تو اس کو شہادت کا درجہ حاصل ہوگا۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں فقط اسماء اللہ الحسنیٰ والے حصے کی فضیلت آئی ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ویسے تو پورا قرآن اور اس کا ہر ہر حرف تلاوۃ کرنے سے نیکیاں ملتی ہیں۔ لیکن جن آیات میں رب العزۃ کا گرامی قدر نام موجود ہو، اس آیت کے تلاوت کرنے میں زیادہ ثواب اور زیادہ فضیلت آئی ہے، اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہر اسم مبارک میں مختلف معنیٰ سمائی ہوئی ہے اور معنیٰ کے

---

(۱) سورۃ الحشر ۲۸-ع۳۔

اعتبار سے ہر اسم گرامی کے ورد کرنے سے مختلف فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

حضرت قبلہ سائیں نے عوام الناس کو رب العزۃ کے باکمال ناموں سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے پہلے سندھی میں اسماء اللہ الحسنٰی کا شرح لکھا جس کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ سائیں نے سوچا کہ جہاں سندھی مسلمان اللہ تبارک وتعالٰی کے اسماء سے فائدہ اٹھائیں، وہاں ہمارے اردو پڑھنے والے مسلمان بھائی بھی اس نعمت سے مستفید ہوں اور فائدہ اٹھا کر دعاؤں میں یاد کریں گے۔ اس نیت سے حضرت قبلہ سائیں نے ''الدولۃ الکبرٰی شرح اسماء اللہ الحسنٰی'' کو اردو میں شائع کرانے کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالٰی حضرت صاحب کے اس سعید سعی کو مقبول و منظور فرمائے اور آپ کو، ہم کو اور تمام مسلمانوں کو اسماء اللہ الحسنٰی کی برکتوں سے دونوں جہاں میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ: اس کتاب میں اللہ تبارک وتعالٰی کے ہر اسم شریف کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ معلومات کے طور پر ہر اسم شریف کی لغوی، اصطلاحی اور اس نام کے متعلق اور وضاحت بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ نام قرآن مجید میں کتنی مرتبہ آیا اور کون سی سورتوں میں مذکور ہے۔ اس کے علاوہ خصوصی فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان بھائی کسی نام کو وظیفہ کے طور پر پڑھنا چاہے، تو اس کے پڑھنے کا مکمل طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

اس بابرکت کتاب کے مطالعہ کے بعد تمام مسلمان بھائی حضرت قبلہ سائیں کو اپنی نیک دعاؤں میں ضرور یاد فرمائیں۔

طالب العلم

رحیم بخش ڈاھری عفی اللہ عنہ ما کان منہ

سابق مدرس مدرسہ جامعہ احمدیہ شاہ پور جہانیاں ضلع نوابشاہ

۱۵ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ

(۱)

"اَللّٰہُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (سچا معبود)

یہ مبارک نام اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء میں عظیم اسم ہے۔ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے، جو الوہیت کی تمام صفات مثلاً ازلی، حیات، علم، قدرت، ارادے، سننے، دیکھنے اور بولنے کی جامع ہے۔ باقی اسماء مبارک بعض صفات پر دلالت کرنے والے ہیں۔ جیسے علیم علم پر، قادر قدرت پر، حکیم حکمت پر وغیرہ لفظ اللہ تمام اسماء میں خصوصیت کا حامل ہے کہ کسی اور پر حقیقی یا مجازی طور پر بھی استعمال نہیں ہوتا۔ دوسرے نام مجازی طور پر مخلوق پر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے فرمایا ہے:

"اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ" (۱) ترجمہ: "بے شک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے"۔

اسی طرح انسان کے لئے آیا ہے: "فَجَعَلْنَاہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا" (۲) پھر ہم نے اس (انسان) کو سننے والا اور دیکھنے والا بنایا ہے"۔

اللہ نام ہے اس ذاتِ واجب الوجود کا، جو تمام حمد وثنا کا حقدار ہے۔

قرآن پاک میں ہے: "قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ" (۳) "کہو تم! "پکارو تم اللہ کو اور پکارو تم رحمٰن کو"۔

اسم اعظم بھی یہی اسم مبارک ہے۔ حقیقی وجود بھی اسی کا ہے باقی تمام اسی کے در سے وجود حاصل کرتے ہیں۔

سوال: کیا لفظ "اللہ" کسی لفظ سے مشتق ہے؟

جواب: کچھ علماء کرام کا کہنا ہے کہ "اللہ، بمعنیٰ تحیر، "حیران ہونا" سے مشتق ہوا۔ جیسا کہ ان کی ذات کو سمجھنے میں ہر چیز حیران ہے اس لیے پکارا گیا "اللہ" کچھ لوگوں کا

---

(۱) الاسراء، آیت نمبر ۱ (۲) الانسان، آیت نمبر ۲ (۳) الاسراء، آیت نمبر ۱۱۰

کہنا ہے کہ اَلَہَ اِلٰہۃ والوہۃ والوہیۃ بمعنی عُبِدَ سے مشتق ہے یا اِلٰہ سکن یعنی جس کے ذکر سے قلوب کو سکون اور جس کی معرفت سے روح کو راحت ملے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں یہ چیزیں ہیں اس لیے پکارا گیا ہے ''اللہ''۔ (۱)

حضرت امام شافعیؒ، علامہ خلیل اور علامہ سیبویہ نحوی بزرگوں اور ابن کیسان کے نزدیک یہ مبارک نام کسی سے مشتق نہیں ہے (۲)۔ قرآن پاک کی کئی آیات کی ابتدا اسی بابرکت نام سے ہوتی ہے۔ جیسے، ''اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (۳). اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا''. (۴) ''اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا''. (۵). ''اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی''. (۶)۔ اور بھی کئی آیات اسی پاک نام سے شروع ہوتی ہیں۔ حضرت محبوب سبحانی سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا ہے کہ ''اللہ'' اسم اعظم ہے، مگر اس شرط پر کہ پڑھتے وقت دل میں غیر کی محبت نہ ہو۔ یہ پیارا نام مبارک عوام کے لئے مفید ہے کہ تعظیم اور خوفِ خدا دل میں رکھ کر زبان پر جاری رکھیں۔

خواص کو چاہئے کہ اس کے معنیٰ سوچ کر ذہن نشین کریں، کیوں کہ یہ اسم مبارک اس ذات پر بولا جاتا ہے جس کا وجود واجب ہے جو سخاوت کا برسانے والا ہے الوہیت کی تمام صفات کا گھیراؤ کرنے والا، ربوبیت کی تعریف سے موصوف ہے۔ ''خواص الخاص کے لئے یہ حکم ہے'' کہ یہ میٹھا نام ان کے قلوب کو سمیٹ لے اور اس کے سوا کسی اور کی طرف توجہ بھی نہ کریں۔ اس کے سوا کسی اور میں امید نہ رکھیں۔ اس سے ہی امید اور اسی کا خوف رکھیں۔ یہی ثابت ہونے والا حق ہے اور اس کے علاوہ ہر شئے باطل ہے۔ جیسے علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ ''حضور ﷺ نے لبید شاعر کے شعر کے لئے فرمایا ہے کہ ''یہ سچا کلمہ ہے جو لبید نے کہا ہے: ''اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلُ''. (۷) ''خبردار ہر وہ چیز، جو اللہ کے سوا ہے باطل ہے''۔ لفظ ''اللہ'' سے اگر (الف) الگ کیا جائے تو ''للہ'' بچے گا، دوسرا لام الگ کیا جائے تو ''الہ'' بچے گا۔ الف الگ کیا جائے تو ''لہ'' بچے

---

(۱) البحر المحیط، ص ۱۵۔ ج ۱۔ (۲) الجمل، ص ۶۵۵۔ ج ۲۔ (۳) البقرۃ آیت ۲۵۵۔ (۴) البقرہ آیت ۲۵۷۔ (۵) رعد آیت ۲۔ (۶) سورۃ الرعد آیت ۸۔ (۷) مرقات ص ۲۲۔ ج ۳۔

گا اور لام الگ کیا جائے تو "ہ" بچے گا اور تمام معنیٰ پر دلالت کرتے ہیں۔ قرآن پاک کی اکتیس آیتیں "ھو" سے اور تیس آیات "وھو" سے شروع ہوتی ہیں، اس لیے صوفیا کرام سلوک کی منازل طے کرنے والے کو "ھو" کا ذکر کراتے ہیں اور "ھو" کا ضمیر اللہ کی طرف اشارہ ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

یہ پیارا نام زبردست فیض و برکات کا مظہر ہے۔ اس کے پڑھنے سے یقین بڑھے گا اور مقصد آسان ہوگا۔ اس کے پڑھنے والے میں ہیبت پیدا ہوگی۔ اس بابرکت نام کے پڑھنے اور ذکر کرنے سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔ جو شخص اسے ایک ہزار (۱۰۰۰) بار روزانہ پڑھتا رہے گا اسے ایمانِ کامل اور معرفت قلبی حاصل ہوگی۔ ہر نماز کے بعد اگر ایک مرتبہ پڑھے گا تو اسے کشف کی دولت حاصل ہوگی۔

(۲)

"اَلرَّحْمٰنُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (بڑا مہربان)

یہ اسم مبارک مبالغے کے صیغہ، رحمت سے مشتق ہے۔ علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں۔

وکان معنیٰ الرحمان ھو المنعم الحقیقی تام الرحمۃ عمیم الاحسان و لذالک لا یطلق علیٰ غیرہ تعالیٰ "رحمٰن کے معنیٰ ہیں حقیقی انعام کرنے والا۔ جس کی رحمت تمام اور احسانِ عام ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو رحمٰن نہیں کہا جائے گا"۔

ایک ضروری گذارش

عبدالرحمن کو عام لوگ رحمن پکارتے ہیں۔ گھروں فیکٹریوں بلکہ سگریٹ کے ڈبوں پر جو کاغذ چسپاں کرتے ہیں ان پر بھی رحمن برادرس وغیر لکھتے ہیں، جو شرعی لحاظ سے بالکل ناجائز ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ رحمت کے معنیٰ ہیں محتاجوں پر رحمت (خیر برسانا)۔ ان کے لئے بھلائی کا ارادہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت عام ہے دنیوی اور اخروی نعمتوں پر شامل ہے۔ بندے کو جب یہ بات ذہن نشین ہو کہ حقیقی انعام کرنے والا اور مطلق نعمتوں کا مالک یہ ہے تو اس پر توکل کرے گا۔ تمام امور اسی کے سپرد کرے گا اور "تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ" (اللہ جیسے اخلاق پیدا کرو) پر عمل کرے گا اور مخلوقِ خدا پر رحم کرے گا برائی کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا محتاجوں کی حاجت روائی کرے گا اور کسی سے بھلائی کرنے میں لالچ طمع اور نہ ہی دنیاوی غرض رکھے گا۔ (۱)

یہ بابرکت نام الف اور لام کے علاوہ قرآن پاک میں کہیں بھی موجود نہیں۔

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے مروی قدسی حدیث پاک میں اس اسم کا ذکر اس طرح ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَ شَقَّقْتُ لَهَا اِسْمًا مِّنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَ صَلْتُهٗ وَ مَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهٗ وَ مَنْ بَتَّهَا بَتَّتُّهٗ". (۲)

"فرمایا! رسول اللہ ﷺ نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے، میں رحمن ہوں، میں نے رشتہ داری پیدا کی اور اس کا نام (رحم) میں نے اپنے نام (رحمن) سے لیا ہے۔ جس نے اسے جوڑا، میں اسے جوڑوں گا جس نے اسے قطع کیا میں اسے قطع کروں گا۔

اللہ تعالیٰ اپنے لیے سجدہ کرنے کے حکم میں بھی اس اسم کو لایا ہے۔

جیسے قرآن پاک میں ہے:

"وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ". (۳)

---

(۱) بیضاوی کامل ص۳ (۲) اشعۃ اللمعات ص ۱۵۳ - ج ۲۔ (۳) الفرقان آیت ۶۰۔

''اور جس وقت ان کو کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا ہے؟''
یہ اسم مبارک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے علاوہ بھی پچپن (۵۵) مرتبہ قرآن پاک میں آیا ہے۔ بقرہ میں ایک مرتبہ، رعد میں ایک مرتبہ، اسراء میں ایک مرتبہ، مریم میں پندرہ (۱۵) مرتبہ، طٰہٰ میں چار (۴) مرتبہ، نحل میں ایک (۱) مرتبہ، انبیاء میں تین (۳) مرتبہ، فرقان میں پانچ (۵) مرتبہ، شعراء میں دو (۲) مرتبہ، یٰسٓ میں چار (۴) مرتبہ، فصلت میں ایک (۱) مرتبہ، زخرف میں سات (۷) مرتبہ، قٓ میں ایک (۱) مرتبہ، حشر میں ایک (۱) مرتبہ، الملک میں چار (۴) مرتبہ، النبا میں دو (۲) مرتبہ، الفاتحہ میں ایک (۱) مرتبہ، الرحمٰن میں ایک (۱) مرتبہ اور النحل میں ایک (۱) مرتبہ۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اس اسم کے ذکر کرنے سے اللہ کی رضا اور ہمیشہ کی نعمتیں نصیب ہوں گی۔ اس اسم مبارک کو لکھ کر پانی سے دھو کر، پانی سخت بخار والے کو پلایا جائے تو اس کا بخار ختم ہو جائے گا۔ جو شخص نمازِ عصر پڑھ کر قبلہ رخ ہو کر بیٹھے اور ''یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ'' پڑھتا رہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو جو حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگے وہ حاصل ہو گی۔ جو شخص اس بابرکت نام کو ایک سو (۱۰۰) مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے گا اسے بھولنے کی بیماری نہ ہو گی۔ دنیوی کاموں میں غیب سے مدد ہو گی۔ جو بچہ پڑھنے میں دلچسپی نہ لیتا ہو تو اسے یہ اسم پانچ وقت پانی پر دم کر کے پلایا جائے، تو عدم دلچسپی ختم ہو گی۔
مرگی والے شخص کو ایک سانس میں چالیس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کیا جائے تو ایک دم ہوش میں آ جائے گا۔ نمازِ فجر کے بعد دو سو اٹھانوے (۲۹۸) مرتبہ پڑھنے سے قلب منور ہو گا۔ اگر کوئی شخص چالیس دن ڈھائی ہزار (۲۵۰۰) مرتبہ روزانہ مقرر کردہ شرائط کے ساتھ اس اسم کو پڑھے گا اس پر کئی اسرار الٰہی ظاہر ہوں گے۔

(۳)

اَلرَّحِیۡمُ جَلَّ جَلَالُہٗ (خاص رحم کرنے والا)

صفت مشبہ کا صیغہ ہے رحمت کے معنیٰ ہیں "رقۃ القلب" یعنی قلب کا نرم ہونا، مگر اللہ تعالیٰ قلب سے پاک ہے اس لیے اس سے مراد ہے اس کا نتیجہ، یعنی قلب نرم ہونے سے جو چیز ظاہر ہوتی ہے وہ ہے کسی پر مہربانی اور رحم کرنا۔ رحیم کے معنیٰ ہیں رحم کرنے والا، مہربان۔

یہ پاک نام ایک سو چودہ مرتبہ تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں آیا ہے۔ اور اس کے علاوہ سورۃ بقرہ میں (٦) مرتبہ، توبہ میں دو (۲) مرتبہ، قصص میں (١) مرتبہ، روم میں ایک (١) مرتبہ، زمر میں ایک (١) مرتبہ، فصلت میں ایک (١) مرتبہ، الشوریٰ میں ایک (١) مرتبہ، دخان میں ایک (١) مرتبہ، فتح میں ایک (١) مرتبہ، الطّور میں ایک (١) مرتبہ، حشر میں ایک (١) مرتبہ، الحاقۃ میں ایک (١) مرتبہ، الفاتحہ میں ایک (١) مرتبہ آیا ہے۔

یہ بابرکت نام اللہ تعالیٰ کے اور اسماء کے ساتھ بھی آیا ہے مثلاً، **التواب، العزیز، الغفور، الرؤف، الودود، الرب، البر** وغیرہ۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ اسم پاک دن میں سو (١٠٠) مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے، اسے رحمتِ الٰہی نصیب ہوگی۔ تمام عالم اس پر مہربان ہوگا۔ جو اس بابرکت نام کا ورد زیادہ کرے گا، مصائبِ دنیا سے امن میں رہے گا۔ اور اس کی دعا ہمیشہ مقبول ہوگی۔ جو اس مبارک اسم کو دو سو اٹھاون (۲۵۸) مرتبہ روزانہ پڑھے گا اس کا انجام بخیر ہوگا۔ اس کا وقت نزع، قبر، پلصراط کی منازل آسان ہونگی جو شخص اس اسم پاک کو پانچ سو (۵٠٠) مرتبہ روزانہ پڑھے گا مال و دولت زیادہ پائے گا اور خلقِ خدا اس پر مہربان ہوگی۔

سوال: جب اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین۔ رحمٰن، رحیم ہے تو پھر مخلوق کو امراض اور مشکلات میں قید یا عذاب میں گرفتار کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب: مشکلاتوں اور مصائب میں گرفتار ہونا مخلوق کا اس کی رحمت کے خلاف نہیں بلکہ حکمتاً اور مصلحتاً ہے۔ یہ تکالیف خود رحمت ہیں اور شفقت ہیں۔ جیسے سینگی لگوانا یا چیرہ لگوانا، اگرچہ بظاہر یہ مشکل ہے مگر اس میں اسی کی بھلائی ہے اور صحت مدِ نظر ہے۔ یا مثلاً کسی کے ہاتھ یا پاؤں میں ایسی بیماری ہو جس کے بڑھنے کا خطرہ ہو ڈاکٹر اسے کاٹنے کا کہتا ہے تو یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ڈاکٹر رحمدل نہیں ہے کہ مریض کا آپریشن کرایا ہے بلکہ اس مریض کا خیر خواہ ہے جو مریض کے فائدہ کے لئے آپریشن کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ ان تکالیف میں بندوں کے لئے فائدہ ہوتا ہے اور ان کی بھلائی پوشیدہ ہوتی ہے جو بظاہر نظر نہیں آتی۔(۱)

(۴)

"اَلْمَلِکُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (بادشاہ)

"**اَلْمَلِکُ**" لام کے زیر سے ایسا بادشاہ، جو اپنی ذات صفات میں ہر موجود سے بے پرواہ ہے اور ہر چیز اس کی محتاج ہے۔ دونوں جہاں اسی کی قدرت میں اور تصرف میں ہیں۔ یہی حقیقی بادشاہ اور سب پر غالب ہے تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا۔ فنا کرنے والا۔ زندہ رکھنے والا اور مارنے سے تصرف کرنے والا ہے۔ ہر چیز اسی کی ملکیت ہے۔ تدبیر و تقدیر کا مالک بھی خود ہے۔ کسی کی یہ مجال نہیں کہ اس کے حکم کا مقابلہ کرے اور رد کر سکے۔ ہاں اگر اپنے پیارے انبیاءِ کرام علیہم السلام یا اولیاء کرامؒ کی دعا سے خود اپنے حکم میں تاخیر فرما کر تقدیر میں تبدیلی کرے تو یہ ممکن ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

---

(۱) تفسیر جمل ص ۲۵۶۔ ج ۲۔

"يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ" (۱)

"مٹا ڈالتا ہے اللہ جو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اس کے ہاں ہے لوح محفوظ"۔

تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تقدیر کو بدلتا ہے۔ تفسیر کی عبارت یہ ہے "وقال ابن عباسؓ "يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ" يعنى مما كان فى اللوح المحفوظ فما كان مكتوباً قابلا للمحو يسمى بالقضاء المعلق يمحوه الله تعالىٰ بايجاد ما علق محوه به سواء كان ذالك التعليق مكتوبا فى اللوح المحفوظ او مضمرا فى علم الله تعالىٰ وما ليس قابلا للمحو يسمى بالقضاء المبرم و ذالك القضاء لا يرد."

حضرت ابنِ عباسؓ نے فرمایا ہے: "يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَ يُثْبِتُ" کا مطلب ہے کہ جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہے، اگر وہ مٹانے کے لائق ہے تو اسے "قضا معلق" کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی چیز کو وجود دے کر جس سے اس کا مٹنا معلق ہے، اسے مٹاتا ہے، پھر وہ معلق رہنے والی بات لوح محفوظ میں لکھی ہو یا اللہ تعالیٰ کے علم میں موجود ہو اور جو مٹنے کے لائق نہیں ہے، اسے "قضا مبرم" کہا جاتا ہے اور وہ قضا رد نہیں ہوتی۔ مگر بغوی کے حوالے سے حضرت عمر اور ابنِ مسعودؓ سے روایت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس "مبرم تقدیر" میں بھی تبدیلی لاتا ہے۔

ابنِ مردویہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق سوال پوچھا حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا کہ "اے علی! اس آیت کی تفسیر سے میں تمہاری اور اپنی تمام امت کی آنکھوں کو ٹھنڈک بخشوں گا"۔

درست طریقے سے صدقہ کرنا اور والدین سے نیکی کرنا اور دوسرے نیکی کی تمام قسم بدبختی، کو نیک بختی سے مٹاتے ہیں اور عمر میں طول پیدا کرتے ہیں۔ بعد اس کے حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ حضرت امام ربانی قدس سرہ العزیز سے ایک واقعہ نقل

(۱) سورۃ الرعد آیت ۳۹۔

کرتے ہیں کہ حضرت کے دو بیٹوں خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہم کے استاد ملا طاہر لاہوری کی جانب حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ نے کشف کی نظر ڈالی تو دیکھا کہ ان کی پیشانی پر لکھا ہے بدبخت، یہ بات حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ نے اپنے بیٹوں سے بیان کی تو انہوں نے عرض کی کہ ''آپ ہمارے استاد کے نیک بخت ہونے کی دعا فرمائیں''۔ حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ''میں نے لوحِ محفوظ میں دیکھا کہ یہ (ملا طاہر کی بدبختی) قضا مبرم ہے'' مگر صاحبزادوں نے پھر بھی دعا کے لئے عرض کیا۔

آپ نے فرمایا کہ ''پھر مجھے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی بات یاد آئی کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ''میری دعا سے قضا مبرم بھی اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے''۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ''یا اللہ! تیری رحمت عظیم اور کشادہ ہے کسی ایک پر بند نہیں۔ میں تیرے رحمت میں امید رکھ کر تجھ سے تیرے فضل سے مانگتا ہوں کہ ملا طاہر کی پیشانی سے بدبختی کے الفاظ مٹا کر نیک بخت لکھ دے۔ جیسے سید عبدالقادر جیلانیؒ کی دعا قبول فرمائی تھی''۔

حضرت نے فرمایا کہ ''پھر میں نے دیکھا کہ ملا طاہر کی پیشانی سے وہ بدبختی والے الفاظ مٹ گئے اور ان کی جگہ نیک بخت لکھا گیا''۔(۱)

اسی طرح علامہ عبدالواحد سیوستانی کی فتاویٰ واحدی ص۲ پر بھی لکھا ہوا ہے (۲)

''ملک'' کا لفظ مالک سے بھی زیادہ خاص ہے۔ ہر ملک مالک ہے، مگر ہر مالک ملک نہیں ہے۔ جب کوئی بندہ اس بات کو پہچان لے کہ حقیقی اور مطلق بادشاہ وہی ہے تو اسی کے در کا گدار ہے گا اور اسی کی چوکھٹ پر جھکے گا۔ اللہ تعالیٰ کی دربار میں ہی اپنی مسکینی کا حال بیان کرے گا۔ اپنے نفس قلب، جسم اور اعضاء کو اسی کا فرمانبردار بنائے گا۔ اپنے وجود کا خود بادشاہ بن کر شریعتِ محمدی کا پابند رہے گا۔(۳)

---

(۱) المظہری ص۳۵-۳۶-جلد۵ (۲) فتاویٰ واحدی ص-۱، ج-۱۔ (۳) اشعۃ اللمعات ص۱۵۴-ج۲۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اس اسم مبارک کے پڑھنے سے دل کی اصلاح اور دل میں قوت اور بہادری پیدا ہوگی۔ دل بادشاہ اور جسم اس کی مملکت ہے۔ اس اسم کے پڑھنے والے کے فرعونی مزاج انسان بھی تابع اور فرمانبرادر ہوں گے۔ دوپہر (ظہر) کو سورج ڈھلتے وقت جو شخص بھی ایک سو مرتبہ روزانہ یہ مبارک اسم پڑھے گا تو اسے قلب کی پاکیزگی حاصل ہوگی اور اس کے دل پر جو زنگ لگا ہوگا وہ ختم ہو جائے گا۔

(۵)

"اَلْقُدُّوْسُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (پاک)

فُعول کے وزن پر القدس سے مشتق ہے۔ معنیٰ پاکیزگی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی کا مطلب ہے نقص اور حدوث کی علامتوں سے پاک۔ شام کی پاک زمین کو بھی ارضِ مقدس اسی لیے کہا جاتا ہے کہ یہ شرک اور کفر کی علامتوں سے پاک ہے۔ (۱)

''القدوس'' اسم مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نقصان حدوث اور امکان کی تمام صفتوں، بلکہ ہر اس صفت سے جو حس یا تصور یا خیال اور عقل میں آ سکے اس سے بھی پاک ہے جیسے کہا گیا:

"کل ما یحس بالک او خطر فی خیالک فالله ورائه"

ہر وہ چیز جسے، تیرا حال محسوس کر سکے یا تیرے خیال میں آئے تو وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہے۔ (۲)

جیسے فارسی کا ایک شعر ہے کہ:

---

(۱) المجمل ص ۶۵۶ - ج ۲۔ (۲) اشعۃ اللمعات ص ۱۵۴ - ج ۲۔

ہر چہ اندیشی پذیرائی فنا است
و آنچہ در اندیشہ ناید آن خدا است

''جو سوچ میں آئے فنا ہے، جو سوچ میں نہ آئے وہ خدا ہے''۔ کسی بھی انسان کو اس اسم پاک سے تب تک حصہ نہ ملے گا۔ جب تک جسمانی لذتوں سے باہر نہ آئے، محسوسات کی دنیا سے اونچا ہو کر غیر کے نقش سے دل کو صاف رکھے۔ باطن کو ماسوا حق کے پاک نہ کرے گا۔ حضرت علامہ قشیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ: ''جو شخص یہ پہچان لے کہ اللہ تعالیٰ قدوس (پاک) ہے تو اس کی ہمت بالا ہوگی۔ اللہ کی بندگی زیادہ کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بھی اسے عیوب سے پاک کرے گا اور اس سے گناہوں کی گندگی مٹا دے گا۔

ایک پیاری بات

اللہ تعالیٰ کے پیارے ولی کامل حضرت ابراہیم بن ادہم علیہ الرحمۃ نے راستے میں آتے دیکھا کہ ایک شخص نشے میں دھت گرا پڑا ہے۔ اور نشے کی زیادتی کی وجہ سے قے کی ہے جس کی وجہ سے اس کا منہ بھی گندا ہو رہا ہے۔ آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ کس زبان کی وجہ سے اس مصیبت میں گرفتار ہوا، حالانکہ یہ زبان تو ذکر کرنے والی ہے! یہ کہنے کے بعد آپ نے اس کا منہ صاف کیا، وہ شخص ہوش میں آیا تو اسے یہ بات بتائی گئی تو وہ پشیماں ہوا اور آئندہ کے لئے نشہ کرنے سے توبہ کی۔ حضرت ابراہیم بن ادہم نے خواب میں دیکھا کہ کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اے ابراہیم بن ادھم! تو نے ذکر کے لئے اس کا منہ صاف کیا اور ہم نے تیرے صدقے اس کا دل صاف کر دیا(۱)۔ یہ بابرکت نام قرآن پاک میں دو جگہ موجود ہے۔ سورۃ حشر میں ایک مرتبہ اور سورۃ جمعہ میں ایک مرتبہ۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو کوئی اس پیارے نام کا ورد ہمیشہ رکھے گا تو اللہ پاک اسے شیطان کے شر اور نفس

(۱) مرقات ۲۳۔ ج ۳۔

کے فریب سے بچائے گا اور اس کے جسم کو گناہوں سے پاک کرے گا۔

جو شخص پاک حالت میں تنہائی میں بیٹھ کر روزانہ ایک ہزار مرتبہ اس مبارک اسم کو پڑھے گا تو اسی کی تمام مرادیں پوری ہوں گی۔ اس کی قوت کا اثر تمام جہاں پر ظاہر ہوگا۔ جو شخص ظہر کے وقت جب سورج ڈھلنا شروع ہوا ایک سو مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھتا رہے گا تو اس کا قلب صاف اور روشن ہوگا۔ رات کے پچھلے پہر جو شخص ایک ہزار مرتبہ اس اسم پاک کو پڑھتا رہے گا تو اس کے جسم سے تمام تکالیف دور ہوں گی اور ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

اگر کسی دشمن سے حملے یا تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس پیارے نام کے پڑھنے سے بھی محفوظ اور امان میں رہے گا۔

(۶)

"اَلسَّلَامُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (سلامتی والا)

مصدر کا صیغہ اسم مبالغہ کے معنیٰ میں آیا ہے۔

دراصل اس کے معنیٰ ہیں سلامتی، مگر یہاں یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے مراد ذات ہے۔ ذات، صفات اور فعل میں سلامتی والا یعنی اس کی ذات تمام عیوب وحدوث سے پاک اور صفات نقص اور ان کے کام ہر برائی سے پاک اور سلامتی والے ہیں۔

مشکوٰۃ شریف کے شارح علامہ طیبی کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک "اَلْقُدُّوْسُ" ایسے نقص سے پاک ہونے پر دلالت کرتا ہے جس کا تعلق ذات سے ہے۔ اور اسم مبارک "السلام" ایسے نقص سے پاک ہونے پر دلالت کرتا ہے جو عارضی طور پر محسوس ہوتا ہے۔ حضرت امام غزالیؒ "**المقصد الاسنیٰ شرح اسماء اللہ الحسنیٰ**" میں فرماتے ہیں کہ جو بندہ خود کو دھوکہ بازی، حسد اور برائی کے ارادے سے سلامت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو گناہوں اور نافرمانیوں سے، جسم کو بد اخلاقیات سے محفوظ رکھے گا۔ اس

کی عقل کی شہوت اور غضب سے حفاظت ہوگی۔ سورۃ الحشر میں یہ اسم مبارک اس طرح آیا ہے "اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ" "بادشاہ پاک سلامتی والا" جنتی بھی اسی مبارک اسم سے ایک دوسرے کو مرحبا کہیں گے۔ "تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلَامٌ". (۱) "مرحبا ان کی جس دن ملاقات کریں گے سلام ہے"۔ "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" (۲) سلام کہا جاوے گا پروردگار مہربان کی طرف سے۔ جنت کا نام بھی اس اسم سے نسبت رکھتا ہے۔ "وَاللّٰهُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ" (۳) "اور اللہ پکارتا ہے سلامتی کی طرف"۔ فرشتے مؤمنوں کو اسی مبارک اسم سے مرحبا کہیں گے۔ "اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ آمِنِیْنَ" (۴) اس میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ امان میں"۔ "سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ" (۵) سلام ہے تم پر خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے والے ہو کر"۔

رسولِ پاک ﷺ کو مؤمنین پر سلام بھیجنے کا یہی صیغہ سکھایا گیا۔ وَ اِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ" (۶) اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام ہو"۔

التحیات پڑھنے میں بھی نمازی کو اسی اسم سے سلام پڑھنا سکھایا گیا ہے۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ" سلام ہے آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور ان کی برکتیں۔

بعد نماز دعا میں بھی اسی اسم سے دعا مانگنے کی تعلیم دے گئی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ. اے اللہ تو سلامتی والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے بھی یہی اسم استعمال ہوا تھا۔ "فَقُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ" (۷) "ہم نے فرمایا اے آگ ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا"۔

---

(۱) الاحزاب آیۃ ۴۴۔ (۲) یٰس آیت ۵۸۔ (۳) یونس آیت ۲۵۔ (۴) الحجر آیت ۴۶۔
(۵) زمر آیت ۷۳۔ (۶) الانعام آیت ۵۴۔ (۷) الانبیاء ۶۹۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

بخار میں مبتلا شخص پر "فَقُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيمَ" پڑھا جائے تو اتر جائے گا۔

جو شخص اس پیارے نام کو اس طرح پڑھتا رہے گا۔

"اَللّٰهُمَّ يَا سَلَامُ سَلِّمْنِي مِنْ كُلِّ اَمْرٍ فِي حَيَاتِي وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ". "اے اللہ! اے سلامتی والے! سلامت رکھ تو مجھے ہر امر سے، میری زندگی میں اور جس دن میں مروں اور جس دن میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں"۔ تو وہ شخص انسانوں، جنوں، اور شیاطین کے وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سلیم القلب (قلب کی سلامتی کے ساتھ) پہنچے گا۔

جو بیمار شخص اس پاک نام کو ایک سو اکیس بار پڑھے گا، اگر اس کی زندگی کا اختتام نہ ہو تو بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ اگر بالکل ٹھیک نہ بھی ہوا تو مرض میں کمی ضرور ہو گی۔ اس اسم کے ساتھ آیت مبارک "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ"، ملا کر پڑھی جائے تو اچھا ہے۔

فائدہ: علامہ احمد عبدالجواد اپنی کتاب "وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى". (۱) میں لکھتے ہیں کہ جو شخص ہر روز "السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"، ایک سو مرتبہ پڑھتا رہے گا تو اسے موت کی سختی محسوس نہ ہو گی اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر کام میں آسانی کرے گا۔

کسی بھی سخت بیماری کو دفع کرنے کے لئے ہاتھ میں تسبیح لے کر اس طرح اس اسم پاک کو پڑھے کہ تسبیح مریض کے جسم کو لگتی رہے۔ تسبیح پڑھ کر مریض کے تکیے کے نیچے رکھ دے تین دن اس طرح عمل کرے انشاء اللہ مریض شفا پائے گا مگر تسبیح مریض کے سر کے نیچے رکھنی ضروری ہے۔

---

(۱) کتاب وللہ الاسماء الحسنیٰ ص، ۳۳۔

جو شخص رات کو اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر کھڑا ہو کر صدقِ دل سے "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ"، پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی ہر حاجت پوری ہو۔ اسی طرح اگر چالیس راتیں عمل کرے تو ظاہری اور باطنی علم سے مالا مال ہو جائے اور مخلوقِ خدا اس کی مطیع ہو۔

فائدہ: اوپر علامہ عبدالجواد کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ" کے پڑھنے والوں پر کتنی مہربانی ہے۔ حالانکہ اس میں صیغۂ خطاب سے حضور ﷺ پر سلام کا ذکر ہے۔ مگر اس دور میں غیر سنی علماء نے سختی سے صیغۂ خطاب سے سلام پڑھنے سے روکنا شروع کیا ہے بلکہ اسے شرک قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا کرے اور ہدایت نصیب فرمائے۔ خطاب کے صیغے سے سلام پڑھنا جائز ہے اور کتنے ہی دلائل سے ثابت ہے۔

(۷)

"اَلْمُؤْمِنُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (امان بخشنے والا)

وہ ذات پاک جس نے اپنی مخلوق کو امن دیا ہے۔ ایسے اوزار اور طریقے پیدا فرمائے، جن کے ذریعے نقصان سے بچاؤ اور حفاظت حاصل ہوتی ہے یا ان سے مراد ہے اپنے صالح بندوں کو قیامت کی تکالیف اور دنیا کے ظلم سے امن دینے والا جو کچھ کرتا ہے وہ یا فضل ہے یا عدل ہے۔(۱)

یا مراد ہے دنیا میں اعضاء، حواس، غذا، دوا، گھروں، قلعوں، ہتھیاروں، لشکروں، مددگاروں اور دوستوں کے ذریعے سے امن دینے والا اور آخرت میں کلمۂ توحید کے صدقے عذاب اور مصائب سے امن دینے والا۔ جیسے حدیث قدسی میں آیا ہے۔ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ"۔ لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو اس میں داخل ہوا وہ

(۱) مرقات ص ۲۴، ج ۳۔

میرے عذاب سے امن میں داخل ہوا۔

یہ کلمۂ مبارک دنیا اور آخرت کے عذاب سے بچاؤ ہے مطلق امن دینے والا یہی ہے۔ اسی کا فضل و کرم ہے جو ایمان والوں کو دین کے سچے ہونے کے دلیل اور حجت عطا فرمائی ہے۔ مؤمنوں کے اندر ایمان کے بچاؤ کی خاطر یقین کے انوار پیدا کیے ہیں۔ یہی گناہوں سے بچنے کی توفیق دینے والا ہے۔ مؤمن مصدق کے معنیٰ میں بھی موجود ہے۔ یعنی اپنے پیغمبروں کی، ان کے ذریعے معجزات کے ظاہر کرنے سے تصدیق کرنے والا اور موجودات کی ایجاد اور مکونات کے اظہار سے اپنی شان کی تصدیق کرانے والا۔ بندے کو جب یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ نفس کے شر سے، شیطان کے مکر سے وہ ہی پناہ دینے والا ہے تو اس کی دربار میں التجا کرے گا۔ ظاہری چاہے یا باطنی آفات سے بچنے کے لئے اس سے ہی دعا کرتا رہے گا۔

اس اسم کے پڑھنے والے کو ایسا اخلاق حاصل ہوگا کہ کسی کو کسی بھی قسم کی تکلیف نہ دے گا بلکہ خلقِ خدا کی پریشانیوں کو دور کرے گا اور تکالیف دور کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔ لوگوں کو سچی راہ دکھا کر ان کو عذابِ الٰہی سے امن دلانے کا سبب بنے گا۔ یہی انبیاءِ کرام کا خصوصی طور پر حضور سید المرسلین ﷺ اور آپؐ کے تابعدار علماء، صالحین اور بزرگوں کا طریقہ ہے۔

فائدہ: جیسا کہ اللہ تعالیٰ امن کے اسباب پیدا کرنے کی وجہ سے (مؤمن) امن دینے والا ہے۔ اسی طرح ڈر اور خوف کے اسباب پیدا کرنے کی وجہ سے خوف دینے والا بھی ہے۔ ڈرانے والا بھی ہے۔ یہ ان کے اسمِ مبارک مؤمن کی ضد نہیں ہے ان کا نام مُعِزُّ، مُذِلُّ کے نَافِعُ ضَارُّ کے اور بَاسِطُ قَابِضُ کے خلاف نہیں ہے، مگر اللہ تعالیٰ کو مخوف کے نام سے نہیں پکارا جائے گا۔ کیونکہ علماءِ کرام کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارک سننے پر موقوف ہیں ان میں اپنی رائے نہیں دی جائے گی۔

یہ نامِ مبارک قرآن کریم میں فقط سورۃ الحشر میں آیا ہے: اَلسَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ (١).
بندے کو چاہئے کہ خود میں امانت اور سچائی پیدا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔

---

(١) سورۃ الحشر آیت، ٢٣۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص فرض نماز کے بعد چھتیس (۳۶) مرتبہ یہ اسم پڑھے گا تو اس کی جان اور مال محفوظ رہے گا، جسے کوئی ڈر یا خطرہ ہو تو السلام اور المؤمن کو ملا کر پڑھے۔ خاص طور پر مسافر کو سفر میں ان اسماء کا پڑھنا زیادہ فائدہ مند ہے۔ ان اسماء کا ذکر کرنے والا ہر خوف سے امن اور سلامتی میں رہے گا۔ جو بھی شخص اس اسم کو ہر روز ایک سو چھتیس (۱۳۶) مرتبہ پڑھتا رہے تو اس کا قلب ایمان کی نور سے منور رہے گا۔ جو شخص ایک ہزار ایک سو بتیس (۱۱۳۲) مرتبہ روزانہ پڑھے گا وہ لوگوں کی بدگوئی اور امراض سے محفوظ رہے گا۔

اگر نفسانی خیالات سے دور ہو کر تنہائی میں مستقل مزاج ہو کر دل و زبان کو ملا کر اکتالیس (۴۱) دن یہ اسم مبارک پڑھتا رہے تو اسے اپنے دل میں معرفت کے انوار ٹھاٹھیں مارتے ہوئے بحر کی مانند نظر آنے لگیں گے۔

اسے دیکھنے سے بے ایمان، ایمان والے بنیں گے اور گنہگار گناہوں سے تائب ہوں گے۔

(۸)

"اَلْمُهَيْمِنُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (نگہبان)

یہ اسم مبارک اسم فاعل کا صیغہ ہے، ہیمن یہیمن سے لیا گیا ہے۔ جب پرندے اپنے بچوں کو بچانے کے لئے پروں میں چھپاتے ہیں تو کہا جاتا ہے: هيمن الطير. پرندے نے اپنے بچوں کو بچایا۔

کچھ بزرگوں کے نزدیک "مهیمن" کے معنی شاہد کے ہیں۔ جس سے کوئی بھی چیز مخفی نہ ہو اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے: "وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ"(۱) مھیمن کا اصل مؤامن (دو ہمزہ کے ساتھ) ہے، دوسرے ہمزہ کو یا

---

(۱) سورۃ المائدہ، آیت ۴۸۔

سے تبدیل کیا گیا، اس کے بعد پہلے ہمزہ کو ہاء سے تبدیل کیا گیا ہے۔ (۱)

علامہ زمخشری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"المھیمن الرقیب علیٰ کل شیء الحافظ له مفیعل من الامن الا ان ھمزته قلبت ھاء"۔ یعنی مہیمن کے معنیٰ نگہبان اور ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے۔ مفیعل کے وزن پر امن سے ماخوذ ہے مگر اس کے ہمزہ کو "ھاء" سے تبدیل کیا گیا ہے۔

یہ پیارا نام قرآن پاک میں سورۃ مائدہ آیت ۴۸، سورۃ حشر آیت ۲۳ میں موجود ہے۔

حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حق میں مھیمن کے معنیٰ ہیں: مخلوق کے عمل، رزق اور اجل کو سنبھالنے والا، ہر چیز سے واقف، ہر چیز کا محافظ اور ہر چیز پر غالب اور ولایت رکھنے والا، اور جو ان صفات سے موصوف ہے وہ ہی مھیمن ہے۔ اس پاک نام سے دل کی حفاظت کرے، اپنے اندر اچھی صفات اور اچھے اخلاق پیدا کرے، نفس کی حرکات پر کڑی نظر رکھے اور غلط کام کرنے سے بچے۔ (۲)

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص اللہ تعالیٰ کو نگہبان اور محافظ جان کر خوفِ الٰہی دل میں رکھ کر، اس نامِ پاک کو پڑھتا رہے تو اس کی دل میں نور پیدا ہوگا، اس کے حال کی اصلاح ہوگی۔ جو شخص غسل کر کے تنہائی میں نماز پڑھے اور پھر بیٹھ کر حضورِ قلب سے ایک سو مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھے گا تو جو بھی مقصد ہو وہ پورا ہوگا۔ اس کے پڑھنے والے کو اپنا دل منور نظر آئے گا۔

جو بھی شخص بعد نمازِ عشاء اس بابرکت نام کو اس کے عدد یعنی (۱۴۵) کے موافق روزانہ پڑھے تو جو بھی واقعات دنیا میں ہونے والے ہیں وہ واقع ہونے سے پہلے ہی ملاحظہ کرے گا۔ اس نام کی منزلت کو وہی پہچانے گا۔ جسے اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارک کی شان وحقیقت سے واقفیت ہوگی۔

اس بابرکت نام میں ہیبت وعظمت کی بڑی خاصیت پنہاں ہے۔ دشمن کے دل میں

---

(۱) الجمل صفحہ ۶۵۶ جلد ۲۔ (۲) تفسیر کشاف ص ۸۷، ج ۴۔

خوف پیدا کرنا، اسے مطیع اور فرمانبردار بنانے کے لئے اس نام میں بڑا اثر موجود ہے۔ اس مبارک اسم کے ذکر کرنے والے کے آگے پتھر دل انسان موم ہو جائیں گے اور مشکل کام آسان ہو جائیں گے۔ اس اسم کا ہمیشہ ورد رکھنے والے کو کوئی بھی انسان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ جو شخص چالیس دن صبح کو روزانہ غسل کر کے، اچھا لباس پہن کر اٹھارہ ہزار چار سو چھیانوے (۱۸۴۹۶) مرتبہ بغیر ناغہ کیے یہ مبارک نام پڑھے گا اور دورانِ ورد کسی سے بھی بات نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس طرح اس کی تابعدار بن جائے گی کہ خود وہ بھی محوِ حیرت ہوگا۔

(۹)

"اَلْعَزِیْزُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (غالب)

یہ اسم مبالغہ کا صیغہ العزۃ سے مشتق ہے۔ اس کا ماضی اور مضارع عز یعز (عین کے زیر) سے اور عز یعز (عین کے زبر) سے ہے العزۃ کے معنیٰ غلبہ۔ قوت اور شدت ہے اور یہ صفات علیٰ وجہ الکمال (کمال کے نمونے) پر خدا تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اگر کسی اور کو ان میں سے کچھ نصیب ہوتا ہے تو وہ اس کی مہربانی سے جیسے قرآن پاک میں ارشاد ہے: "مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ"۔ جو شخص ارادہ کرتا ہے عزت (حاصل کرنے) کا پھر بیشک اللہ کے لئے عزت ہے اور اس کے رسول (ﷺ) کے لئے اور مومنوں کے لئے۔ جب بندے کو یہ بات سمجھ میں آجائے کہ عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے تو اسی سے ہی عزت کا سوال اور ذلت سے پناہ مانگتا رہے گا۔

یہ اسم مبارک قرآن کریم میں باسٹھ (۶۲) مرتبہ آیا ہے۔

سورۃ البقرہ میں ایک (۱) مرتبہ، آلعمران میں چار (۴) مرتبہ، مائدہ میں ایک (۱) مرتبہ، انعام میں ایک (۱) مرتبہ، ہود میں ایک (۱) مرتبہ، ابراہیم میں دو (۲) مرتبہ، النحل میں ایک (۱) مرتبہ، الشعراء میں نو (۹) مرتبہ، النمل میں دو (۲) مرتبہ، فاطر میں ایک (۱)

مرتبہ، یٰس میں دو (۲) مرتبہ، ص میں دو (۲) مرتبہ، غافر میں تین (۳) مرتبہ، زمر میں تین (۳) مرتبہ، فصلت میں ایک (۱) مرتبہ، شوریٰ میں دو (۲) مرتبہ، زخرف میں ایک (۱) مرتبہ، دخان میں دو (۲) مرتبہ، جاثیہ میں دو (۲) مرتبہ، حدید میں ایک (۱) مرتبہ، حشر میں تین (۳) مرتبہ، ممتحنہ میں ایک (۱) مرتبہ، الصّف میں ایک (۱) مرتبہ، الجمعۃ میں دو (۲) مرتبہ، التغابن میں ایک (۱) مرتبہ، الملک میں ایک (۱) مرتبہ، الحاقۃ میں ایک (۱) مرتبہ، اور بروج میں ایک (۱) مرتبہ اس اسم سے یہ اخلاق حاصل کرنا ہے، کہ نفسانی خواہشات پر غالب رہے، اپنی روحانی قوت اور طاقت کو نفس اور شیطان کے اوپر سخت رکھے۔ سوال کرنے، طمع رکھنے اور لالچ سے عزت برباد نہ کرے۔ جس قدر ہو سکے تو کسی کے آگے اپنی حاجت ظاہر نہ کرے۔ علم اور عمل میں اپنی مثال آپ بنے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ نام مبارک چالیس (۴۰) دن، چالیس (۴۰) مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر طرح سے مدد کرے گا اور اسے اپنے دربار میں اپنی مخلوق میں عزت والا کرے گا۔ جو شخص دشمن کے ظلم سے تنگ ہو کر سات دن مسلسل ایک ہزار مرتبہ روزانہ اس اسم کو پڑھتا رہے تو اس کا وہ ظالم دشمن خود ہی ہلاک ہو جائے گا۔ میدانِ جنگ میں ستر (۷۰) مرتبہ پڑھ کر مخالفین کے لشکر کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے بھاگ جائے گا۔

(۱۰)

"اَلْجَبَّارُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (خرابی کو درست کرنے والا)

یہ اسم مبالغہ کا صیغہ جبر سے لیا گیا ہے۔ جبر کے معنیٰ، ٹوٹے ہوئے کو جوڑنا، کسی کے

حال کو بہتر بنانا، بلندی اور اونچائی کے معنیٰ میں بھی آیا ہے۔ ان تمام معنیٰ میں غور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی صفات سے منسلک ہیں بلکہ خود صفات ہیں۔

اللہ تعالیٰ ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے والا، ان میں صلاحیت پیدا کرنے والا، بدحال کے حال کو بہتر بنانے والا اور اچھا بنانے والا ہے اور روزگار عطا کرنے والا ہے۔ ہر چیز اسی کے حکم میں ہے۔ بندے کو چاہیے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں نیازمند رہے۔ عجز و انکساری والے دل سے عرض کرے تو رب العلمین اس کی تکالیف کو دور فرمائے اس کے حال کی اصلاح فرمائے۔ احکامِ خداوندی کی اطاعت کرے چاہے وہ تشریعی ہوں یا ارادی اور تکوینی، اسی کے آگے جھکا رہے۔ خود کو کچھ بھی نہ سمجھے اور عبادت اور عبودیت جیسی صفات سے موصوف رہے نفس کو تقویٰ اور اطاعت سے سجائے اور اچھے اخلاق پیدا کرے۔

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جبار ہے۔ "لانہ یجبر الناس بفائض نعمہ" (۱):- کیونکہ وہی عام نعمتیں عطا کرنے سے لوگوں کے حالات کو بناتا سنوارتا ہے۔ کچھ علماء کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جبار ہے کہ اپنے ارادے پر مخلوق کو مجبور کرتا ہے۔ جیسا کہ مارنا، زندہ رکھنا، مسکین بنانا وغیرہ مخلوق پر اس کا ارادہ غالب ہے۔

فتوحات الٰہیہ میں لکھتے ہیں: "مَعْنَاهُ الْمُصْلِحُ لِخَلَلِ الْعِبَادِ يَرُدُّهُمْ لِلتَّوْبَةِ أَوْ بِغَيْرِ ذَالِكَ (۲)۔ یعنی توبہ کی توفیق دینا یا کسی اور چیز سے بندے کے نقصان کی اصلاح کرنے والا۔"

علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "کسی چیز کی اصلاح کو بھی "جبر" کہا جاتا ہے"۔ جیسے علی المرتضیٰؓ کی دعا میں ہے۔ "یَا جَابِرَ كُلِّ كَسِيْرٍ"۔ اے! ہر ٹوٹی ہوئی چیز کی اصلاح کرنے والے (۲)۔

علامہ زمخشری لکھتے ہیں: "اَلْجَبَّارُ الْقَاهِرُ الَّذِيْ جَبَرَ خَلْقَهٗ عَلٰى مَا اَرَادَ اَىْ اَجْبَرَهٗ"، جبار وہ غالب ہے جس نے اپنی مخلوق کو اپنے ارادوں پر مجبور کیا ہے۔ (۲)

یہ اسم مبارک اللہ تعالیٰ کی صفت کے لحاظ سے "سورۃ الحشر" میں آیا ہے۔ باقی اور

---

(۱) المفردات ص ۸۴۔ (۲) تفسیر جمل ص، ۲۵۷-ج ۴۔

لحاظ سے قرآن پاک میں مختلف سورتوں میں آیا ہے۔

اس مبارک اسم کے پڑھنے کی برکتیں

اس اسم سے ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ہر ظالم کے ظلم اور تکلیف سے محفوظ رکھے گا۔

دشمنوں سے بچاؤ کے لئے ہر نماز کے بعد اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ اگر کوئی بادشاہ یا حاکم اس اسم مبارک کو زیادہ پڑھتا رہے تو رعایا میں اس کا رعب و دبدبہ دائم و قائم رہے گا۔ بہتر ہے کہ اس اسم کے ساتھ اسم مبارک ''ذوالجلال والاکرام'' ملا کر پڑھے۔ جو شخص چالیس دن بلاناغہ، دس ہزار (۱۰۰۰۰) مرتبہ روزانہ پڑھے گا تو اس کے دل میں صفائی اور نورانیت، نفس میں پاکیزگی اور نیک نیتی پیدا ہوگی۔ مقاصد میں کامیابی، دشمنوں پر غلبہ اور بڑا مرتبہ حاصل ہوگا۔

نمازِ عصر کے بعد ''یَا جَبَّارُ یَا اَللّٰہُ'' ملا کر پڑھنے سے زیادہ برکتیں حاصل ہوں گی۔

(۱۱)

''اَلْمُتَکَبِّرُ'' جَلَّ جَلَالُہٗ (تکبر والا)

اسم فاعل کا صیغہ تکبر سے مشتق ہے۔ معنیٰ بزرگی دکھانا (۱)۔ کتاب ''وللہ الاسماء الحسنیٰ'' میں لکھتے ہیں:

''معناه انه المتفرد بالعظمة والكبرياء المتعالى عن صفات الخلق''

اس کے معنیٰ ہیں۔ بڑائی اور بزرگی میں یکتا اور مخلوق کی صفات سے زیادہ بلند''۔

یہ اسم سوائے اللہ کے دوسروں کے لئے بطور مذمت بولا جاتا ہے۔ فلاں متکبر ہے

---

(۱) اشعۃ اللمعات ص، ۱۵۵- ج ۲۔ (۲) کتاب ''وللہ الاسماء الحسنیٰ'' ص ۴۲۔

یعنی ضدی ہے یا بندے میں ضد کا ہونا عیب و مذمت والی صفت ہے۔ اس صفت کے قابل فقط اللہ کی ذات ہے۔

علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ نے امام قشیری علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہوئے ان کا یہ قول لکھا ہے: "من عرف عُلوہ تعالیٰ و کبریائه لازم طریق التواضع و سلک سبیل التذلل"۔ (۱)

جو بھی اللہ تعالیٰ کی بلندی اور بزرگی کو جان سکا۔ تو عاجزی وانکساری کی راہ اختیار کرے گا۔ اس اسم مبارک سے یہ بھی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کمال کی تمام صفات سے موصوف اور تمام کمزوریوں سے پاک ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اَلْكِبْرِيَاءُ (۲) رِدَائِیْ وَالْعَظْمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا قَذَفْتُهٗ فِی النَّارِ"۔

بڑائی میری چادر اور بزرگی میری شان ہے پھر جو مجھ سے اس میں اختلاف کرے گا تو اسے آگ میں پھینکوں گا"۔ رواہ احمد وغیرہ۔

جو بندہ اس اسم سے فائدہ حاصل کرنا چاہے تو وہ دنیاوی لذات وشہوات سے دور رہے۔ کیوں کہ یہ چیزیں عام ہیں۔ دربارِ باری تعالیٰ میں حاضری کے سوا ہر چیز کو حقیر جانے۔

یہ پاک نام سورۃ الحشر میں آیا ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص اس پیارے نام سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا اور ہمیشہ ورد کرتا رہے گا تو اسے بڑی قدر و منزلت حاصل ہوگی اور کوئی شخص اس کے مقابل کامیاب نہ ہوگا۔ کچھ وقت بدکردار عورت پر دم کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کی برکت سے وہ بدکرداری سے

---

(۱) مرقات ص، ۲۵۰- ج ۳- (۲) تفسیر الجمل ص، ۶۵۷- ج ۳-

تائب ہوگی۔ حضرت امام علیؑ سے روایت ہے کہ جو شخص اپنی منکوحہ سے جماع کرنے سے پہلے اس اسم مبارک کو کچھ وقت پڑھے اور پھر صحبت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو صالح وفرمانبردار فرزند عنایت فرمائے گا۔

(۱۲)

"اَلْخَالِقُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (پیدا کرنے والا)

اسم فاعل کا صیغہ ہے خلق سے مشتق ہے معنیٰ پیدا کرنا اندازہ کرنا۔ امام راغب (۱) اصفہانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "الخلق اصلہ التقدیر المستقیم و یستعمل فی ابداع الشیء من غیر اصلہ" خلق دراصل کہا جاتا ہے پورا اندازہ کرنے کو اور کسی چیز کو نئے طریقے سے تیار کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ایک چیز کو دوسری سے پیدا کرنے کو بھی خلق کہا جاتا ہے۔ تمام جہان علوی (اونچے) یا سفلی (نیچے) عرش سے تحت الثریٰ تک جو بھی پیدا ہوئے یا ہوں گے ملک اور ملکوت، ناسوت اور جبروت تمام اسی کے پیدا کیے ہیں۔ وہ ہی حقیقی خالق ہے۔ جس نے اپنی قدرت اور حکمت سے موجودات کو وجود بخشا ہے۔ اپنی تقدیر، تدبیر، علم اور قدرت سے تمام دنیا کو عدم سے وجود میں لایا ہے۔

یہ نام مبارک قرآن کریم میں پانچ مقامات پر آیا ہے۔ سورۃ مؤمنون میں ایک (۱) مرتبہ، الصافات میں ایک (۱) مرتبہ، الطور میں ایک (۱) مرتبہ، الواقعۃ میں ایک (۱) مرتبہ اور الحشر میں ایک (۱) مرتبہ۔

یہ صفت خداوندی قرآن پاک کے علاوہ حدیث مبارک میں حضور پُرنور محبوب سرور کونین ﷺ نے اس طرح بیان فرمائی ہے: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما محبوب کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ " خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ اَوَّلَ الْاَیَّامِ

---

(۱) مفردات امام راغب اصفہانی ص، ۱۵۷.

يَوْمَ الْاَحَدِ وَ خَلَقَ الْاَرْضَ يَوْمُ الْاَحَدِ وَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ خَلَقَ الْجِبَالَ وَ شَقَّ الْاَنْهَارَ وَ غَرَسَ فِي الْاَرْضِ الْاَثْمَارَ وَ قَدَّرَ فِي كُلِّ اَرْضٍ قُوْتَهَا يَوْمَ الثَّلٰثَاءِ وَ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ "ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَ هِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَ اَوْحٰى فِي كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا" فِي يَوْمِ الْخَمِيْسِ وَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ كَانَ آخِرُ الْخَلْقِ فِي آخِرِ السَّاعَةِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ السَّبْتِ لَمْ يَكُنْ فِيْهَا خَلْقٌ. (۱)

اللہ عزوجل نے ایام میں اول اتوار کا دن پیدا فرمایا زمین بھی اتوار اور پیر کے دن پیدا کی اور منگل کے دن پہاڑ پیدا فرمائے۔ نہریں جاری کیں۔ زمین میں پھلوں کو وجود بخشا اور تمام زمین پر رہنے والوں کی غذا پیدا فرمائی، اور بعد اس کے آسمان کا ارادہ فرمایا اور وہ دھواں ہے، اسے اور زمین سے فرمایا کہ تم خوشی یا ناخوشی سے حکم مانتے رہو، پھر انہیں دو دنوں میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں ان کے امر کی وحی کی اور آخری پیدائش جمعہ کی آخر ساعتوں میں ہوئی۔ جب ہفتہ کا دن ہوا تو اس دن کوئی خلقت وجود میں نہ آئی۔

دوسری حدیث صحیح مسلم اور مسندِ امام احمد میں حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ عنہا سے روایت ہے کہ "قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم "خَلَقَ اللّٰهُ الْمَلٰئِكَةَ مِنْ نُّوْرٍ وَّ خَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَ خَلَقَ آدَمَ مِمَّا وَصَفَ لَكُمْ" "اللہ عزوجل نے ملائکہ کو نور سے، جنات کو آگ سے اور آدم کو اس سے پیدا کیا جو آپ کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ (۲)

جو شخص روزانہ رات کو اس بابرکت نام کو پڑھتا رہے تو اس کے دل اور چہرے پر نورانیت پیدا ہو۔ کسی کا مال یا بیٹا یا کوئی شخص کھو جائے تو وہ اس مبارک اسم کو روزانہ پانچ ہزار مرتبہ پڑھنا شروع کرے تو انشاء اللہ وہ کھویا ہوا ضرور واپس ملے گا۔

حضرت امام علیؓ سے روایت ہے کہ جس شخص کے بادشاہ یا کسی حاکم سے اچھے تعلقات ہوں اور ان میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو رہی ہو تو وہ شخص اس اسم کا زیادہ ورد کرے اور

---

(۱) وللہ الاسماء الحسنیٰ ص ۴۴-۴۸۔ (۲) وللہ الاسماء الحسنیٰ ۴۴-۴۸۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے تو وہ تعلقات مضبوط اور مستحکم ہوں گے۔ بے اولاد شخص اس کو زیادہ پڑھے اور اللہ سے دعا کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے نیک اولاد عنایت فرمائے گا۔ اس اسم کو زیادہ پڑھنے والے پر خاص نوازش یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرمائے گا، جو قیامت تک عبادت کرے گا اور اس کا اجر وثواب اسے ملتا رہے گا۔ اس لیے تقویٰ ومحبت، ادب، اخلاص اور دل کی سچائی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اس بابرکت نام کے پڑھنے سے فیض، رحمت اور دینی، دنیوی، اُخروی برکتیں حاصل کرنے کے لئے مردِ مجاہد بن کر محنت کرنی چاہئے۔ و باللہ التوفیق۔

(۱۳)

"اَلْبَارِئُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (نئی چیز پیدا کرنے والا)

اسم فاعل کا صیغہ بَرء (ہمزہ سے) مشتق ہے۔ معنیٰ، وجود بخشنا، پیدا کرنا (۱)۔ باریٔ وہ ذات ہے، جس نے مخلوق کو تفاوت کے بغیر پیدا کیا ہے الفتوحات الالٰہیۃ المعروف تفسیر جمل میں لکھتے ہیں: الباریٔ، بَرء سے مشتق ہے، جس کے اصل معنیٰ ہیں، "خلوص الشیء عن وغیرہ"۔

کسی چیز کی غیر سے نجات حاصل کرنا۔

بعض محقق علماء کا فرمان ہے کہ "الباریٔ ھو الذی خلق الخلق لا عن مثال" (۲) باری وہ ہے جس نے مخلوق کو کوئی مثال دیے بغیر پیدا فرمایا۔

یہ اسم مبارک قرآن پاک میں دو مقامات پر آیا ہے، ایک مرتبہ سورۃ حشر میں ایک مرتبہ سورۃ بقرہ میں۔

---

(۱) اشعۃ اللمعات ص، ۱۵۵، ج،۲۔ (۲) وللہ الاسماء الحسنیٰ ص، ۵۱۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اس اسم کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ ظاہری، باطنی نقائص، کمزوریوں سے محفوظ رکھے گا۔ عیبوں سے بچائے گا۔ جو شخص سات دن مسلسل اس اسم کو سَو (۱۰۰) مرتبہ روزانہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے مصائب، بیماریوں اور آفات سے اور قبر میں اس کے جسم کو ہر طرح کے عذاب سے محفوظ رکھے گا اور قبر میں اسے ایک عجیب دل بہلانے والا ملے گا جس سے قیامت تک دل کو بہلاتا رہے گا۔(۱)

(۱۴)

"اَلْمُصَوِّرُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (ہر ایک کو صورت دینے والا)

"اَلْمُصَوِّرُ" (واؤ کے زیر سے) اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ تصویر سے مشتق ہے۔ معنیٰ: صورت بنانے والا۔ مُصوِّر وہ ہے جو اپنی مخلوقات کو نئی اور اچھی شکلیں دے کر اس طریقے سے سنوارے کہ ان کے خواص اور افعال پورے ہوں اور ان کے کمال میں فرق نہ آئے۔(۲)

"مُصَوِّرُ" وہ جس نے موجودات سے ہر ایک چیز کو الگ الگ، خاص خاص اشکال اور عجیب ہیئت عطا کی ہے۔ تاکہ ان میں فرق اور پہچان حاصل ہو مخلوقات کو دیکھا جائے تو ہر ایک چیز دوسری سے نرالی نظر آئے گی۔ اس صورت بخشنے کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

"هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ"۔ وہ (اللہ) وہ ہے، جو تمہیں صورت دیتا ہے جیسے چاہے۔

---

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ ص، ۲۵، ج-۳-

جب کہ صورت بخشنا اللہ کی شان ہے اس لیے تصویر بنانے والے کو قیامت میں سخت سزا دینے کی خبر حضور ﷺ نے سنائی ہے جیسا کہ بخاری، مسلم اور نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت آئی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ ھٰذِہِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ"۔ بے شک جو لوگ یہ اشکال بناتے ہیں، قیامت کے دن عذاب میں گرفتار کیے جائیں گے پھر انہیں کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائے ہیں ان کو زندہ کرو(۱)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو عجیب صورت عطا کی ہے انسان کے ایک ہاتھ میں پانچ انگلیاں ہیں، جن کی بھی عجیب تخلیق ہے۔ ایک ایک بال میں کیا راز سمایا ہے۔ یہ اسم مبارک قرآن کریم کی سورۃ الحشر کی آیۃ ۲۴ میں بیان ہوا ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اس اسم کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ حسین صورت بخشے گا اور اچھے عمل نصیب کرے گا۔ اگر عورت کو بچہ ہونے کی امید نہیں ہے یعنی وہ بانجھ بن چکی ہے تو سات دن روزے رکھے۔ سورج غروب ہونے کے بعد اکیس (۲۱) مرتبہ، سات دن تک یہ اسم پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس عورت کو پلایا جائے تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس اسم کی برکت سے صاحبِ اولاد ہوگی۔ جب میاں بیوی صحبت کا ارادہ کریں تو صحبت سے پہلے دس (۱۰) مرتبہ یہ اسم پڑھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اولاد ہوگی۔

فائدہ: یہ تینوں اسماء "اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ" المصور، ترتیب سے ایک ہی موضوع پر اشارہ کرتے ہیں۔ اول پیدائش ہوتی ہے پھر نئے طریقے سے منصوبہ بندی اور اس کے بعد صورت دی جاتی ہے۔ ان اسماء کے ترتیب سے بیان کرنے میں یہی راز پنہاں ہے۔

---

(۱) وللہ الاسماء الحسنٰی ص، ۵۳۔

(۱۵)

"اَلغَفَّارُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (بڑا بخشنے والا)

یہ اسم مبالغہ کا صیغہ، غفر سے لیا گیا ہے۔ غفر کے معنیٰ ہیں ستر (ڈھانپنا) اس میں غفور سے بھی زیادہ مبالغہ ہے۔(۱)

یا غفران یا مغفرۃ سے مشتق ہے معنیٰ، گنہگاروں کو معافی دینا۔ غفار وہ ہے جو اچھے کاموں کو ظاہر کرے اور برے کاموں کو چھپائے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ایسی چیزیں جو دیکھنے میں بُری لگیں وہ چھپائی ہیں یا ڈھانپ دی ہیں۔ جیسے پیٹ میں پائخانہ وغیرہ یا دل میں برے خیال اور غلط ارادے، اگر انسان کے دل میں آنے والے ارادوں کو اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتے تو دنیا کا تمام معاملہ چل ہی نہیں سکتا تھا۔ گہرے دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہوجاتے۔

بندے کو جب یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ بخشنے والا اور مہربان ہے تو اسی سے معافی طلب کرنے میں سستی ہرگز نہ کرے (۲)۔ اس کو اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہئے کہ کسی کے بھی عیب ظاہر نہ کرے۔ جس قدر بھی ممکن ہو معافی سے کام لیتا رہے۔ قرآن کریم میں یہ اسم پانچ مقامات پر موجود ہے۔ سورۃ طٰہٰ میں ایک (۱) مرتبہ ص میں ایک (۱) مرتبہ، زمر میں ایک (۱) مرتبہ، غافر میں ایک (۱) مرتبہ اور نوح میں ایک (۱) مرتبہ۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اللہ تعالیٰ اس اسم سے یاد کرنے والے کی برائیاں معاف فرمائے گا اور گناہوں کی پردہ پوشی کرے گا۔ جو شخص اس اسم کو بعد نمازِ جمعہ ایک سَو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے گا اور کوئی بھی شخص اس اسم کے ورد کرنے والے پر غصہ نہ کرے گا۔

---

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۲۵، ج ۳۔ (۲) اشعۃ اللمعات ص ۱۵۶۔ ج ۲۔

(۱۶)

"اَلْقَهَّارُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (بڑے غلبے والا)

اسم مبالغہ کا صیغہ، قہر سے لیا گیا ہے۔ قہر کے معنیٰ ہیں غلبہ کرنا۔ کسی پر غالب ہونا۔ (۱) قہار وہ بے پرواہ ذات ہے جس نے جابر و متکبر کے تکبر کو، ظلم اور بڑائی کو فنا اور ہلاک کیا۔ (۲)

یہ اسم مبارک قرآن پاک میں چھ (۶) مقامات پر آیا ہے۔ سورۃ یوسف میں ایک (۱) مرتبہ، الرعد میں ایک (۱) مرتبہ، ص میں ایک (۱) مرتبہ، غافر میں ایک (۱) مرتبہ، ابراہیم میں ایک (۱) مرتبہ، الزمر میں ایک (۱) مرتبہ۔

بندے کو اس اسم سے برکت حاصل کرنی چاہئے۔ اپنی نفسانی خواہشات پر اس طرح غالب رہے اور اسے اچھے اعمال کے لئے اس طرح مجبور کرے کہ غیر کی محبت سے آزاد ہو کر اللہ تعالیٰ کی محبت میں خود کو محو اور فنا رکھے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر متوجہ اور اس کے ذکر میں مشغول رہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص بھی سورج طلوع ہوتے وقت یا آدھی رات کو اٹھ کر باوضو ہو کر اس پاک اسم کو ایک سو (۱۰۰) مرتبہ اس طرح پڑھے، "یَا جَبَّارُ یَا قَهَّارُ یَا ذَالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ خُذْ حَقِّیْ مِمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَعَدَا عَلَیَّ"۔ تو اسے دشمن پر غلبہ حاصل ہوگا۔ اس کا دشمن ہمیشہ مقہور مجبور رہے گا بلکہ ہلاک ہو جائے گا۔ مگر خواہ مخواہ کسی کے ہلاک ہونے کے لئے نہ پڑھے۔ اگر کسی کی کوئی حاجت ہو تو اسے حاصل کرنے کے لئے، مسجد یا گھر میں سر ننگا کر کے ہاتھ اوپر اٹھا کر یہ اسم سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا تو ضرور حاجت پوری ہوگی۔ جو شخص ضحیٰ (دوپہر

---

(۱) اشعۃ اللمعات ص، ۱۵۶ - ج ۲۔ (۲) تفسیر جمل ص، ۶۵۸ - ج ۲۔

سے پہلے اشراق سے کچھ وقت بعد) کی نماز کے بعد سجدہ کرے اور سجدے میں سات مرتبہ قہار پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے دولتمند بنائے گا۔

(۱۷)

"اَلْوَهَّابُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (زیادہ دینے والا)

اسم مبالغہ کا صیغہ، وھب یاھبہ سے مشتق ہے، ھبۃ کے معنیٰ بخش دینا، عطا کرنا، (۱) علامہ علی قاری فرماتے ہیں: وہاب کے معنیٰ ہیں "کثیر النعمۃ دائم العطیۃ" کثیر نعمتیں دینے والا ہمیشہ عطا کرنے والا" (۲)

تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ حقیقتاً ہبہ وہ ہے جس کا مقصد بدلہ لینا یا کوئی دوسری غرض نہ ہو (۳)۔ جس سے ہر چیز زیادہ ملے وہ ہے وہاب اور اس شان والا صرف اللہ تعالیٰ ہے کیونکہ ہر چیز کا مالک و خالق بھی وہی ہے اور وہ ہی ہر چیز کثیر دینے پر قادر ہے۔ وہ ہی ہر محتاج کی ہر حاجت بغیر کسی غرض کے اپنے فضل و مہربانی سے پوری کرتا ہے۔ بندہ جب یہ یقین سے جانتا ہے کہ مطلق وہاب اللہ ہے تو ہر چیز اسی سے مانگے اور کسی میں طمع و لالچ نہ رکھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے میں حیا نہ کرے۔ مشکوٰۃ شریف کے شارح، دہلی کے مشہور محدث مولانا شاہ عبدالحق علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ میں ہمیشہ یہ دعا پڑھتا تھا "رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ" اگرچہ یہ مخصوص دعا حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہے، مگر وہ برکت حاصل کرنے کے لئے پڑھنے سے مجھ پر بے شمار نوازشیں ہوئیں (۴)۔

بندے کو چاہئے کہ اللہ کی راہ میں جو بھی قربانیاں دینی پڑیں تو دینے میں بے خوف

---

(۱) وللہ الاسماء الحسنٰی ص، ۵۸۔ (۲) مرقات ص، ۲۶، ج-۲۔ (۳) تفسیر جمل ص، ۶۵۸، ج-۲

(۴) اشعۃ اللمعات، ص ۱۵۷ ج ۲،

ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وہاب زیادہ دینے والا ہے۔ وہ اپنی مہربانی سے بہت کچھ عطا کرے گا۔ وہ ہی نہ ختم ہونے والے خزانوں کا مالک بے اولادوں کو اولاد دینے والا ہے۔

یہ اسم قرآن پاک مین تین مقامات پر موجود ہے سورۃ آل عمران میں ایک (۱) مرتبہ، ص میں دو (۲) مرتبہ۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص ہمیشہ ضحیٰ کی نماز کے بعد سجدہ کرے اور سجدے میں یہ اسم مبارک پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے دولتمند اور لوگوں میں مقبول بنائے گا۔

جو شخص ہر نماز کے بعد سات (۷) مرتبہ یہ دعا: "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ". (۱)

"اے ہمارے پروردگار! ہمارے قلوب کو ہدایت سے دور نہ کر اور اپنے پاس سے رحمت زیادہ عطا کر۔ بے شک تو زیادہ دینے والا ہے" پڑھتا رہے گا تو اس کا ایمان محفوظ رہے گا، رزق میں برکت کے لئے اس اسم کے ساتھ "الکریم ذی الطول" اور یا کافی بھی ملا کر پڑھے تو زیادہ برکتیں حاصل ہوں گی۔ اگر کوئی حاجت ہے تو نصف شب کو اٹھے وضو کرے اور تین مرتبہ سجدہ کرے اور ہر ایک سجدے میں سو (۱۰۰) مرتبہ "یا وہاب" اس طریقے سے پڑھے کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف اس طرح ہوں جیسے دعا میں ہوتی ہیں تو انشاء اللہ پہلی شب میں ہی مقصد حاصل ہوگا۔ جو شخص روزانہ چھ (۶) مرتبہ یہ دعا پڑھتا رہے تو اس کی تمام خواہشات اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پوری ہوں گی۔ "اَللّٰھُمَّ ھَبْ لِیْ مِنْ رَحْمَتِکَ مَالَا یُمْسِکُہٗ اَحَدٌ غَیْرُکَ"۔ یا اللہ مجھے اپنی رحمت سے اتنا زیادہ عطا کر کہ اسے تیرے سوا کوئی روک نہ سکے۔ (۲)

---

(۱) سورۃ آل عمران آیت، ۸، رکوع ۱۔ (۲) تفسیر جمل ص، ۶۵۸، ج ۲

(۱۸)

"اَلرَّزَّاقُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (زیادہ رزق دینے والا)

اسم مبالغہ کا صیغہ رزق سے لیا گیا ہے۔ رزق اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے جاندار فائدہ حاصل کریں پھر وہ کھانے کی چیز ہو یا پہننے کی۔

رزق کی دو قسمیں ہیں: ۱- ظاہری، جو جسم کے کام آئے جیسے کھانا پینا وغیرہ۔ ۲- باطنی، جو دل اور روح کی غذا ہے جیسے ذکر، معرفت مکاشفات وغیرہ، یہ رزق بڑی عزت و شان والا ہے۔ جسم کے رزق سے فانی زندگی کی حفاظت ہوتی ہے اور باطنی رزق سے ابدی، لافانی، دائمی اور بقادار زندگی ملتی ہے۔ (۱) حضرت علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ نے بعض علماء کی رزق کے متعلق تعریف نقل کی ہے "الرزاق من یرزق الاشباہ فوائد لطفہ والارواح عوائد کشفہ"۔ رزاق وہ ہے جس نے اجسام کو اپنے لطف کے فوائد دیے، ارواح کو کشف کی دولت عطا کی (۲)۔

حضرت امام قشیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب عارف کو اس بات کا کامل یقین آجائے کہ رزاق اللہ تعالیٰ ہے تو ہمیشہ اسی کی طرف متوجہ رہے گا۔

ایک صوفیانہ بات

علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ صوفی بزرگ حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمۃ نے ایک دولتمند کو خط لکھا کہ اسے کچھ دنیوی سامان بھیج دے۔ اس نے جواب بھیجا کہ اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ حضرت شبلی نے پھر اسے پیغام بھیجا کہ دنیا حقیر چیز ہے اس لیے تجھ جیسے حقیر سے مانگی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اسی کی ذات کے ملنے کا سوال کروں گا۔ (۳)

---

(۱) تفسیر جمل ص، ۶۵۸، ج-۲۔ (۲) مرقات شرح مشکوٰۃ ص، ۲۶، ج-۳۔
(۳) مرقات شرح مشکوٰۃ ص، ۲۷- ج ۳۔

رزاق وہ ذات ہے، جو انسانوں، جنوں، وحشی جانوروں کو ان کے مناسب رزق عطا کرتا ہے۔ جیسے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا'' (۱)۔

''اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو''۔

ہر چیز کو اس کی غذا مادی ہو یا معنوی اللہ تعالیٰ پہنچانے والا ہے۔ جیسے قرآن پاک کی ایک اور آیت میں ہے: ''وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ'' وہ (اللہ تعالیٰ) کھلاتا ہے اور (اسے) کھلایا نہیں جاتا۔

یہ اسم مبارک قرآن پاک میں سورۃ ''الذاریات'' میں ایک (۱) مرتبہ آیا ہے۔

بندے کو چاہئے کہ ہاتھوں کو جسمانی اور دل کو روحانی غذا کا تقسیم کرنے والا بنائے۔ مخلوق کو جسمانی اور روحانی غذا پہنچانے کے لئے ان کی اچھے کاموں میں رہبری کرے اور تعلیم دینے اور خیر کی دعا کرنے سے مخلوق اور خالق کے درمیان واسطہ رہے۔ اہل وعیال کے لئے ہاتھ کشادہ رکھے۔ مہمان نواز بنے اور مہمان کے آنے سے تنگ نہ ہو بلکہ خوش ہو۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اس مبارک اسم کے پڑھنے والے کو تنگدستی و پریشانی سے امن رہے گا۔ ظاہری و باطنی انعامات سے مالا مال ہوگا۔ اپنے ذہن کو تیز کرنے کی نیت سے بیس (۲۰) مرتبہ پڑھنے سے ذہن تیز ہوگا۔ کسی شخص میں کوئی کام ہو تو اس کے سامنے سترہ (۱۷) مرتبہ کھڑے رہ کر پڑھے گا تو وہ کام اللہ تعالیٰ کے اس نام کی برکت سے ہو جائے گا۔ بیمار کو شفاء کے لئے یا قیدی کو آزاد کرانے کے لئے روزانہ ایک سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہوگا۔

---

(۱) الانعام آیت-۱۴، پ ۷۔

(۱۹)

"اَلْفَتَّاحُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (کھولنے والا)

اسم مبالغہ کا صیغہ "فتح" سے لیا گیا ہے، فتح کے معنیٰ ہیں: کھولنا، کامیابی حاصل کرنا، فتح، حکم کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوا ہے۔ زیادہ کھولنے والا، اس لحاظ سے کہ مخلوق کے لئے اس کے دروازے کھلے ہیں۔ حکم کے معنیٰ میں اس لیے کہ مطلق حاکم خود ہے۔ تمام فیصلے دنیا میں اسباب کے ذریعے اور آخرت میں بغیر اسباب کے خود کرنے والا ہے۔ فتح بمعنیٰ نصر (مدد کرنا) بھی آیا ہے، اللہ تعالیٰ ایسا مہربان ہے جس نے مؤمنوں کے دلوں میں معرفت کے دروازے کھولے اور گنہگاروں کے لئے مغفرت کے دروازے کھولے اور گنہگاروں کے لئے مغفرت اور معافی کے، سائل کے لئے عطا کے اور بیماروں کے لئے شفا کے دروازے کھلے رکھے ہیں۔ وہ ہی بے یاروں کا مددگار اور غمزدوں کا غمگسار ہے۔

"فتاح" جامع اسم ہے جو کئی معنیٰ پر حاوی ہے۔ خیرات کے دروازے کھولنے والا، قسم قسم کی برکتیں عطا کرنے والا، نفس کے لئے تحقیق کے دروازے کھولنے والا بھی وہ ہی ہے۔(۱)

بندے کو حق کی راہ، بصیرت والی آنکھیں عطا کرنے والا بھی وہ ہی ہے تاکہ حق کو دیکھیں اور سلامتی والی راہ اختیار کریں۔ یہ اسم مبارک قرآن پاک میں سورۃ السبا میں ایک (۱) مرتبہ آیا ہے۔ بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے جسمانی اور روحانی غذا حاصل کرنے کے لئے دروازے کھلے رکھے۔ خود بھی حق کی راہ اختیار کرے اور دوسروں کے معاملات بھی حق کے ساتھ حل کرے۔ حضرت امام قشیری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ جب بندے کو اس اسم کے معنیٰ صحیح طرح سے ذہن نشین ہوں گے تو وہ اپنا دل صرف اللہ تعالیٰ سے لگائے گا اور اسی کی طرف متوجہ رہے گا۔ اگر بندے پر قدرت کی طرف سے کوئی آزمائش

---

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ ص، ۲۶، ج-۳۔

آئے گی تب بھی اس کے یقین ومحبت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جوشخص نمازِ فجر کے بعد اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اکہتر (۷۱) مرتبہ یا فتاح پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو پاک وصاف رکھے گا۔ اس کے کام آسان اور دل میں معرفت کا نور پیدا فرمائے گا اور اس کے آگے حجاب ہٹ جائیں گے صاحبِ کشف ہوگا۔

عجیب دعا

جوشخص کسی جائز مقصد کے لئے آٹھ (۸) مرتبہ یہ دعا پڑھے تو ضرور بامراد ہوگا۔

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ لَهَا وَلِكُلِّ حَاجَةٍ اِقْضِهَا بِفَضْلِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا"۔ "یا اللہ تو اس حاجت اور باقی تمام حاجات کے لئے کافی ہے، یہ پوری فرما بسم اللہ کی برکت سے"۔

رحمت باری تعالیٰ جب برسنے لگے تو کوئی اسے روکنے والا نہیں ہے۔(۱)

پیاری دعا

علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہوئے علامہ سلیمان جمل لکھتے ہیں کہ امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے مزار کی دیواروں پر ایک آیت ایک حدیث ایک شعر لکھا ہوا ہے۔ کوئی بھی ان کو پڑھے گا، جیسے بھی دکھ میں مبتلا ہو اس کا کرب ختم ہوجائے گا۔ آیت مبارک:

"مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا"۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے جو رحمت کے دروازے کھولتا ہے، انہیں کوئی بھی بند نہیں کرسکتا۔

---

(۱) تفسیر جمل، ص ۶۵۹۔ ج ۲۔

حدیث پاک: "مَا کَانَ لَکَ سَوْفَ یَاتِیْکَ وَمَا لَیْسَ لَکَ لَنْ تَنَالَهٗ بِقُوَّتِکَ"۔
جو تیرے لیے ہے (مقدر میں ہے) جلد تم تک پہنچے گا اور جو تیرے لئے نہیں ہے تم اس تک اپنی طاقت سے پہنچ نہیں سکتے۔

"مَنْ حَطَّ ثِقْلَ حَمُوْلِهٖ فِیْ بَابِ مَالِکِهٖ اسْتَرَاحَا
اِنَّ السَّلَامَةَ کُلَّهَا حَصَلَتْ لِمَنْ اَلْقَی السِّلَاحَا"

جس کی سواری نے بوجھ مالک کے دروازے پر اتارا وہ سکون سے ہوا بے شک سلامتی اسے حاصل ہوئی، جس نے ہتھیار رکھے۔(۱)

فائدہ: یہ اسم مبارک وکلاء، مسافروں، دانشوروں، نئی ایجادات کرنے والوں، مفکروں، مبلغین اور مقررین کو زیادہ پڑھنا چاہئے۔

بزرگانِ دین کے لئے اس اسم کا پڑھنا شمع راہ ہے۔ جو بھی شخص دو رکعت نفل نماز پڑھے، پہلی رکعت میں الحمد کے بعد یٰس اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ الملک پڑھے۔ فارغ ہونے کے بعد چار سَو نواسی (۴۸۹) مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھے تو اسے کاروبار میں غیب سے مدد حاصل ہوگی اور ہر مطلب حاصل ہوگا۔

(۲۰)

"اَلْعَلِیْمُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (جاننے والا)

صفت مشبہ کا صیغہ "علم" سے لیا گیا ہے۔ علم کے معنیٰ: معلومات، اللہ تعالیٰ ظاہر، مخفی اور دلوں کے راز جاننے والا ہے۔ بلکہ جو بھی بندے کے دل میں آیا بھی نہیں اسے بھی جاننے والا ہے۔ کلیات و جزئیات، تمام اشیاء کے ظاہر و باطن پر اس کا علم محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معلومات غیر متناہی ہے۔ جو ہوا یا ہوگا تمام اس کے علم میں ہے۔

---

(۱) تفسیر جمل ص، ۶۵۹، ج ۲۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ اسم مبارک "عَلِیْمٌ" کہیں سمیع سے، کہیں خلاق سے، کہیں عزیز، فتاح اور خبیر سے موجود ہے۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کے لئے معلم یا علامہ کا لفظ استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے بھی کوئی ایسا لفظ جو توہین و تنقیص پر اشارہ ہو استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

"وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی"۔ عصیٰ فعل ماضی ہے اس سے عاص اسم فاعل کا صیغہ نکال کر۔ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے عاصی کہنا منع ہے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے قرآن پاک میں آیا ہے "اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ یٰاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ"۔

قرآن پاک کے ان الفاظ کو دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اجیر یعنی مزدور کہنا بھی منع ہے۔ (۱)

العلیم اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات میں سے ہے، جو بھی یہ بات ذہن نشین کرلے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود اور ہر چیز کا جاننے والا ہے تو وہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہے گا۔ یہ اسم مبارک قرآن کریم میں تیس (۳۰) مقامات پر آیا ہے۔ سورۃ البقرہ میں تین (۳) مرتبہ، آلعمران میں ایک (۱) مرتبہ، مائدہ میں ایک (۱) مرتبہ، انعام میں تین (۳) مرتبہ، انفال میں ایک (۱) مرتبہ، یونس میں ایک (۱) مرتبہ، یوسف میں تین (۳) مرتبہ، حجر میں ایک (۱) مرتبہ، انبیاء میں ایک (۱) مرتبہ، عنکبوت میں دو (۲) مرتبہ، روم میں ایک (۱) مرتبہ، سبا میں ایک (۱) مرتبہ، یٰس میں دو (۲) مرتبہ، غافر میں ایک (۱) مرتبہ، فصلت میں دو (۲) مرتبہ، زخرف میں دو (۲) مرتبہ، دخان میں ایک (۱) مرتبہ، ذاریات میں ایک (۱) مرتبہ اور التحریم میں دو (۲) مرتبہ۔

---

(۱) تفسیر جمل ص، ۶۵۹ – ج ۲۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص بھی اس اسم مبارک کو زیادہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے علم کے خزانوں سے نوازے گا۔ اگر کوئی شخص یہ جاننا چاہے کہ اس مقدمے کا انجام کیسا ہوگا؟ فتح کس کی ہوگی؟ تجارت میں نفع ہوگا یا نقصان؟ حصے میں فائدہ ہوگا یا نہیں؟ بلکہ کوئی بھی مخفی کام معلوم کرنے کا ارادہ کرے تو جمعے کی تین راتیں آدھی رات کو اٹھ کر وضو کر کے دو رکعتیں نماز نفل پڑھے۔ نماز کے بعد ایک سَو پچاس (۱۵۰) مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھ کر بستر پر لیٹ جائے اور درود پاک تب تک پڑھتا رہے جب تک اسے نیند نہ آ جائے۔ تو انشاء اللہ نیند میں سب معلوم ہو جائے گا۔

اگر نیند میں کوئی پریشانی والی بات دیکھے تو پریشان نہ ہو اور ساڑھے چار سَو (۴۵۰) مرتبہ یہ اسم مبارک اور پانچ سَو (۵۰۰) مرتبہ درود پاک شریف پڑھے تو مشکل آسان ہوگی۔ جو شخص اس اسم کو پابندی سے پڑھتا رہے تو اس کے لئے معرفت کے دروازے کھلیں گے جو شخص "علامہ الغیوب" زیادہ پڑھے گا اس کی روح کو ترقی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اسے علمِ غیب عطا کرے گا۔ جو شخص ہر نماز کے بعد "یَا عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ" ایک سَو (۱۰۰) مرتبہ پڑھتا رہے تو صاحبِ کشف ہوگا۔

(۲۱)

"اَلْقَابِضُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (تنگی کرنے والا)

یہ اسم، اسم فاعل کا صیغہ، "القبض" سے مشتق لیا گیا ہے۔ القبض کے معنیٰ لینا، تنگ کرنا، اللہ تعالیٰ کسی کے رزق میں تنگی پیدا کرے تب بھی مرضی کا مالک ہے۔ پھر وہ رزق حسی جسمانی ہو یا معنوی روحانی ہو۔ جسم سے روح قبض کرنے والا بھی خود ہے۔ اپنی قہر و جلال

والی صفات کو ظاہر کر کے بندوں کے دلوں کو تنگ کرنے والا۔ امراُ کو حکم دے کر مساکین کی خیراتیں اور صدقات لینے والا بھی خود ہے۔ بندے کو جب یقین ہے کہ قابض (تنگی کرنے والا) اللہ تعالیٰ ہے تو اسی کی دی ہوئی تنگی پر صبر کرے گا۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے جلال کی باتیں سنا کر ان کے دلوں کو گناہ کرنے سے روکے گا، کیونکہ نفس کی ہر خواہش کو پورا کرنا بھی گناہ ہے(۱) یہ اسم مبارک صفات افعال سے ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر دشمن قوی ہے، مال یا جان جانے کا خطرہ ہے تو یہ اسم تین راتوں تک دشمن کے مغلوب ہونے کی نیت سے پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ دشمن مغلوب و مقہور ہوگا اور دل کا مطلب حاصل ہوگا۔ اس اسم کے زیادہ پڑھنے سے مشکلیں آسان اور مرادیں پوری ہوں گی کاروبار کرتے وقت یا اُدھار دیتے وقت جو شخص اس اسم کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے نقصان سے بچائے گا یہ اسم اللہ تعالیٰ کی منفرد صفات میں سے ہے۔ جو شخص یہ اسم چالیس (۴۰) دن روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر کھائے تو وہ کبھی روٹی نہ ملنے کی صورت میں خود کو بھوکا محسوس نہیں کرے گا۔

(۲۲)

"اَلْبَاسِطُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (کشادگی پیدا کرنے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ "بسط" سے مشتق ہے۔ بسط کے معنیٰ: کشادہ کرنا، باسط کے معنیٰ: رزق کشادہ کرنے والا۔ پھر وہ رزق حسی ظاہری ہو یا باطنی معنوی ہو۔ ارواح کو اجسام

---

(۱) اشعۃ اللمعات ص، ۱۵۰ - ج ۲۔

میں داخل کرکے، کشادہ کرنے والا لطیف و جمالی صفات کے اظہار سے، ارواح کو خوشی اور مسرت بخشنے والا۔

باسط وہ ذات ہے جو بندے کے لئے فضل و رحمت کے دروازے کھلے چھوڑے، محتاجوں کے لئے جود و سخا، احسان و عطا کو وسیع بنائے، علم، جسم اور مال میں اضافہ کرے۔ اس اسم میں کشادہ کرنے کے معنیٰ موجود ہیں اور یہ اسم اللہ تعالیٰ کی افعالی صفات میں سے ہے۔ بندے کو رزق اور دوسری نعمتوں کے کشادہ ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ خود کو اس اسم کا مظہر بنائے، خلقِ خدا کے لئے اپنی بساط کے مطابق دل کشادہ رکھے۔(۱)

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص ہر روز صبح کو دونوں ہاتھ اٹھا کر "یا باسط" دس (۱۰) مرتبہ پڑھے اور دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے، دعا مکمل کرے تو تمام عمر کسی کا محتاج نہ ہوگا اور اس کا رزق کشادہ ہوگا۔ تمام دکھ درد ختم ہو جائیں گے۔ مسکینی اور قحط سے محفوظ رہے گا۔

جو شخص اس اسم کو اس ارادے سے پڑھے کہ نفس کو شہوت سے، جسم کو حرام سے، زبان کو بدکلامی سے، نظر کو منع کی گئی اشیاء کے دیکھنے سے، دل کو برے ارادوں سے، کانوں کو غیبت سننے سے، ہاتھوں کو ناجائز اشیاء کے استعمال سے، عقل کو بُری خواہشات سے، روح کو کرامات دکھانے کے شوق سے، سر کو غیر کے آگے جھکنے سے روکے تو اس کے تمام مقاصد پورے ہوں گے۔ ہر چیز میں کامیاب ہوگا اور صاحبِ کمال ہوگا۔ اس اسم کو نمازِ ضحیٰ کے بعد دس (۱۰) مرتبہ پڑھنے سے مال و اولاد میں برکت ہوگی۔

فائدہ: مصر کے مشہور و معروف محقق، عالم علامہ عبدالجوادؒ لکھتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ اسم مبارک "القابض" کو "الباسط" سے "المذل" کو "المعز" سے "الممیت" کو "المحیی" سے "المؤخر" کو "المقدم" سے "المانع" کو "المعطی" سے، "الضار" کو "النافع" سے ملا کر پڑھے۔

---

(۱) کتاب وللہ الاسماء الحسنیٰ، ص ۷۰

یہ عاجز عرض کرتا ہے کہ یہی سبب ہے کہ اکثر بزرگانِ دین اور شارح حدیث نے ان دونوں اسماء کی شرح بھی ساتھ لکھی ہے۔

(۲۳)

"اَلْخَافِضُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (نیچا کرنے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، خفض سے مشتق ہے، خفض کے معنیٰ ہیں، نیچے کرنا، علامہ سلیمان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "الخافض معناہ الواضع من عصاہ" یعنی خافض کے معنیٰ ہیں، نافرمان کو (ذلیل) نیچے کرنے والا۔ کچھ نافرمانوں کو اسفل السافلین میں پہنچانے والا۔ دشمنانِ دین، اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک ﷺ کے منکروں کو جہنم، رسید کر کے سزا دینے والا۔ بندے کو چاہئے کہ نفس، شیطان اور شہوات کو ختم کرے۔ اس میں دونوں جہانوں کی بھلائی اور کامیابی ہے۔

ایک بزرگ کو دیکھا گیا کہ ہوا پر سوار اڑتا ہوا آ رہا ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ اس مرتبہ پر کیسے پہنچے؟ بزرگ نے فرمایا نفسانی خواہشات کو پاؤں کے نیچے کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہوا کو میرے حکم میں دے دیا ہے۔(۱)

بندے کو چاہئے کہ دشمنانِ دین، نفس، شیطان، حرص، شہوت پرستی کو ختم کرنے کے لئے جہاد کرے اور افضل الاعمال (اعمال میں سب سے اچھا عمل) "اَلْحُبُّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ لِلّٰهِ" خدا کے لئے محبت اور خدا کے لئے دشمنی کا اظہار کرے۔ خود کو ہر چیز سے کمتر، تکبر، غرور، بڑائی اور خود پسندی سے کنارہ کشی کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بلندی سے گرا کر پست کرنے پر قادر ہے۔

---

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ ص، ۲۸۔ ج ۳۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اس بابرکت نام کو زیادہ پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے ظالم و جابر اور حاکم بھی سر جھکا کر رہیں گے اور ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ حیوانی عادات سے بچے گا۔ جو شخص اس اسم کو زیادہ پڑھے گا تو اسے مخفی راز معلوم ہوں گے۔ جو شخص اس اسم کو روزانہ پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ پڑھتا رہے گا تو اس کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی اور تمام مقاصد حاصل ہوں گے، جو شخص ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ روزانہ پڑھے گا تو دشمن کے مکر و فریب سے امن میں رہے گا اور دشمن ذلیل و خوار ہوں گے۔

(۲۴)

"اَلرَّافِعُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (بلند کرنے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، رفع سے مشتق ہے۔ رفع کے معنیٰ ہیں اوپر اٹھانا، اللہ تعالیٰ رافع (بلند کرنے والا) ہے۔ مؤمنوں کو نیک بختی سے، دوستوں کو قرب و معیت سے، محبت والوں کو اعلیٰ علیین پر پہنچانے سے اور صالحین کو جنت میں بلند مقام دینے سے، بندے کو چاہئے کہ نیکوکاروں سے محبت رکھے ان کی عزت، ادب و احترام کرے۔ روح و دل کو اعلیٰ مقام تک پہنچانے کے لئے محنت کرے۔ دینداروں، اہلِ یقیں مشائخین اور اہلِ عرفان کو بلند و بالا جانے، ان کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آئے۔ (۱)

قرآن پاک میں معنیٰ کے لحاظ سے یہ اسم ثابت ہے: ایک مقام پر ہے "رفیع الدرجات" یعنی بڑی صفات والا۔ مدح و ثنا کے اعلیٰ درجات کا مالک (سورۃ غافر آیت: ۱۵) اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے ذکرِ مبارک کو بلند کرنے والا ہے۔ "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"۔ (سورۃ الانشراح) ترجمہ: "ہم نے تیرے لئے تیرے ذکر کو بلند کیا ہے"۔

(۱) اشعۃ اللمعات ص، ۱۵۸۔ ج ۲۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنت میں بلند مقام عطا کیا۔ قرآن پاک میں ہے ”وَ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا“۔ ترجمہ: ہم نے ان (حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بلند مقام پر پہنچایا۔ (سورۃ مریم آیت: ۵۷)۔ مؤمنوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے بلندی عطا کی ہے۔ جیسا قرآن پاک میں ہے: ”يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ“، ترجمہ: بلند کرے گا اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو تم میں سے۔ (سورۃ مجادلۃ آیت: ۱۱)

ان تمام آیات سے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ رافع (بلند کرنے والا) ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص تین دن روزے رکھے اس طرح کہ چوتھا دن چودہ تاریخ ہو، یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو روزے رکھے اور چوتھے دن یعنی چودہ تاریخ اس اسم مبارک کو ستر ہزار مرتبہ (۷۰۰۰۰) پڑھے گا تو دشمن پر فتح و غلبہ۔ رزق میں برکت اور مال میں برکت ہوگی۔ اگر کوئی شاگرد امتحان میں امتیازی نمبر حاصل کرنے کے لئے اس اسم کو اسی طریقے سے پڑھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ نمبر حاصل کرے گا۔ اس اسم کے زیادہ پڑھنے والے کو شان رفعت، ذکر کی بلندی اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں سا مقام نصیب ہوگا جو شخص ستر (۷۰) مرتبہ روزانہ یہ اسم پڑھے گا تو ظالموں کے ظلم سے امن میں رہے گا۔ جو شخص پیر یا جمعہ کی رات (مغرب اور عشاء کے درمیان) چار سو چالیس (۴۴۰) مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھے گا تو اس کے لئے لوگوں میں عزت، ہیبت اور وقار پیدا ہوگا۔

(۲۵)

”اَلْمُعِزُّ“ جَلَّ جَلَالُهٗ (عزت دینے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، اعزاز سے مشتق ہے۔ معنیٰ عزت دینا۔ اللہ جسے چاہتا ہے اسے عزت عطا کرتا ہے۔ دنیا میں عبادت کی توفیق دینا، سیدھی راہ پر چلانا، گناہوں سے روکنا،

آخرت میں اونچا مقام دینا، جنت کی نعمتیں عطا کرنا، اپنی ذات پاک کا دیدار کرانا، یہ سب بندے کے لئے اللہ کی جانب سے اعزاز ہیں۔ حضرت امام غزالی کا فرمان ہے کہ جس بندے کے قلب سے حجاب ہٹائے جائیں اور وہ جمالِ خدا کا مشاہدہ کرتا رہے۔ قناعت اور مخلوق سے بے نیازی جیسی صفات کا مالک بنے۔ نفسانی خواہشات پر غالب رہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزت اور دین و دنیا کی بادشاہی حاصل ہوئی۔ یہ تو روحانی ''اعزاز'' ہے جس کا امام غزالی نے بیان فرمایا ہے۔ مگر ظاہری ''اعزاز'' مثلاً، شان قوت، جاہ و جلال، کمال، کا شرف وغیرہ تمام اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے (۱)۔

حضرت سلیمان شافعی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ''معز'' وہ ہے جو اپنے پیارے بندوں کو گناہوں سے بچائے۔ مغفرت اور رحمت عطا کرے۔ بعد اس کے دار المکرمۃ یعنی جنت میں لاکر عزت بخشے گا اور اپنا دیدار عطا کر کے مشرف فرمائے گا۔ (۲)

حضرت علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ''الاعزاز جعل الشیء ذاکمال یصیر بسببه مرغوباً الیه قلیل المثال''۔ یعنی اعزاز کے معنی ہیں: کسی چیز کو اس قدر باکمال بنانا کہ اسی کی جانب (مخلوق) کی رغبت رہے، جس کی مثال کم ہی ملے۔ حقیقی اعزاز انسان کو محتاجی کی ذلت اور شہوات کی تابعداری سے بچائے نفس پر غالب کرنے کا گمان ہے۔ اللہ تعالیٰ زاہدوں، عابدوں، عارفوں اور محبت کرنے والوں، توحید والوں کو ان کے لائق مقام عطا کرنے سے عزت عطا کرتا ہے۔ (۳)

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص اس اسم مبارک کو زیادہ پڑھے گا تو اس کے لئے مخلوق میں ہیبت، دنیا میں عزت اور آخرت میں بڑا درجہ ہوگا۔ جو شخص پیر یا جمعے کی شب بعد نمازِ عشاء چالیس مرتبہ یہ اسم پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے لوگوں کے دلوں میں عزت و محبت پیدا فرمائے گا۔

---

(۱) اشعۃ اللمعات ص،۱۵۹۔ ج ۲۔ (۲) تفسیر جمل ص،۶۵۹۔ ج ۳۔

(۳) مرقات شرح مشکوۃ ص،۲۸۔ ج ۳۔

(۲۶)

"اَلْمُذِلُّ" جَلَّ جَلَالُہٗ (ذلت دینے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، اذلال سے لیا گیا ہے۔ اس کے معنیٰ اعزاز کی ضد ہے۔ یعنی ذلیل کرنے والا، دنیا میں دشمنوں کو معرفت سے محروم کرنے سے، آخرت میں جہنم میں پہنچانے سے۔ جن کی نگاہ مخلوق کے دروازوں پر رہے گی انہیں ان کا محتاج کیا جائے گا اور ان پر حرص غالب رہے گا۔ قناعت سے محروم، نفسانیت اور استدراج پر مغرور، جہل کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا، طمع اور شہوت کے پیچھے چلنے والا ہوگا۔ ہمیشہ خوار وخراب ہوگا۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے اس اسم کا ورد بہت زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے۔ جو شخص اس اسم کو پچھتر (۷۵) مرتبہ پڑھ کر سجدہ کر کے دعا کرے گا تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرمائے گا۔

(۲۷)

"اَلسَّمِیْعُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (سُننے والا)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ، سمع سے مشتق ہے معنیٰ: سننا۔ سمیع وہ پاک ذات ہے، جس کے سننے سے کوئی بھی سُنائی دینے والی چیز مخفی نہیں اور وہ سننا کسی بھی عضو، کان وغیرہ یا اوزار کا محتاج نہیں ہے۔ بلکہ ان کے بغیر ہے۔ حصن حصین کے حاشیہ نمبر۷ اپر لکھتے ہیں: "ای الذی لا یعزب عن سمعه مسموع و ان خفی عن غیر جارحة۔" یعنی سمیع وہ ذات ہے

جس کے سننے سے کچھ بھی مخفی نہیں چاہے وہ کتنا ہی چھپا ہوا کیوں نہ ہو۔ بغیر عضو کان وغیرہ کے سننے والا ہے۔(۱)

اللہ تعالیٰ کا سننا کانوں سے نہیں ہے۔ کیونکہ کانوں میں کبھی بیماری ہو جاتی ہے جو سننے میں رکاوٹ بنتی ہے مگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ سننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی وہ سننے والی صفت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ بعض علماء نے اس سننے سے مراد علم لیا ہے۔ مگر یہ قول درست نہیں ہے(۲)۔ بارگاہِ رب العزت میں ایک ہی وقت میں کروڑوں دعائیں مانگی جاتی ہیں اور دعائیں مانگنے والون کی زبانیں بھی الگ الگ اور مقاصد بھی جدا جدا ہیں مگر اللہ ایسا سمیع کہ سب کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کی حاجتیں پوری فرماتا ہے۔ آواز کی زیادتی اور زبانوں کا اختلاف ہوتے ہوئے بھی اس کے سننے کی شان اور صفت میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ سب کی آوازوں کو اسی طرح سنتا ہے گویا اکیلی آواز یا سوال ہو۔ قرآن پاک میں بیس مقامات پر یہ اسم موجود ہے۔

سورۃ بقرہ میں دو(۲) مرتبہ، سورۃ آل عمران میں ایک(۱) مرتبہ، مائدہ میں ایک(۱) مرتبہ، انعام میں دو(۲) مرتبہ، انفال میں ایک(۱) مرتبہ، یونس میں ایک(۱) مرتبہ، ہود میں ایک(۱) مرتبہ، یوسف میں ایک(۱) مرتبہ، الاسراء میں ایک(۱) مرتبہ، الانبیاء میں ایک(۱) مرتبہ، الشعراء میں ایک(۱) مرتبہ، العنکبوت میں دو(۲) مرتبہ، غافر میں دو(۲) مرتبہ، فصلت میں ایک(۱) مرتبہ، الشوریٰ میں ایک(۱) مرتبہ، الدخان میں ایک(۱) مرتبہ، العلیم کے ساتھ پندرہ مرتبہ، البصیر کے ساتھ پندرہ مرتبہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے اپنی مخلوق کو بھی سمیع (سننے والا) بنایا ہے۔ مگر یہ وقتی محدود اور عارضی ہے۔ اس میں آفتوں یا مصیبتوں کا اثر ہوتا ہے۔ مگر یہ صفت اللہ تعالیٰ کی شان میں ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔ بندے کو چاہئے کہ اس اسم کے معنیٰ ذہن نشین کر لے۔ ایسی بات چیت کرے جس کو سننے سے اللہ تعالیٰ راضی ہو۔

---

(۱) حصن حصین ص، ۳۷۔ (۲) اشعۃ اللمعات ص، ۱۵۹۔ ج ۲۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص جمعرات کے دن ضحیٰ کی نماز کے بعد پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے گا تو اس کی دعا قبول ہوگی، اور اس اسم کو زیادہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بہرہ ہونے سے محفوظ رہے گا۔ جو شخص کسی خاص مقصد کو حاصل کرنے کے لئے آٹھ (۸) دن روزانہ چار سو اڑسٹھ (۴۶۸) مرتبہ پڑھتا رہے تو اس کی مراد پوری ہوگی۔

(۲۸)

"اَلْبَصِیْرُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (دیکھنے والا)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ بصر سے لیا گیا ہے معنیٰ: دیکھنا بصیر وہ ذات ہے جس سے کوئی بھی نظر آنے والی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ قریب یا دور کی چیزیں سب اس کے آگے برابر ہیں۔ اس کی نگاہ کو کوئی بھی چیز روکنے والی نہیں۔ اس کا دیکھنا انوکھا ہے۔ مخلوق جیسا نہیں۔ کسی بھی عضو مثلاً آنکھ وغیرہ یا اوزار مثلاً دوربین وغیرہ کا محتاج نہیں۔ بحر و بر کے اندھیروں میں دیکھنے والا ہے۔ کوئی بھی چیز بے شک تحت الثریٰ میں ہو اس سے مخفی نہیں۔ قرآن پاک میں یہ اسم چار مقامات پر موجود ہے۔ سورۃ الاسراء میں ایک (۱) مرتبہ، غافر میں دو (۲) مرتبہ، الشوریٰ میں ایک (۱) مرتبہ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اپنی مہربانی سے دیکھنے کی قوت بخشی ہے۔ بندے کو جب یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے تو اسے حرام کو دیکھنے، دنیا کی زیب و زینت کے لئے سوچنے سے پرہیز کرنی چاہئے۔ اور وہ چیز دیکھے جسے دیکھنے کی شریعت اجازت دے اور اللہ تعالیٰ اسے دیکھنے میں راضی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشموں اور عجیب صنعتوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے اور ہمیشہ نفس کا محاسبہ کرے۔

حضرت علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ علم کلام کی مشہور کتاب ''شرح المواقف'' سے نقل کرتے ہیں کہ ''انھما صفتان زائدتان علی العلم'' یہ دونوں (سمیع اور بصیر) علم سے زیادہ ہونے والی صفات ہیں اور علم صرف سنی ہوئی اور دیکھی ہوئی چیزوں پر ختم نہیں ہے۔ بلکہ یہ چکھنے والی اشیاء، میٹھی اور کڑوی اشیاء، سونگھنے والی چیزیں خوشبودار اور بغیر خوشبو کے اور کلی اور جزئی پر حاوی اور محیط ہے۔(۱)

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص نمازِ جمعہ سے پہلے ایک سَو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی بصیرت میں اضافہ فرمائے گا اور نیک عمل کرنے کی توفیق عطا کرے گا۔ جو شخص فجر نماز میں سنت اور فرض کے درمیان یہ اسم ایک سو (۱۰۰) مرتبہ، پڑھے تو اللہ کی خاص عنایت اس پر رہے گی اور اس کی بینائی کم نہ ہوگی۔ اس دعا کو پڑھنے کی بڑی برکت ہے۔ زیادہ انداز میں پڑھنا چاہئے۔

''اَللّٰھُمَّ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ واجعلھما الْوَارِثَ مِنِّیْ''. اے اللہ، اے سننے والے، اے دیکھنے والے، مجھے میرے کانوں اور آنکھوں کی قوت (سننے اور دیکھنے) سے نفع دے اور ان دونوں کو میرے ورثے میں دے۔

(۲۹)

''اَلْحَکَمُ'' جَلَّ جَلَالُہٗ (فیصلہ کرنے والا)

حَکَم ''ح'' اور ''ک'' کے زبر سے ''الحاکم'' کا مبالغہ ہے۔ ای المحکم علمہ وقولہ و فعلہ. یعنی وہ ذات، جس کا علم، قول اور فعل مضبوط ہے۔(۲)

---

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ ص، ۲۸۰- ج ۳۔ (۲) حاشیہ حصن حصین ص، ۳۸۔

حکم وہ ذات ہے۔ جس کی قضا کو کوئی بھی رد نہ کر سکے اور حکم کو ہٹا نہ سکے۔ اس کا حکم حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا اور دونوں میں تفریق کرنے کی دلیل قائم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ مطلق حاکم ہے وہ حکم تشریعی ہو یا ارادی، ظلم و جفا کو ختم کر کے حق و انصاف کرنے والا ہے۔ قضا اور تقدیر بھی اس کے حکم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم دونوں جہانوں میں چلنے والا ہے۔ اسی کے فضل و مہربانی سے بندوں کو حاکمیت نصیب ہوتی ہے اور خود احکم الحاکمین ہے۔ حاکموں میں بڑا حاکم ہونا، اسی کی شان ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

محبت اور عقیدت سے آدھی رات کو اٹھ کر اس اسم مبارک کو ایک سَو (۱۰۰) مرتبہ پڑھنے والے کے دل میں کئی اسرار اور راز ظاہر ہوں گے۔

(۳۰)

"اَلْعَدْلُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (انصاف کرنے والا)

یہ مصدر کا صیغہ، اسم فاعل کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ اسم فاعل سی بھی زیادہ معنیٰ اس کے ہیں۔ عدل: کی تعریف یہ بھی ہے "**الذی لا یمیل به الھویٰ فیجور فی الحکم**" وہ ذات جس کی خواہش حکم میں ظلم کی طرف مائل نہ کر سکے۔

عدل ظلم کی ضد ہے۔ ایک چیز کو دوسری سے برابر اور پورا رہنے کو بھی عدل کہا جاتا ہے۔ تمام جہان اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ اس کے تمام کام درست اور پورے ہیں جن میں بے شمار اور ناتمام حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ ہیں۔ ہر ایک بندے کو اس کے اعمال کے موافق بدلہ دینے والا ہے اور یہ اس کا عدل ہے۔ اگر کسی کو تمام گناہ معاف کر دے تو یہ اس کا فضل و مہربانی ہے۔ بندے کو جب یقین آ جائے کہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، وہ

ناانصافی سے پاک ہے تو اللہ تعالیٰ کے احکام پر کوئی اعتراض نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو حق سمجھے گا اور اگر اسے دوسروں کا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کیا جائے گا تو صحیح فیصلہ کرے گا۔ شہوت اور غصے کو عقل اور دین کا پابند بنائے گا۔ سیدھی راہ پر چلنے کی کوشش کرتا رہے گا اور ظلم کرنے سے دور رہے گا۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص جمعے کی رات روٹی کے بیس (۲۰) ٹکڑوں پر اس اسم کو لکھے اور پڑھے، پھر یہ ٹکڑے کھالے تو اللہ تعالیٰ مخلوق کو اس کے لئے مسخر و مطیع بنائے گا۔ اگر نمازِ فجر کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے یہ اسم پانچ ہزار تین سو سولہ (۵۳۱۶) مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ظالموں کے ظلم سے محفوظ امن و سکون کی زندگی بسر کرے گا۔

نمازِ فجر سے پہلے چار (۴) مرتبہ ''العدل'' پڑھ کر دعا مانگی جائے تو وہ دعا مقبول ہوگی۔

(۳۱)

''اَللَّطِیْفُ'' جَلَّ جَلَالُہٗ (بڑا باریک بین)

صفت مشبہ کا صیغہ لطف سے مشتق ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: ''العالم بدقائق الاشیاء'' باریک چیزوں کو دیکھنے والا۔ یا لطیف کے معنیٰ، نرمی کرنے والا یعنی: بندوں سے نرمی کرنے والا۔ جیسا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ ''اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ'' اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے جسے چاہتا ہے اسے رزق دیتا ہے۔

کسی سے نیکی کرنے کو بھی ''لطف'' کہا جاتا ہے۔ بندے کو تابعداری کی توفیق دینا، گناہوں سے بچانا، ضرورت اور کفایت سے زیادہ رزق دینا اور تمام طاقت سے کم تکلیف

دینا، یہ سب اللہ کا لطف ہے۔ کم عمر میں کم محنت سے ابدی سعادت عطا کرنا، بغیر ریاضت اور مجاہدے کے منزل مقصود پر پہنچانا، پیٹ میں بچے کو غذا پہچانا، بچہ کو پیدا کرنے کے بعد ماں کے سینے میں دودھ پیدا کر کے، اس کی پرورش کرنا، گوبر اور خون کے درمیان سے صاف دودھ باہر لانا، شہد کی مکھیوں سے شہد اور سیپ سے موتی نکالنا، انسان جو معرفت کا مرکز، امامت کا حامل، ملکوت السمٰوات والارض کا مشاہدہ کرنے والا اور ذاتِ خداوندی کا عارف ہے، اسے وجود بخشنا، پتھروں سے نفیس اور قیمتی جواہر نکالنا یہ سب اس کا ''لطف'' ہے۔

بندے کو جب یقین ہوگا کہ دل کے رازوں کا جاننے والا اور بڑی بڑی نعمتیں عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے تو اپنے ظاہر و باطن کو اسی کی جانب متوجہ کرے۔ شیطان کے دھوکے سے خود کو بچائے۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا مظہر بن کر بندوں پر نرمی کرے گا اور ان کو حسی، دنیوی، روحانی اور دینی منافعہ دیتا رہے گا۔

یہ اسم قرآن کریم میں الخبیر کے ساتھ دو (۲) مرتبہ آیا ہے۔ ''لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ''۔

اس اسمِ مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ اسم ایک سَو (۱۰۰) انتیس (۱۲۹) مرتبہ یا ایک سوتینتیس (۱۳۳) مرتبہ یا صرف سَو (۱۰۰) مرتبہ روزانہ پڑھے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ خاص مہربانی ولطف فرمائے گا۔ اگر الف اور لام ملا کر ''اللطیف'' ایک سَو ساٹھ (۱۶۰) مرتبہ روزانہ پڑھے گا تو ہمیشہ ہر طرح کے خوف وخطر سے امن میں رہے گا۔ جو شخص نوکری یا روزگار سے محروم ہو یا مسکینی اور بھوک میں قید ہو یا کم آمدنی کی وجہ سے پریشان ہو اور کوئی بھی غمخوار اور ہمدرد نہ ہو یا زیادہ بال بچوں والا ہو اور کمی محسوس کرتا ہو تو وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور ایک سو مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھے تو اسے مقاصد میں کامیابی ہوگی اور ہر اچھے ارادے میں کامیاب ہوگا۔

(۳۲)

"اَلْخَبِیْرُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (خبر رکھنے والا)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ "الخبرۃ" سے لیا گیا ہے۔ یعنی "العالم بحقائق الاشیاء والخبیر بما کان و بما یکون"۔

"تمام چیزوں کی حقیقتوں کو جاننے والا اور جو ہوا یا جو ہوگا اس کی خبر دینے والا"۔ اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کی خبر رکھنے والا ہے۔ پھر وہ ملک میں ہو یا ملکوت میں متحرک ہو یا غیر متحرک ہو۔

بندے کو جب یقین ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے تو برائیوں سے کنارہ کش اور گناہوں سے دور رہے گا۔ احکامِ دین کی پہچان کرے گا۔ قلب و قالب کو ہر قسم کی گندگی سے پاک و صاف رکھنے کی کوشش کرتا رہے گا۔ یہ اسم قرآن کریم میں چھ (۶) مقامات پر موجود ہے۔ سورۃ الانعام میں دو (۲) مرتبہ، السبا میں ایک (۱) مرتبہ، الملک میں دو (۲) مرتبہ، التحریم میں ایک (۱) مرتبہ، دو (۲) مرتبہ "الحکیم" کے ساتھ، دو (۲) مرتبہ "اللطیف" کے ساتھ، ایک (۱) مرتبہ "العلیم" کے ساتھ، ~~ایکم (۱) مرتبہ~~۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

یہ اسم مبارک پابندی سے پڑھنے والا مخفی رازوں سے واقف رہے گا۔ صالح اور صاحبِ تقویٰ ہوگا۔ اس اسم کو سات (۷) مرتبہ مسلسل پڑھنے ~~والے~~ میں روحانی قوت پیدا ہوگی اور اس کے سامنے مخفی راز عیاں ہوں گے۔

(۳۳)

"اَلْحَلِیْمُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (بردبار)

صفت مشبہ کا صیغہ، حلم سے لیا گیا ہے، معنیٰ بردباری "حلیم" وہ ہے جو بندوں کو بُرے اعمال کی جلد سزا نہ دے بلکہ انہیں توبہ کرنے کا موقع عطا فرمائے۔(۱)

مطلق حلیم اللہ ہے۔ جو کسی سے بھی جلد انتقام نہیں لیتا بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے بردبار ہونے کی وجہ سے معافی کا امیدوار ہو۔ کیونکہ جو رب یہاں دنیا میں بردباری کی وجہ سے جلدی سزا نہیں دیتا اس کی رحمت سے یہ بھی دور نہیں کہ گنہگاروں کو قیامت میں معاف فرمادے۔ ایسے مہربان مالک کا شکر گذار ہونا چاہئے جو باوجود قوت وقدرت کے انتقام نہ لے۔ معافی دے اور عطا کی ہوئی نعمتیں واپس نہ لے۔

بندے کو اس صفت کا مظہر بن کر زیرِ دست پر رحم کرنا چاہئے، ان کی غلطی اور قصور کو معاف کرنا اپنا پیشہ بنائے۔ مگر ہاں! شرعی معاملات میں حد نافذ کرنے میں سستی نہ کرے کیونکہ یہ بردباری نہیں بلکہ عظیم غلطی ہوگی۔(۲)

یہ اسم قرآن کریم میں چار مقامات پر موجود ہے۔ سورۃ بقرہ میں دو (۲) مرتبہ، حج میں ایک (۱) مرتبہ، تغابن میں ایک (۱) مرتبہ۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ اسم زیادہ پڑھے تو بردبار بن جائے۔ یہ اسم رؤسا اور امراء کو زیادہ پڑھنا چاہئے۔ اگر یہ اسم کاغذ پر لکھ کر، دھو کر، وہ پانی فصل والے کھیت میں چھڑکا یا جائے تو وہ فصل اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر آفت اور مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ (وللہ الاسماء الحسنیٰ ص۹۳)

---

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۳۰ - جلد ۳ ۔ (۲) اشعۃ اللمعات ص - ۱۶۱ - ج ۲۔

(۴۴)

''اَلْعَظِیْمُ'' جَلَّ جَلَالُہٗ (بزرگ)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ ''العظمۃ'' سے لیا گیا ہے۔ معنیٰ: بڑے شان والا ہونا۔ دراصل ہر بڑی چیز کو ''عظیم'' کہا جاتا ہے اور استعارے کے طور پر بڑے جسم والی چیز مثلاً ''ہاتھی'' ''اونٹ'' وغیرہ یا ایسی چیز جو آنکھوں کے احاطہ میں نہ آسکے اسے ''عظیم'' کہا جاتا ہے۔ جیسے ''آسمان'' ''زمین'' وغیرہ۔

اس لحاظ سے قرآن پاک میں عرش کو ''عظیم'' کہا گیا ہے ''وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ'' (۱)

وہ بڑے عرش کا رب ہے پھر مطلق عظیم، جس کی عظمت کے مرتبے کی انتہا عقل کے تصور سے اونچی اور جس کی حقیقت کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ جو ہر عیب اور نقص سے پاک اور بڑی شان والا ہے۔ بندے نے جب اللہ تعالیٰ کی شان وعظمت کو پہچانا، تو باقی ہر چیز اس کے آگے حقیر ہوگی اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت ل اس کے دل میں اس طرح مضبوط و مستحکم ہو جائے گا کہ کسی اور کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں سمجھے گا۔ بندے کو اس صفت کا مظہر بن کر خود میں کمال پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ بلند مرتبے والا اور صاحبِ قدر ہو جائے۔ حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ اللہ کے بندوں میں عظیم شان والے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور علماء کرام ہیں۔ جب کوئی بھی صاحبِ عقل ان کی صفات پر غور کرے گا تو ان کی عظمت کا اعتراف کرے گا۔ تمام مخلوق میں اعظم حضور پُر نور ﷺ کی ذات جامع صفات ہے کہ ان کے برابر کوئی نہیں اور عالمِ اجسام میں اللہ تعالیٰ کا عرشِ عظیم ہے اور معنیٰ کے جہان میں انسان کا روح ''عظیم'' ہے اور یہ عظمت بھی حضرت محمد ﷺ کی روح کو اول حاصل ہے۔ (۲)

---

(۱) سورۃ توبہ۔ آیۃ ۱۲۹۔ (۲) اشعۃ اللمعات ص، ۱۶۱-۲۔

قرآن کریم میں یہ اسم چھ (۶) مقامات پر موجود ہے، سورۃ البقرہ میں ایک (۱) مرتبہ، شوریٰ میں ایک (۱) مرتبہ، الواقعۃ میں دو (۲) مرتبہ، الحاقۃ میں دو (۲) مرتبہ، اللہ تعالیٰ کے نام ''العلیم'' کے ساتھ دو (۲) مرتبہ۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص اس اسم مبارک کا زیادہ وِرد رکھے گا اسے عزت اور بزرگی نصیب ہوگی اگر کسی کو کسی حاکم کا خوف ہو تو بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے تو اس کے ہر قسم کے شر سے محفوظ اور امن میں رہے گا۔(۱)

(۳۵)

''اَلْغَفُوْرُ'' جَلَّ جَلَالُہٗ (گناہ مٹانے والا)

یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ''غفر'' سے لیا گیا ہے۔ ''غفر'' کے معنیٰ: چھپانا، یعنی بندے کے گناہ کو ملائکہ کے دلوں میں پوشیدہ رکھنے والا اور گنہگاروں کے گناہوں کی اس طرح پردہ پوشی کرنے والا کہ ان کو بھی معلوم نہ ہو کہ میں نے کونسے گناہ کیے ہیں۔(۱)

''غفور'' وہ ذات ہے جس کی بخشش بڑی کامل ہو اور اس کی معافی انتہا کے درجات پر ہو۔ کچھ بزرگوں کا فرمانا ہے کہ ''غفور'' وہ ہے جو اگر ایک بندے کا کوئی گناہ معاف کرے تو اس قسم کا گناہ دوسروں کو بھی معاف فرمادے۔ ''یاغفور'' کے معنیٰ زیادہ بخشنے والا کہ جب بھی بندہ گناہ کرے اور معافی مانگے تو معاف فرمادے۔

یہ اسم قرآن کریم میں گیارہ (۱۱) مقامات پر موجود ہے۔ سورۃ یونس میں ایک (۱) مرتبہ، یوسف میں ایک (۱) مرتبہ، حجر میں ایک (۱) مرتبہ، کہف میں ایک (۱) مرتبہ، قصص

(۱) وللہ الاسماء الحسنیٰ ص، ۹۵۔(۱) اشعۃ اللمعات ص، ۱۶۱۔ ج ۲۔

میں ایک (۱) مرتبہ، سبا میں ایک (۱) مرتبہ، زمر میں ایک (۱) مرتبہ، شوریٰ میں ایک (۱) مرتبہ، الملک میں ایک (۱) مرتبہ، الحاقۃ میں ایک (۱) مرتبہ، البروج میں ایک (۱) مرتبہ۔ یہ اسم ''الرحیم'' کے ساتھ آٹھ (۸) مقامات پر ''ذوالرحمۃ'' کے الفاظ کے ساتھ ایک (۱) مرتبہ ''العزیز'' کے ساتھ ایک (۱) مرتبہ ''الودود'' کے ساتھ ایک (۱) مرتبہ آیا ہے۔

بندے کو چاہئے کہ اس صفت کا مظہر بن کر اپنے اندر معاف کرنے کا ارادہ پیدا کرے۔

۔ اس اسم مبارک پڑھنے کی برکتیں

اس اسم کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی اور رحمت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے گا۔ چاہے اس کے گناہ ان گنت ہوں۔ یہ اسم تین (۳) مرتبہ لکھ کر بخار میں مبتلا کو باندھا جائے تو بخار اتر جائے گا۔ نزع کے وقت سیدالاستغفار جس میں بخشنے کے معنیٰ آتے ہیں لکھ کر پلایا جائے تو اس کی زبان کھل جائے گی اور وقتِ نزع آسانی سے گذرے گا۔ جس شخص کو بیماری یا سر میں درد ہو تو وہ یہ اسم تین (۳) سطور پر تین کاغذ کے ٹکڑوں پر یاغفور یاغفور یاغفور لکھ کر اور وہ کاغذ بیمار (نگل جائے تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے شفایاب ہوگا)۔

(۳۶)

"اَلشَّكُوْرُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (صلہ دینے والا)

یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ''شکر'' سے لیا گیا ہے۔ اگر اس کی نسبت بندے کی طرف ہو تو معنیٰ ہوں گے۔ نعمت کے بدلے، نعمت کرنے والے کی ثنا کرنے والا اور اگر اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو مراد ہوگی، کم عمل پر زیادہ بدلہ دینے والا۔ دنیا کی زندگی میں لئے گئے

کم عمل کا آخرت میں بڑا درجہ اور ثواب دینا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے اور یہی قدر دانی کا درست معیار ہے۔ بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی تابعداری، ثنا اور شکر گذاری زیادہ کرے، سچائی، اخلاص اور صداقت کا مظہر بنے۔ اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری کے ساتھ جس کی طرف سے اگر کوئی مہربانی ہو تو اس کا بھی شکر ادا کرنے کا حکم ہے۔

نیکی کے بدلے نیکی کرے اور کچھ نہ کر سکے تو اتنا کرے کہ احسان کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے۔ کم سے کم شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس محسن و مہربان کو کہے "جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا" معنیٰ، اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا بدلہ دے۔

علامہ سلیمان شافعی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کا شکر یہ بھی ہے کہ اس کی عطا کردہ نعمت کو اس کی رضامندی کے خلاف استعمال نہ کرے" شکر گذاری کی انتہا یہ بھی ہے کہ بندہ اپنی عاجزی تسلیم کرے، بارگاہ ایزدی میں عرض گذار رہے کہ یا اللہ! میں ضعیف و کمزور بندہ تیرا صحیح شکر ادا نہیں کر سکتا۔ (۱)

اور لوگوں کا شکر ادا کرنے سے پہلے والدین کا شکر ادا کرتا رہے۔ ان کی حق ادائی کرتے ہوئے انہیں ہمیشہ راضی رکھے اور اچھے عمل کرے کہ اللہ تعالیٰ کا صحیح شکر گذار بندہ بن کر رہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ مبارک اور بابرکت اسم اکتالیس (۴۱) مرتبہ پانی پر پڑھ کر دم کرے اور وہ پانی آنکھوں پر لگائے اور رات کو اس پانی کو پیتا رہے تو بڑی برکتیں اور رحمتیں پائے گا۔ جسم خاص طور پر سینے کی بیماریوں سے شفا اور بینائی میں طاقت و قوت محسوس کرے گا۔ اس اسم کا زیادہ ورد کرنے والے کے لئے رزق میں کشادگی اور مال و اولاد میں بے حد و حساب برکت حاصل ہوگی۔ محبت و عقیدت سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے خود تقویٰ و پرہیز گاری پیدا کرے۔ صلاحیت اور نیکی کا نشان بن کر، پیارے محبوب ﷺ سے

(۱) تفسیر جمل۔ ص، ۱۶۱۔ ج ۲۔

بے پایاں محبت رکھے۔ ان کی سنت کی اطاعت واتباع پر ہمیشہ قائم رہے۔

(۳۷)

''اَلْعَلِیُّ'' جَلَّ جَلَالُہٗ (اونچا)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ، علوٌ سے مشتق ہے۔ معنیٰ: جگہ کا بلند ہونا یا بلندی پر آنا۔ بلندی دو قسم کی ہے ایک حسی جیسے ایک چیز دوسری کے اوپر ہو۔ ''دوسری عقلی'' جیسے ایک کا مرتبہ دوسری سے بلند ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بلند وبالا ہے۔ اس کی شان اور مرتبے میں بھی کوئی اس کے برابر یا شریک نہیں ہے۔ ''عُلُوٌّ'' غلبے کے معنیٰ میں بھی آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، جیسے قرآن کریم میں ہے، ''وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ'' اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے۔ کوئی بھی اس سے مقابلے میں ذلت وخواری کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں کرسکتا۔

بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو عقل سے نہ سوچے، معرفت کی راہ میں کیوں اور کیا نہ کرے۔ اپنے عاجز ہونے کا اعتراف کرتا رہے خود کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے کچھ نہ سمجھے اور امرِ خداوندی کے آگے جھکتا رہے۔ علم حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتا رہے، تواضع، عجز وانکساری سے صاحبِ کمال ومقام بنے۔

حضرت علامہ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ مطلق اعلیٰ ہے۔ باقی تمام مخلوق سے پیارے حضور پُر نور ﷺ کی ذات بابرکات اعلیٰ وافضل ہے۔ جن کے درجے سے بلند کسی بھی نبی یا فرشتے علیہم الصلوٰۃ والسلام کا درجہ ومقام بلند نہیں ہے۔

بندے کو چاہئے کہ نفس، شیطان اور شہوت پر غالب رہے۔ بزرگانِ دین اور علماء کا فرمان ہے کہ جس کی بھی اللہ تعالیٰ اور پیارے محبوب رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت ہے تو آسمانوں اور زمین پر رہنے والوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پیدا ہوگی اور سب اس کے

ناراض ہونے سے ڈرتے رہیں گے۔(۱)

اس اسم کی تشریح میں حضرت علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ "اَلْعَلِیُّ" "ی" کی تشدید سے فعیل کے وزن پر عُلُوٌّ سے مشتق ہے۔ علیؐ وہ ہے، جس کا مرتبہ اتنا بلند ہو کہ باقی تمام مرتبے اس سے کم ہوں۔ جس کی شان وجلال کے آگے قلب حیران اور وصف کمال کو جاننے سے عقل عاجز ہو۔ جس کی پاک ذات ادراک اور تصور سے بلند ہو۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کا فرمان ہے۔ عُلُوُّ الهمة من الايمان. یعنی ہمت کی بلندی ایمان کی نشانی ہے۔(۱)

یہ اسم قرآن کریم میں چھ (۶) مقامات پر موجود ہے۔ سورۃ بقرۃ میں ایک (۱) مرتبہ، حج میں ایک (۱) مرتبہ، لقمان میں ایک (۱) مرتبہ، سبا میں ایک (۱) مرتبہ، غافر میں ایک (۱) مرتبہ، شوریٰ میں ایک (۱) مرتبہ۔

حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا کو ان الفاظ سے شروع فرماتے تھے: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ". معنیٰ پاک ہے میرا رب جو بہت بلند اور بخشنے والا ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص اس مبارک اور بابرکت اسم کو زیادہ پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں عزت، رفعت اور بلندی اور آخرت میں بڑے درجات عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کے آگے ذلیل ہونے سے حفاظت، علمی حقائق سے آگاہی اور روحانیت کے اعلیٰ مقام اور منازل حاصل کرے گا۔ بہتر ہے کہ اس اسم کے ساتھ اسم مبارک "العظیم" اور آیۃ الکرسی ملا کر پڑھے۔

---

(۱) اشعۃ اللمعات ص-۱۲۴- ج ۲۔

(۲) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص، ۳۱۔

(٣٨)

"اَلْکَبِیْرُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (بڑا ہی شان والا)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ، ''الکبیر'' سے لیا گیا ہے۔ معنیٰ بڑا ہونا اور کبیر سے مراد ہے، وہ بڑا، جس کی ذات سے کوئی بھی بڑا تصور نہیں کیا جا سکتا (١)۔

کبیر وہ ذات ہے، جو ثنا خواں کی مدح وثنا، حواس کے مشاہدے اور عقل کی پہنچ سے اوپر ہو۔

حضرت علامہ سلیمان شافعی لکھتے ہیں کہ انسان کوشش کے ذریعے خود کو علم وعمل میں ایسا کامل اور روشن کرے کہ اور انسان اس سے روشنی حاصل کریں اور اس کی تابعداری میں رہیں۔

حضور محبوب ﷺ نے فرمایا ہے: ''جَالِسِ الْعُلَمَاءَ وَصَاحِبِ الْحُکَمَاءَ وَخَالِطِ الْکُبَرَاءَ''۔ علماء کی مجلس میں رہو اور صاحبانِ حکمت کی صحبت اختیار کرو اور بڑے (عالموں) کے ساتھ رہو۔

علماء تین قسم کے ہیں: ایک علماء باحکام اللہ یعنی احکامِ الٰہی کا علم رکھنے والے، وہ ہیں صاحبِ فتویٰ، دوسرے علماء، بذات اللہ تعالیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کی معرفت حاصل کرنے والے وہ علماء صاحبِ حکمت کہے جاتے ہیں۔ تیسرے ہیں اپنی صفات سے موصوف ہونے والے ان کو کبراء کہا جاتا ہے پہلے کی مثال چراغ سی ہے جو خود کو جلا کر دوسروں کو روشنی پہنچاتا ہے۔ دوسری قسم والے پہلے سے زیادہ ہیں۔ کیونکہ ان کا حال زیادہ کامل ہے۔ انہوں نے اپنے دلوں کو معرفت اور اللہ تعالیٰ کے جلال وعظمت کے نور سے منور کیا ہے مگر یہ چھپی ہوئی کان کی مثل ہیں جو زمین کی تہہ میں ہوتی ہے اور اس کا اثر باہر نہیں جاتا۔ تیسری قسم والے تمام جہان کو چمکانے والے سورج کی طرح ہیں۔ (٢)

---

(١) حاشیہ حصن حصین، ص، ٣٧۔ (٢) تفسیر جمل ص، ٦٦١۔ ج، ٣۔

حضرت علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ کبیر حقیر کا مقابل ہے، جو جسم اور رتبے کے لحاظ سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی شان میں اکمل، قدیم، غنی، ازلی، ابدی ہے۔ اور باقی چیزیں حادث اور وجود حاصل کرنے میں اس کی محتاج بندے کو اللہ تعالیٰ کی بڑائی اس طرح ذہن نشین کرنی چاہئے کہ کسی اور کی بڑائی اس کے ذہن کو چھو بھی نہ سکے۔ (۱)

حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ کہ کبیر معنیٰ: کبریا والا اور کبریا سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کا کمال اور کمال سے مراد ہے وجود کا کمال اور وجود کے کمال سے مراد، ایک ہے وجود کا دوام اور ہمیشگی اور دوسرا وہ وجود جس سے دوسرے وجود حاصل کریں۔ (۲)

قرآن کریم میں یہ اسم پانچ مقامات پر موجود ہے۔ سورۃ الرعد میں ایک مرتبہ، حج میں ایک مرتبہ، لقمان میں ایک مرتبہ، سبا میں ایک مرتبہ اور غافر میں ایک مرتبہ۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اس اسم کے پڑھنے سے مریضوں کو شفا حاصل ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ترمذی احمد اور حاکم نے، روایت کی ہے کہ حضور پُر نور ﷺ بخار اور درد میں یہ دعا سکھاتے تھے جس میں یہ اسم آیا ہے۔ "بِسۡمِ اللهِ الۡکَبِیۡرِ اعوُذُ باللهِ الۡعَظِیۡمِ مِنۡ شَرِّ کُلِّ عِرۡقٍ نَعَّارٍ وَّ مِنۡ شَرِّ حَرِّ النَّارِ".

یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ بڑی شان والے سے ہر شر اور آگ کی تپش کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اس اسم کے پڑھنے والے کو بڑا مرتبہ اور اعلیٰ شان نصیب ہوگی۔ یہ اسم صالحوں، بادشاہوں کا وظیفہ ہوتا ہے۔ اس کی برکت سے مخلوق اس کے حکم پر چلتی ہے اگر کوئی شخص ملازمت سے نکالا جائے اور پھر وہی ملازمت حاصل کرنا چاہتا ہو تو سات دن روزے رکھے اور روزانہ ایک ہزار مرتبہ یہ اسم پڑھتا رہے تو اسی ملازمت پر بحال ہوگا۔ اس اسم پر عمل کرنے والا ظاہری اور باطنی نعمتوں سے مالا مال ہوگا اور رہے گا۔

---

(۱) مرقاتِ شرح مشکوٰۃ ص، ۳۱ - ج، ۳ - (۲) اشعۃ اللمعات ۱۶۳ - ج، ۳ -

(۳۹)

"اَلْحَفِيْظُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (نگہبان)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے "الحفظ" سے لیا گیا ہے۔ معنیٰ: نگہبانی کرنا، حفیظ وہ ہے، جو موجودات کو محفوظ رکھتا ہے۔ الحافظ سے بھی زیادہ طاقت اور معنیٰ اس میں پوشیدہ ہے۔ یا حفیظ معنیٰ یاد کرنے سے لیا گیا ہے۔ حفیظ بھولنے اور یاد نہ رہنے سے پاک ہے۔ اس کا علم دائمی غیر فانی ہے پوری کائنات کا وہ خود نگہبان ہے۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: "وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ"۔ یعنی: اللہ تعالیٰ کو آسمان اور زمین کی نگہبانی تھکاتی نہیں اور وہ بلند اور بڑی شان والا ہے۔

وہ ہی نگہبان ہے۔ جو اپنی قدرتِ کاملہ سے چاروں عناصر، آگ، پانی، ہوا اور مٹی کو ترتیب سے سنبھالتا ہے اور ہر ایک کو اس کے مزاج کے موافق ترتیب دے کر ملاتا اور تعدیل کرتا ہے۔ انسان کو اعضاء اور ہتھیار بنانے کی عقل دے کر سنبھالتا ہے۔ صالحوں، سالکوں، معرفت جمع کرنے والوں کی رہنمائی فرما کر انہیں منزلِ مقصود پر پہنچا کر ان کی حفاظت کرتا ہے۔ آنکھیں اور کان عطا کر کے دیکھنے اور سننے کے ذریعے سے تکلیف پہنچانے والے جانوروں اور کیڑوں سے بچاتا ہے۔ ملک وملکوت کے رہنے والوں، آسمانوں اور زمینوں میں موجود چیزوں کا نگہبان بھی وہی اللہ تعالیٰ ہے۔ مغز کو پھول سے، چیزوں کی تازگی کو رتوبت سے، فصل کے ہر ایک پودے اور پانی کے ہر قطرے کا نگہبان بھی خود ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے کہ بارش کا کوئی بھی قطرہ فرشتے کے بغیر نازل نہیں ہوتا۔ ہر ایک قطرے کے ساتھ حفاظت کے لئے ایک فرشتہ ہوتا ہے۔ حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ ہر ایک قطرے سے فرشتے کا نازل ہونا حق ہے جو عارفوں اور اہلِ دل کو نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بصیرت والے بندے ان کو بصیرت کی نظر سے دیکھ کر ان پر ایمان لاتے ہیں۔

بندوں کو ایمان کی دولت عطا فرما کر، ان کے عقائد کو ذلت و غلطی سے بچا کر، دلائل اور براہان دے کر، اسلام کی سچائی و حقانیت بیان فرماتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی حفاظت ہے جو اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ بندے کی محنت کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ بندے کو اس صفت کا مظہر بن کر، اپنے نفس کو اور دل کو گناہ کرنے سے اور سوچنے سے بچانا چاہئے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

یہ بابرکت اسم مصائب سے حفاظت کے لئے بے حد فائدہ مند ہے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور محبوب ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص بستر پر آرام کرنے کے لئے تیار ہو تو پہلے کپڑے سے بستر کو جھاڑے (صاف کرے) کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے بعد کون لیٹا تھا، پھر سیدھی کروٹ لیٹ کر یہ دعا کے الفاظ کہے۔

"بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ. اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا. فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ".

"تیرے نام سے اے میرے رب! میں نے کروٹ لی ہے اور تیری ہی نام سے اس کو اٹھاتا ہوں، اگر تو نے میری سانس روک لی، یعنی انتقال ہوگیا تو پھر اس پر رحم کر اور اگر تو نے اسے چھوڑ دیا پھر اس کا نگہبان بن جیسے نگہبانی کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی"۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ دعا سوتے وقت پڑھنے والا یا لکھ کر ساتھ رکھنے والا اسی وقت اس کی برکت محسوس کرے گا۔ وہ شخص درندوں کے بیچ میں سوئے گا تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ سفر میں خوف و خطرہ محسوس کرنے والے کے لئے بھی مجرب وظیفہ ہے۔ اس دعا کو پڑھنے کے بعد تین مرتبہ "یَا حَفِیْظُ اِحْفَظْنِیْ"۔ پڑھے۔ اسی طرح کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ کر پھر نکلے تو ہر مصیبت سے محفوظ اور امن میں رہے گا۔

فوجی جوانوں، میدانِ جنگ میں رہنے والوں کے لئے یہ اسم مبارک اگر باادب

پڑھیں گے تو بڑا بچاؤ ہے۔

(۴۰)

"اَلْمُقِیْتُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (قوت دینے والا)

''م'' کے پیش ''ق'' کی زیر، ی کے سکون سے فاعل کا صیغہ ہے۔ مادہ القوۃ ہے۔ ماضی مضارع اقات یقیت ہے۔ بدنی اور معنوی رزق پہنچانے والا یا مقیت کے معنیٰ مقتدر یعنی قدرت رکھنے والا۔

اللہ تعالیٰ سب کو مختلف قوت عطا کرنے والا ہے۔ ایک مخلوق جسمانی قوت کی خواہشمند ہے تو ایک مخلوق کو اپنے ذکر سے روحانی غذا بخشنے والا ہے۔ بعض مخلوق کو مکاشفہ و مشاہدے کا رزق ملتا ہے۔ ارواح کی قوت اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس پر ایمان لانا ہے۔ مقیت کے معنیٰ نگہبان، حاضر ناظر بھی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: ''وَکَانَ اللہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا''۔ (سورۃ النساء آیت: ۸۵) اے مطلقاً قادر! یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور واقف ہے۔

مقیت کا لفظ علم و قدرت کا جامع ہے۔ بندے کو چاہئے کہ غذا اور قوۃ اللہ تعالیٰ سے مانگے اور اسی کے علم پر اکتفا کرے۔

حضرت سہل تستریؒ سے پوچھا گیا کہ ''ما القوت؟ قوت کیا ہے؟ فرمایا کہ ''ذِکْرُ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ''۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر، جو حیؒ (ہمیشہ رہنے والا) مرنے والا نہیں ہے۔ بندے کو اس صفت کا مظہر بن کر، غرباء و مساکین کو کھانا کھلانا اور غافلوں کی رہنمائی کرنی چاہئے۔ اپنے دل کو معرفت اور علم کی غذا سے مضبوط بنانا چاہئے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اس اسم کو پانی کے برتن پر سات (۷) مرتبہ لکھ کر، سفر میں اس میں سے پانی پیتا رہے تو راستے میں کوئی پریشانی اور وحشت محسوس نہیں کرے گا۔ اس اسم کے ساتھ سورۃ الایلاف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے گا اور ہمیشہ امن میں رہے گا۔

(۴۱)

"اَلْحَسِیْبُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (حساب لینے والا، کفایت کرنے والا، کافی ہونے والا)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ، الحسب سے لیا گیا ہے، معنیٰ: کافی ہونا۔ کفایت کرنے والا اور حساب لینے والا حسیب بروزن فعیل، مفعل اور مفاعل کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ بندوں سے حساب لینے والا اور بداعمال کی سزا دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ یا حسیب شریف کے معنیٰ میں بھی آیا ہے۔ معنیٰ شرف والا۔

بندے کو جب یہ بات ذہن نشین ہوگی کہ ہر کام کے لئے اللہ کافی ہے تو اس کی اچھی تدبیر پر توکل کر کے، تمام کاموں میں اس پر بھروسہ کرے گا۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرمایا ہے: "وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ"۔ ترجمہ: جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ بندے کو آخرت کا حساب یاد کر کے، اچھے عمل کرنے چاہئے اور گناہوں سے بچنا چاہئے۔ اپنے اندر شرافت اور کمال حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہنا چاہئے اور نفس کی خساسیت، تکبر اور خود پسندی سے کنارہ کش ہونا چاہئے۔ محتاجوں اور غریبوں کی حاجت روائی کے لئے ہمیشہ جدو جہد کرنی چاہئے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص جمعرات کے دن ضحیٰ نماز کے بعد پانچ سَو (۵۰۰) مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھے گا تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ اس اسم کو زیادہ پڑھنے والا بہرہ ہونے سے محفوظ رہے گا۔ اگر کوئی شخص کسی بُری عادت میں مبتلا ہے یا کسی اور سے بُری عادت ختم کرنا چاہتا ہے تو بدھ یا جمعرات کے دن روزہ رکھے اور اس دن ہر نماز کے بعد سَتتر (۷۷) مرتبہ "حَسْبِیَ اللّٰہُ" پڑھ کر دعا مانگے تو اس بُری عادت سے نجات پائے گا۔

(۴۲)

"اَلْجَلِیْلُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (بزرگی والا)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ، جلال یا جلالۃ سے مشتق ہے۔ معنیٰ: بڑائی یا بڑی قدر والا ہونا۔ جلیل وہ ذات ہے جو بڑائی کی تمام صفات پر علیٰ وجہ الکمال اس طرح حاوی ہے کہ کوئی بھی اس کے برابر نہیں ہوسکتا مگر اس کے قریب بھی نہیں جاسکتا۔

اسی شان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: **"وکمال اللہ تعالیٰ ھو الجمع بین صفتی الجلال والجمال والکمال"**۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا کمال ہے، جلال، جمال کمال کی تمام صفات کا جامع ہونا"۔ باقی مخلوق ان صفات کا مظہر اور نعمتوں کے مشاہدے کی جگہ ہے۔(۱)

حضرت علامہ سلیمان شافعی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: جلیل جلال سے مشتق ہے۔ جلال نفسی، معنوی اور قدسی صفات میں صاحبِ کمال بننے کو کہا جاتا ہے۔ جلیل وہ ہے جسکی عارفوں کے دل میں بڑی قدر ہے۔ جلیل وہ برکت والی ذات ہے جس نے اپنے دوستوں کو بزرگی

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۳۴، ج ۳۔

اور عزت، دشمنوں کو ذلت اور خواری نصیب کی ہے۔(۱)

حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مطلق جلیل ہے۔ بزرگی میں کمال کی نعمتوں کا جامع ہے۔

حضرت امام غزالیؒ کے فرمان کے مطابق اسم مبارک ''الکبیر'' میں بھی بڑائی کے معنیٰ موجود ہیں۔ مگر وہ ذاتی کمال کو ثابت کرنے والا ہے اور اسم مبارک ''الجلیل'' میں جو بڑائی کے معنیٰ موجود ہیں وہ کمال کی تمام صفات کا احاطہ کرنی والی ہے۔ اور اسم مبارک ''العظیم'' ذات اور صفات دونوں پر دلالت کرنے والا ہے۔

مشائخین کی اصطلاح میں قہر کی صفات کے ظہور کو جلال اور لطفی صفات کے ظہور کو جمال کہتے ہیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے اسماء میں جمیل بھی ہے اگر چہ اس حدیث میں اس کا ذکر موجود نہیں ہے۔ جمیل دراصل ان حسین صورتوں کے لئے بولا جاتا ہے جو بالکل ظاہر اور آنکھوں سے دیکھنے میں آئیں۔ حسن و ملاحت کی وجہ سے آنکھوں کو بھلی لگیں۔ مگر باطنی صورتوں کے لئے جو ظاہری آنکھوں کے بجائے باطنی بصیرت سے محسوس ہوتی ہیں۔ ان کو بھی جمیل کہا جاتا ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ جلیل مطلق ہے اسی طرح جمیل مطلق بھی وہی ہے۔ کیونکہ جہاں بھی حسن، جمال، جلال اور کمال ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی صفات کے انوار کا جلوہ ہے۔ بندے کو جب یہ بات ذہن نشین ہو کہ جلیل مطلق اور جمیل مطلق صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے تو اس کی تعظیم کرے گا۔ اسی سے ہی محبت رکھے گا۔ اس کی بڑائی، عظمت کبریائی، جلال و جمال کے انوار کے برابر کسی کو نہیں سمجھے گا۔ خود کو فنا فی اللہ بنا کر۔ ربانی فیض حاصل کرے گا۔ اپنے نفس کو کمال کی صفات سے موصوف کر کے، اندرونی صفات کو سنوار کر بُری عادتوں کی بجائے اچھے اخلاق پیدا کرے گا اور ان اسماء الجلیل اور الجمیل کا صحیح مظہر بنے گا۔(۲)

---

(۱) تفسیر جمل، ص-۲۶۲-ج،۳۔(۲) اشعۃ اللمعات ص،۱۲۴-ج ۲۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اس اسم کا پڑھنے والا بزرگی اور بلند و مرتبہ والا بنے گا۔ حضرت امام علی رضاؓ سے روایت ہے کہ جو شخص یہ اسم سات (۷) دن روٹی کے ایک ٹکڑے پر لکھ کر کھائے تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس کے لئے مسخر و مطیع ہوگی، اپنے نیک مقاصد میں کامیاب ہوگا۔ جو شخص یہ اسم سفید (سادے) کاغذ پر لکھ کر گھر میں رکھے بڑی برکتیں دیکھے گا۔ حاملہ عورت یہ اسم لکھ کر یا لکھوا کر اپنے پاس رکھے تو وہ پیٹ والا بچہ ضایع ہونے، جن و آسیب کی تکلیف سے محفوظ رہے گا۔

جس بھی مقصد کے لئے یہ اسم لکھ کر اپنے ساتھ رکھا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ مقصد حاصل ہوگا۔

(۴۳)

اَلْکَرِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ (کرم کرنے والا)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ، کرم سے لیا گیا ہے جس کے معنیٰ ہیں مہربانی کرنا، علماءِ کرام فرماتے ہیں کہ کسی کو کریم پکارنے کے معنیٰ ہیں: اس کے لئے تمام اچھی صفات اور خوبیوں کو ثابت کرنا۔ کریم وہ ہے جو باوجود قدرت کے معاف کرے۔ وعدہ وفا کرے اور امید سے زیادہ عطا کرے، کسی کی التجا کو رد نہ کرے اور دوسرے ذرائع ملانے سے بچائے۔ کریم بمعنی عزیز اور جواد (سخی) کے معنیٰ میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تمام صفات علی وجہ الکمال اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہیں۔

ایک بات

فائدہ: حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور محبوب اکرم نور مجسم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! ﷺ قیامت کے دن حساب کون لے گا؟ آپؐ نے جواباً فرمایا ''اللہ تعالیٰ'' اعرابی یہ سن کر ہنسا۔ اعرابی سے پوچھا گیا کہ ہنسنے کا سبب کیا ہے؟ کہا: کریم جب عیب دیکھتا ہے تو پردہ پوشی کرتا ہے۔ جب قادر ہوتا ہے تو معاف کرتا ہے۔ (۱) یہ عاجز عرض کرتا ہے کہ اعرابی کو اللہ تعالیٰ کے کرم پر بڑا اعتماد تھا۔ (فقیر محمد ادریس عفی عنہ)

حضرت علامہ احمد بن محمد صاوی، مالکی، خلوتی، لکھتے ہیں: ''الکریم ای المعطی من غیر سوال او الذی عم عطاؤہ الطائع والعاصی''۔ یعنی کریم کے معنیٰ ہیں بغیر سوال کے دینے والا یا جسکی عطا، فرمانبردار اور نافرمان کے لئے عام ہو۔ (۲)

کریم وہ ہے جو ہمیشہ بھلائی کرنے والا، مخلوق کو پیدا کر کے حیاتی بخشنے والا اور ظاہری و باطنی نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم ہے کہ بندہ دعا کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے خالی لوٹانا پسند نہیں کرتا۔ (امام احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ، حاکم)۔

حضرت سلیمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ اللہَ تَعَالٰی حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحِیِیْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَیْہِ یَدَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا خَائِبَتَیْنِ''۔

بے شک اللہ تعالیٰ حیا کرنے والا ''کریم'' ہے جس وقت مرد اس کی بارگاہ میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتا ہے تو اسے خالی لوٹانے سے حیا کرتا ہے۔

یہ اسم مبارک قرآن کریم میں دو (۲) مقامات پر موجود ہے۔

سورۃ المؤمنون میں ایک (۱) مرتبہ، الانفطار میں ایک (۱) مرتبہ، بندے کو چاہئے کہ کرم والی طبیعت اختیار کر کے یہ صفت اپنے اندر پیدا کرے۔ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ

---

(۱) اشعۃ اللمعات ص ۱۲۴۔ ج ۲۔ (۲) تفسیر صاوی، ۳۴۵۔ ج ۱۔

والسلام اسی صفت سے موصوف ہیں۔ خصوصاً حضور ﷺ کی ذات بابرکات تو اس صفت کی بڑی مظہر ہے۔ نبی کریم ﷺ کے تابعدار ولی اللہ اور علماءِ کرام اپنے اپنے مرتبے کے لحاظ سے اس صفت سے موصوف ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس صفت سے موصوف بناتے ہیں۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ اسم سوتے وقت زیادہ پڑھے تو لوگوں میں باعزت و وقار ہوگا۔ اگر "الکریم" کے ساتھ "ذُوالطَّوْلِ الْوَہَّابُ" بھی پڑھے تو اس کے رزق میں برکت ہوگی۔ اس اسم کے پڑھنے والے کی دعا جلد قبول ہوگی، تنگدستی اور مسکینی سے محفوظ رہے گا۔ اس اسم کے پڑھنے والے کو علم، دولت، عزت اور شہرت حاصل ہوگی۔

جو شخص سوتے وقت یہ اسم پڑھنا شروع کرے یہاں تک کہ اسے نیند آ جائے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے تمام رات دعائیں کرتے رہیں گے۔

(۴۴)

"اَلرَّقِیْبُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (نگہبان)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ، رقابۃ سے مشتق ہے جس کے معنیٰ ہیں: نگہبانی کرنا۔ حضرت علامہ احمد بن محمد صاوی، مالکی، خلوتی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

الراقب الحاضر المشاهد لكل مخلوق المتصرف فيه ۔ یعنی: رقیب کے معنیٰ ہیں نگہبانی کرنے والا، حاضر، تمام مخلوق کو دیکھنے والا اور ان میں تصرف کرنے والا۔ (۱)

---

(۱) تفسیر صاوی ص، ۳۴۵-ج ۱۔

''رقیب'' وہ ہے جس سے آسمانوں اور زمینوں میں ذرہ بھی پوشیدہ نہ ہو۔ بندوں کے عمل، قول وفعل، بلکہ سانس کا آنا جانا بھی اس کے سامنے عیاں ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

''اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا''. یعنی بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر نگہبان ہے۔ (۱) ایک اور مقام پر آیا ہے، ''وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا'' یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے۔ (۲) ''رقیب'' وہ ہے جو سب کو دیکھے اور سنبھالے اور اس سے کچھ پوشیدہ نہیں ہے۔ بندے کو چاہئے کہ خود کو برائیوں سے بچائے اور نفسانی خواہشات سے دور رہے۔ اپنے قلب کی حفاظت کرے شیطانی مکروفریب سے بچا رہے۔ (۳)

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کسی عورت کا بچہ شروع ماہ میں ضایع ہو جاتا ہو تو شوہر اس عورت پر سات (۷) مرتبہ روزانہ اسم مبارک ''الرقیب'' پڑھتا رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ بچہ ضایع ہونے سے محفوظ ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص سفر پر تیار ہے اور اسے اہل وعیال اور اولاد کے حالات سے غلط کام ہونے کا اندیشہ ہے تو جس سے اندیشہ ہو۔ اسے گردن سے پکڑ کر اس پر سات (۷) مرتبہ یہ اسم پڑھے تو اس سے کوئی غلط کام نہ ہوگا۔

اسی طرح اگر کسی شخص کی کسی عورت کے ساتھ منگنی ہوئی ہے اور اب وہ عورت کسی اور کو ملنے کا خطرہ ہو تو یہ اسم مبارک زیادہ پڑھتا رہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے خطرے سے محفوظ رہے گا۔ اگر کسی سے کوئی مال یا خزانہ چھینا گیا ہو تو اس کے واپس ملنے کے لئے یہ اسم زیادہ پڑھے۔

---

(۱) سورۃ النساء، آیت ۱۔ (۲) سورۃ الاحزاب آیت ۵۲۔ (۳) اشعۃ اللمعات ص ۱۶۵ - ج ۳۔

(۴۵)

"اَلْمُجِیْبُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (قبول کرنے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، الاجابۃ سے مشتق ہے، جس کے مختلف معنیٰ ہیں: جواب دینا، دعا قبول کرنا، اللہ تعالیٰ سائل کے سوال اور دعائیں قبول کرنے والا ہے۔

''مجیب'' وہ ہے، جو ہر دعا کو قبول کرے، پھر دنیا میں ہی وہ چیز عطا کردے یا اس دعا کو بندے کے لئے آخرت کی بھلائی کا ذریعہ بنائے۔ حقیقت میں مجیب (قبول کرنے والا) اللہ تعالیٰ ہے مگر مجازی طور پر بندے کو بھی مجیب کہا جاتا ہے۔

''مجیب'' وہ ہے جو بن مانگے عطا کرتا ہے۔ بندے کو چاہئے کہ حق کی دعوت قبول کرے اور اگر طاقت رکھتا ہے تو حاجتمندوں کے حاجت پوری کرنے کے لئے کوشاں رہے اور اگر طاقت نہیں رکھتا تو نرمی کے ساتھ سائل سے معافی مانگے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اس اسم کو ''القریب'' اور ''السریع'' سے ملا کر پڑھنے سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔
جو شخص پچپن (۵۵) مرتبہ سورج طلوع ہوتے وقت یہ اسم پڑھتا رہے، اس کی دعا قبول ہوگی۔

حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص یہ اسم ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔

الٰہی بیا مرزاین ہرسہ را
نویسندہ و بینندہ و خوانندہ را

(۴۶)

"اَلْوَاسِعُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (وسعت دینے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، وسعۃ سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: کشادہ کرنا۔

حضرت علامہ سلیمان شافعی علیہ الرحمۃ اس اسم کی شرح میں لکھتے ہیں: **ای الواسع فی علمہ فلا یجھل والواسع قدرتہ فلایعجز.** یعنی واسع وہ ہے جو اپنے علم میں "اتنا" کشادہ ہے، کہ لاعلمی سے پاک ہے اور اپنی قدرت میں بھی کشادگی والا ہے، کہ عاجز نہیں ہوتا۔

کچھ عالموں کا کہنا ہے کہ واسع وہ ہے جس سے دل میں آنے والے راز بھی چھپے ہوئے نہیں، جس کا فضل بندوں سے شاملِ حال، اور مہربانی کامل ہے۔ جس کے برہان کی انتہا اور بادشاہی کی کوئی حد نہیں ہے اس کی عطا کبھی ختم ہونے والی نہیں۔ (۱)

حضرت علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ واسع وہ ہے جس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں سے وسیع ہے اس کی رحمت ہر چیز سے زیادہ ہے ابتدا میں یا انتہا میں کوئی بھی اس سے بے پرواہ نہیں۔ اس کا علم موجودات کو، پھر وہ کلیات ہو یا جزئیات، محیط ہے۔ اس کی مہربانی اور احسان کی کوئی حد نہیں ہے۔ (۲)

حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: علماء کرام وسعت سے مراد، علم کی وسعت لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا علم وسیع اور نعمت عام ہے۔ بعض بزرگوں نے وسعت سے مراد طاقت، آسودگی، اور دست رسی لی ہے۔ جس کسی نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور اس کے علم، قدرت اور بے پرواہی کو جانا، وہ عاجزی، مسکینی ومحتاجی کی پریشانی سے دور ہوگا۔ بلکہ دوسروں سے بے پرواہ ہوکر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض والتجا کرتا رہے گا۔ تنگی و تکلیف میں اس کی پناہ حاصل کرے گا۔ (۳)

---

(۱) تفسیر جمل ص،۶۶۲ – ج ۲۔ (۲) مرقاتِ شرح مشکوٰۃ ص،۳۵ – ج ۳۔

(۳) اشعۃ اللمعات ص،۱۶۵ – ج ۲۔

بندے کو چاہئے کہ صاحبِ علم معرفت جود وسخا ہو اور اپنے اندر عطا کرنے والی طبعیت پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا مظہر بن کر دل اور سینہ کشادہ، اور مساکین کے لئے ہاتھ کھلا رکھے۔ دنیاوی تکالیف سے دل برداشتہ نہ ہو۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اس مبارک اسم کو زیادہ پڑھنے والے کو دنیا و دولت کی زیادتی، سینے کی کشادگی، بغض اور حرص سے سلامتی حاصل ہوگی۔ اگر کوئی شخص روزانہ ایک سو سینتیس (۱۳۷) مرتبہ یہ اسم پابند ہو کر پڑھتا رہے تو اس پر اللہ کی نعمتوں کی بارش برستی رہے گی۔ مرتبے کی بلندی، اعلیٰ مقام حاصل کرنے اور لوگوں کو مطیع و مسخر کرنے کے لئے ایک ہزار پچیس (۱۰۲۵) مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے تو تمام مقاصد اور مرادیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا، یہ اسم ستر (۷۰) دن یعنی دو مہینے دس دن، ہر روز ستر ہزار (۷۰۰۰۰) مرتبہ پڑھنے والا عجیب مناظر ملاحظہ کرے گا اور مخلوق اس کے طابع ہوگی۔ رزق کی برکت کے لئے ہر نماز کے بعد پندرہ (۱۵) مرتبہ پڑھتا رہے تو بے حساب رزق عطا ہوگا اور زیادہ برکت پائے گا۔

(۴۷)

"اَلْحَکِیْمُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (حکمت والا)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ ''حکمت'' سے لیا گیا ہے۔ کمال علم، حسن عمل اور یقینِ محکم کو حکمت کہا جاتا ہے۔ حکیم علیم کے معنیٰ میں بھی آیا ہے۔ بعض علماءِ کرام حکیم کو حاکم کا مبالغہ کہتے ہیں۔

حکیم وہ ہے جو چیزوں کی حقیقتوں کو پہنچانے اور دقیق راز بھی جانے۔ جس شخص کو یہ

بات ذہن نشین ہو کہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے، جس کا ہر ایک امر حکمت پر مبنی ہے تو وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر راضی رہے گا'' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کام سستی و کاہلی سے پاک ہیں۔ اس کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو بھی حکم فرماتا ہے، اس پر کوئی بھی اعتراض کرنا بے ایمانی ہے۔ ہاں مگر اس کی حکمت معلوم کرنے کے لئے عرض کرنا جائز۔ اللہ تعالیٰ فاعل مختار اور حاکم مطلق ہے۔ بندہ چیزوں کی حقیقتوں کو سمجھنے کے لئے اسم مبارک الحکیم سے فیض حاصل کرے۔

علامہ احمد بن محمد صاوی، مالکی، خلوتی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "الحکیم ای ذو الحکمۃ و ھی العلم التام والصنع المتقن"۔ یعنی حکیم کے معنیٰ ہیں: حکمت کا صاحب (صاحبِ حکمت) اور حکمت تمام علم اور مضبوط کاریگری کا نام ہے۔(۱)

یہ اسم قرآن کریم میں اڑتیں (۳۸) مرتبہ آیا ہے۔ سورۃ بقرہ میں دو (۲) مرتبہ، آلعمران میں چار (۴) مرتبہ، مائدہ میں ایک (۱) مرتبہ، انعام میں دو (۲) مرتبہ، یوسف میں دو (۲) مرتبہ، ابراہیم میں ایک (۱) مرتبہ، النحل میں ایک (۱) مرتبہ، نمل میں ایک (۱) مرتبہ، عنکبوت میں دو (۲) مرتبہ، روم میں ایک (۱) مرتبہ، لقمان میں ایک (۱) مرتبہ، سبا میں دو (۲) مرتبہ، فاطر میں ایک (۱) مرتبہ، زمر میں ایک (۱) مرتبہ، غافر میں ایک (۱) مرتبہ، الشوریٰ میں ایک (۱) مرتبہ، زخرف میں ایک (۱) مرتبہ، جاثیہ میں دو (۲) مرتبہ، ذاریات میں ایک (۱) مرتبہ، حدید میں ایک (۱) مرتبہ، ممتحنہ میں ایک (۱) مرتبہ، الصف میں ایک (۱) مرتبہ، الجمعۃ میں دو (۲) مرتبہ، التغابن میں ایک (۱) مرتبہ اور الحاقۃ میں ایک (۱) مرتبہ۔

قرآن کریم کی روشنی میں دیکھا جائے تو حکمت بڑی چیز ہے۔ بخت و نصیب والے بندے کو نصیب ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والا ہے، جس کی خاموشی فکر اور خیال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور گفتگو اچھی اور پیاری ہوتی ہے۔ جس کی صحبت کیمیا سے زیادہ پُر اثر اور زیادہ برکت و بھلائی کا سبب ہوتی ہے۔ ان کو حدیث میں حکماء کہا جاتا ہے۔

---

(۱) تفسیر صاوی، ص ۳۴۴، ج ۱۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ اسم زیادہ پڑھتا رہے گا اس کی شخصیت سرچشمہ حکمت ہوگی۔ اس کے دل سے حکمت کے قول زبان پر آتے رہیں گے۔ اس کی نگاہ میں ایسی قدرتی تاثیر پیدا ہوگی کہ جس کو نگاہ سے نوازے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی کشتی پار لگا دے گا۔ ایسے کئی فائدے اور برکتیں اس اسم کے پڑھنے والے کو نصیب ہوں گی۔

(۴۸)

"اَلْوَدُوْدُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (دوستی کرنے والا)

یہ اسم مبالغہ کا صیغہ، فعول کے وزن پر ہے اور فاعل کے معنیٰ میں بھی آیا ہے۔ ''ود'' یا ''وداد'' یا ''مودۃ'' سے مشتق ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: دوست رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ودود ہے کہ مؤمنوں کو دوست رکھتا ہے اور پھر مؤمن اسے دوست رکھتے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''وَھُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ'' اور بخشنے والا (اور) دوست رکھنے والا ہے۔

اس آیت میں غفور کو ودود سے پہلے بیان فرما کر، گنہگاروں کو تسلی دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا تو ہے پر بخشنے کے بعد محبت اور دوستی کا اعلیٰ مقام بھی عطا کرنے والا ہے۔

''وَدُوْدُ'' وہ ذات ہے، جو تمام مخلوق کے لئے خیر کو پسند کرے۔ بندے کو چاہئے کہ خیر پسند کرے، صالحوں کی صحبت اختیار کرے۔ کسی سے ناراض بھی ہو تو احسان کرنا بند نہ کرے، اس اسم مبارک کے فیض سے مستفیض رہے۔

یہ اسم مبارک قرآن کریم میں دو (۲) مرتبہ آیا ہے۔ سورۃ ہود میں ایک (۱) مرتبہ، سورۃ بروج میں ایک (۱) مرتبہ۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ اسم مبارک ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھے اور کسی طعام پر پھونک کر، وہ طعام اپنی بیوی کے ساتھ کھائے تو وہ اس کی محبت میں قید ہو جائے گی، یہ اسم ہر نماز کے بعد چارسو (۴۰۰) مرتبہ پڑھنے والے کے لئے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوگی۔

ایک شاندار وظیفہ

اگر کوئی شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہے اور اس سے چھٹکارہ چاہتا ہے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے، بعد اس کے تین مرتبہ یہ دعا مانگے:

"اَللّٰھُمَّ یَا وَدُوْدُ یَا ذَالْعَرْشِ الْمَجِیْدِ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ مَلَأَ اَرْکَانَ عَرْشِکَ وَ بِقُدْرَتِکَ الَّتِیْ قَدَرْتَ بِھَا عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ"۔

ترجمہ: اے اللہ! اے دوست رکھنے والے! اے عرش پاک کے مالک! اے نئے پیدا کرنے والے! اے لوٹانے والے! اے کرنے والے اس کام کے، جو ارادہ فرمائے، تیری ذات کے صدقے، جس نے تیرے عرش کے ستونوں کو بھر دیا ہے اور تیری قدرت کے صدقے، جس سے تو تمام مخلوق پر قادر ہے، اور تیرے رحمت کے صدقے، جو ہر چیز سے کشادہ ہے، تجھ سے مانگتا ہوں، تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اے پُکار میں پہنچنے والے! پکارنے والے کی پکار میں پہنچ۔

(۴۹)

"اَلْمَجِیْدُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (عزت والا)

ماجد، کا اسم مبالغہ مجد سے مشتق ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: سعة الكرم (کرم کا وسیع ہونا) ''مجید'' وہ ذات بابرکات ہے، جس کے کرم کی وسعت کا ادراک نہ ہو سکے۔ اس کے احسان کبھی ختم ہونے والے نہ ہو، اس کی نعمتوں کا شمار ہی نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر بڑا احسان یہ بھی فرمایا ہے کہ ان کے عقیدہ توحید کو محفوظ رکھتا اور سنبھالتا ہے۔ گمراہی اور گناہوں سے بچاتا ہے۔ قلب کی طہارت عطا کرتا ہے۔

یا مجد کے معنیٰ ہیں: شرف، ذاتی شرف و شان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اچھی صفات بھی اسی کے لئے ہیں۔ کچھ علماءِ کرام نے ''مجید'' کے معنیٰ کیے ہیں۔ بڑا بلند اور قدر والا۔(۱)

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ مجید وہ ہے جو ذاتی شرافت، اچھی صفات کا مالک اور زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

یہ اسم مبارک "جَلِیْلُ، وَہَّابُ" اور "کَرِیْم" کے معنیٰ کا جامع ہے۔ بندوں کو چاہئے کہ اپنے ظاہر و باطن کو صاف رکھ کر، نفسانی خواہشات اور بُری عادتوں سے خود کو پاک بنائیں۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر برص کے مرض میں گرفتار، تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کو روزہ رکھے، شام کو روزہ افطار کے وقت ایک سو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کے صدقے میں اس مرض سے شفا اور نجات پائے گا۔

اسی طرح اس اسم کا پڑھنے والا، جزام اور دوسرے امراض سے، خاص طور پر دل کی بیماریوں سے شفا حاصل کرنے کے لئے بے حد فائدہ بخشنے والا ہے۔

---

(۱) مرقاتِ شرح مشکوٰۃ ص، ۳۵- ج،۳۔

اگر کوئی شخص یہ اسم ننانوے (۹۹) مرتبہ نماز فجر کے بعد پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک کر چہرے اور تمام جسم پر پھیرے تو لوگوں کے دلوں میں اسی کے لئے عزت، ہیبت اور محبت پیدا ہوگی۔ خاص طور پر اپنے عزیزوں، رشتہ داروں میں مقبولیت حاصل ہوگی۔

(۵۰)

"اَلْبَاعِثُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (بھیجنے والا) (قبر سے) اٹھانے والا

یہ اسم فاعل کا صیغہ، بعثۃ سے لیا گیا ہے۔ بعث کے معنی ہیں: میت کو قبر سے اٹھانا یا سوئے ہوئے کو نیند سے بیدار کرنا، کسی کو کسی کام سے بھیجنا۔ اللہ تعالیٰ مردوں کو قبر سے اٹھانے والا، غافل دلوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنے والا۔ رسولوں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بندوں کی رہبری کے لئے بھیجنے والا ہے اور نیکی کے کاموں میں بندوں کو اکسانے والا ہے۔

حصن حصین میں لکھا ہے: **ای الذی یبعث الانبیاء ھداۃ للاولیاء و حججا علیٰ الاعداء او الذی یبعث الخلق و یحییھم بعد الموت یوم القیٰمۃ.**

یعنی باعث وہ ہے، جو انبیاء کو اپنے پیاروں (مؤمنوں) کے لئے ہدایت کرنے والے اور دشمنوں پر حجت کر کے بھیجتا ہے، یا "باعث" وہ جو مخلوق کو مرنے کے بعد قیامت کے دن زندہ کر کے اٹھائے گا۔(۱)

بندے کو چاہئے کہ غفلت کی نیند سے بیدار ہو۔ حضور محبوب ﷺ کی بے فرمانیوں سے خود کو بچائے۔ قیامت اور روزِ حشر کو یاد کرے، خود کو کارِ آخرت میں مشغول رکھے، مردہ دل کو جہالت کی قبر سے باہر نکالے، کیونکہ غافل ہونا بڑی موت ہے اور علم حاصل کرے، جو ابدی زندگی کا سبب ہے، اس علم کی روشنی میں زندگی بسر کرے اور دوسروں کو بھی غفلت کی

---

(۱) حصن حصین۔ص،۳۸۔

نیند سے بیدار کرے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر ایک سو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں نورِ معرفت پیدا کرے گا، علم وحکمت اس کا ورثہ ہوگا۔

(۵۱)

"اَلشَّھِیْدُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (موجود)

یہ الشاہد کا مبالغہ، الشھود سے لیا گیا ہے۔ شہود کے معنیٰ ہیں، حاضر ہونا۔
علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ یہ شہود یا شہادت سے مشتق ہے۔ شہادت کے معنیٰ شاہدی دینا۔ (۱)
مزید لکھتے ہیں کہ: **الشهيد الشاهد الذی لا يغيب عن علمه شیء و هو المشهود فی نظر العارفين.** یعنی شہید وہ شاہد حاضر اور ناظر ہے جس کی نظر سے کوئی بھی چیز غائب نہ رہے اور عارفوں کی نظر میں حاضر ہے۔
علامہ احمد بن محمد صاوی، مالکی، خلوتی علیہ الرحمۃ اس اسم کی تشریح میں لکھتے ہیں: **الشهيد ای المطلع علی الظاهر و الباطن**، یعنی شہید وہ ہے، جو ظاہر اور باطن سے واقفیت رکھتا ہو۔ (۲)
حضرت امام قشیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کی معرفت والے بندے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کو راحت دل نہیں بناتے۔ اور اس بات پر راضی ہیں کہ ان کے

---

(۱) مرقاتِ شرح مشکوٰۃ ص، ۳۵-ج ۳۔ (۲) تفسیر صاوی، ص ۳۴۵-ج ۱۔

احوال اور مقامات کا گواہ اور کاموں کا جاننے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کیسے مخفی رہے گا، جس سے دنیا کی کوئی بھی چیز مخفی نہیں ہے۔ یا شہید سے مراد ہے، اپنی وحدانیت کی گواہی دینے والا۔

جیسا قرآن کریم میں ہے: ''شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ''. (سورۃ آل عمران آیت، ۱۸) یعنی اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میثاق کے دن دوسرے پیغمبروں علیہم الصلوٰۃ والسلام سے حضور ﷺ کے لئے عہد لیا تھا جیسے قرآن کریم میں فرمان موجود ہے: ''وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ''. (سورۃ آل عمران آیت، ۱۸)

اور یاد کر تو اے میرے حبیب (ﷺ) جس وقت لیا اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے وعدہ کہ جب میں نے آپ کو کتاب اور حکمت دی اس کے بعد آیا آپ کے پاس رسول تصدیق کرنے والا ان باتوں کی جو آپ کے ساتھ ہیں تو ان پر ضرور ایمان لانا ان کی ضرور مدد کرنا۔ اللہ نے فرمایا آپ نے اقرار کیا اور اس پر میرے بھاری حکم کو لیا؟ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا گواہی دو (ایک دوسرے پر) اور میں بھی آپ کے ساتھ گواہ ہوں۔

کچھ علماء کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں وحی الہام کے ذریعے سے اسلامی احکامات بیان کرنے والا ہے۔

شُہد مشهود له (جس کے لئے گواہی دی جاتی ہے) کے معنیٰ میں بھی آیا ہے۔

انبیاءِ کرام ولی اور علماء بلکہ تمام ایمان والے اللہ تعالیٰ کے لئے اس کی وحدانیت کے گواہ اور اس کی ذات کے ایک ہونے اور صفات کے کمال کے گواہ ہیں، اگرچہ انہیں مکمل طور پر جاننے سے ہر چیز عاجز اور قاصر ہے۔

بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ عقیدہ رکھے کہ وہ میرے حال سے واقف ہے۔ میرے ایمان، اعمال اور افعال کی کوئی بھی حالت اس سے مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کی رسالت کا دل سے اقرار کرے اور اسلامی احکامات کا فرمانبردار رہے۔ اللہ تعالیٰ کے کمال ذاتی وصفاتی کا معترف ہو باطنی صفائی کے لئے کوشش کرتا رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ہو جائے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کسی پر جادو کیا گیا ہو یا اولاد یا بیوی نافرمان ہو تو صبح کو اکیس (۲۱) مرتبہ یہ اسم پڑھ کر ان پر دم کرے تو جادو کا اثر ختم ہوگا اور اولاد اور بیوی فرمانبردار ہو جائے گی۔ یہ اسم زیادہ پڑھنے والا اور پابندی کرنے والے کو مراقبہ میں ایسے انوار نظر آئیں گے جو کسی اور نے نہیں دیکھے ہوں گے۔ جو شخص شوق رکھتا ہو کہ وہ شہید ہو تو یہ اسم پڑھتا رہے تو شہید ہوگا۔

(۵۲)

''اَلْحَقُّ'' جَلَّ جَلَالُهٗ (سچا- ثابت)

یہاں مراد وہ ذات ہے، جس کا وجود یقینی اور پکا ہو۔ اور دوسروں کا وجود اس کے رحم و کرم پر مبنی ہو۔ حق کے مقابل باطل بولا جاتا ہے۔ یعنی جو معدوم یا موہوم ہو۔ اللہ تعالیٰ ثابت مطلق ہے باقی چیزیں اس کے رحم وکرم سے وجود میں آئی ہیں۔

حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس اسم کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ تین چیزیں سمجھنے کی ہیں: ایک حق مطلق، دوسری باطل مطلق، تیسری ایک وجہ سے حق، ایک وجہ سے باطل۔ حق مطلق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، جو خود موجود ہے، موجود ہونے میں کسی کی محتاج نہیں۔ باطل مطلق ممتنع بالذات ہے۔ ایک وجہ سے حق اور ایک وجہ سے باطل

بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ عقیدہ رکھے کہ وہ میرے حال سے واقف ہے۔ میرے ایمان، اعمال اور افعال کی کوئی بھی حالت اس سے مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کی رسالت کا دل سے اقرار کرے اور اسلامی احکامات کا فرمانبردار رہے۔ اللہ تعالیٰ کے کمال ذاتی وصفاتی کا معترف ہو باطنی صفائی کے لئے کوشش کرتا رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ہو جائے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کسی پر جادو کیا گیا ہو یا اولاد یا بیوی نافرمان ہو تو صبح کو اکیس (۲۱) مرتبہ یہ اسم پڑھ کر ان پر دم کرے تو جادو کا اثر ختم ہوگا اور اولاد اور بیوی فرمانبردار ہو جائے گی۔ یہ اسم زیادہ پڑھنے والا اور پابندی کرنے والے کو مراقبہ میں ایسے انوار نظر آئیں گے جو کسی اور نے نہیں دیکھے ہوں گے۔ جو شخص شوق رکھتا ہو کہ وہ شہید ہو تو یہ اسم پڑھتا رہے تو شہید ہوگا۔

(۵۲)

"اَلْحَقُّ" جَلَّ جَلَالُہٗ (سچا-ثابت)

یہاں مراد وہ ذات ہے، جس کا وجود یقینی اور پکا ہو۔ اور دوسروں کا وجود اس کے رحم و کرم پر مبنی ہو۔ حق کے مقابل باطل بولا جاتا ہے۔ یعنی جو معدوم یا موہوم ہو۔ اللہ تعالیٰ ثابت مطلق ہے باقی چیزیں اس کے رحم و کرم سے وجود میں آئی ہیں۔

حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس اسم کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ تین چیزیں سمجھنے کی ہیں: ایک حق مطلق، دوسری باطل مطلق، تیسری ایک وجہ سے حق، ایک وجہ سے باطل۔ حق مطلق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، جو خود موجود ہے، موجود ہونے میں کسی کی محتاج نہیں۔ باطل مطلق ممتنع بالذات ہے۔ ایک وجہ سے حق اور ایک وجہ سے باطل

ممکن چیزیں ہیں، ان کو ذاتی طور پر کوئی وجود نہیں ہے۔ وجود حاصل کرنے میں اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں۔(۱)

حق، لائق ہونے کے معنیٰ میں آیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ عبادت کے لائق ہے، اس کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا شرک ہے۔ یہ اسم قرآن کریم میں دس جگہ آیا ہے، سورۃ انعام میں ایک (۱) مرتبہ، یونس میں دو (۲) مرتبہ، کہف میں ایک (۱) مرتبہ، طٰہٰ میں ایک (۱) مرتبہ، الحج میں دو (۲) مرتبہ، المؤمنون میں ایک (۱) مرتبہ، النور میں ایک (۱) مرتبہ، لقمان میں ایک (۱) مرتبہ۔ بندے کو چاہئے کہ حق کو حق سمجھے اور اس پر عمل کرے اور باطل کو جھوٹا سمجھے اور اس سے کنارہ کرے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کوئی شخص یہ اسم ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے اچھے اخلاق اور صالح طبیعت نصیب کرے گا۔ جو شخص ایک سو (۱۰۰) مرتبہ، ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ'' روزانہ پڑھے تو خوشحال ہوگا۔ اگر کوئی مظلوم ہے تو یہ اسم زیادہ پڑھے تو عدالت سے فیصلہ حق پائے گا۔ اگر کوئی چیز کھو جائے تو کاغذ کے چاروں کونوں پر یہ اسم لکھے اور وہ کاغذ ہاتھ میں لے کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو وہ کھوئی ہوئی چیز مل جائے گی۔

(۵۴)

''اَلْوَکِیْلُ'' جَلَّ جَلَالُہٗ (کارساز)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ، وکالۃ سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: کام بنانا، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سنبھالنے والا اور ان کے کاموں کو بنانے والا ہے۔ ان کی مصلحتوں اور

---

(۱) اشعۃ اللمعات۔ ج

بھلائیوں کی نگرانی کرتا ہے۔ اس اسم سے دو باتیں عیاں ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی نگہبانی کرنے والا اور ان کو سنبھالنے پر قادر ہے۔ دوسرا یہ کہ بندے اپنے کاموں کو پوری طرح سنبھالنے سے عاجز ہیں۔ جیسا قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ''۔ اور اللہ پر ہی توکل کرو، اگر مؤمن ہو۔

ایسی اور بھی آیات ہیں جن سے یہ معنیٰ اور مفہوم ثابت ہے۔ وکیل وہ ہے، کہ کام اس کے حوالے اور تصرف کی باگیں اس کے ہاتھ میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کے نظام کو خود سنبھالنے والا ہے۔ ابتدا یا انتہا میں جس چیز کے بندے محتاج ہیں۔ وہ چیز انہیں عطا کرتا ہے۔ دنیاوی وکیل کبھی کسی کام سے عاجز ہو جاتا ہے اور اس کی طاقت سے وہ کام باہر ہوتا ہے، مگر وکیل مطلق اللہ تعالیٰ کے آگے کوئی بھی کام ناممکن نہیں ہے۔ وہ اپنے بندوں کے لئے کافی اور اس کا کام واقعی ہے۔ اس کی عنایت اور کرم دائمی ہے۔ بندے کو چاہئے کہ تمام کام اس کے حوالے کرے، اس کی تدبیر کی موافقت اور اس پر پورا توکل کرے اس سے مدد لے، وہ ہی مددگار ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ پر پورا پورا بھروسہ رکھنے کو توکل کہا جاتا ہے۔ توکل کا عام مفہوم یہی ہے۔ بندے کو چاہئے کہ ضعیف اور عاجز انسانوں کی مدد کرے، ان کی حاجتیں پوری کرنے کی کوشش کرتا رہے، جیسے ان کا وکیل ہے۔ حقوق اللہ ادا کرے۔ نفسانی خواہشات سے دشمنی اور مخالفت کرے، اللہ تعالیٰ کے امر کی اطاعت کرے اور نہی کی ہوئی چیزوں سے دور رہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

امام ابونعیم حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ''حَسْبِىَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ''، ڈرنے اور خوف زدہ انسان کے لئے امن کا سبب ہے۔

ابن السنی اور ابن عساکر، حضرت ابودرداءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پُرنور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''جو شخص صبح و شام سات (۷) مرتبہ ''حَسْبِىَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ"۔

(''کافی ہے میرے لئے اللہ، اس اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اس پر توکل کیا میں نے اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے''۔)

پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیاوی اور اخروی کاموں کے لئے کافی رہے گا۔(۱)

اگر اسم مبارک الوکیل سے الحکیم بھی ملا کر پڑھے تو زیادہ اثر ہوگا اور جلد فائدہ نظر آئے گا، اگر طوفان کا خطرہ یا آسمانی بجلی کا خطرہ ہو تو یہ اسم زیادہ پڑھنے سے محفوظ رہے گا۔

(۵۴)

"اَلْقَوِیُّ" جَلَّ جَلَالُهٗ (طاقتور)

صفت مشبہ کا صیغہ فعیل کے وزن پر قوۃ سے مشتق ہے، جس کے معنیٰ ہیں: طاقتور ہونا، مختلف معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ قوت کی انتہا ہے۔ پوری قدرت، جو درجۂ کمال تک ہو۔ وہ قوت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ انسان اپنی قدرت میں اولاً جو عمل کے لئے احساس رکھتا ہے۔ اسے عربی میں حول کہتے ہیں۔

اس کے بعد اس کے اعضاء میں اس کام کو کرنے کے لئے طاقت محسوس ہوتا ہے، اسے قوۃ کہتے ہیں اور وہ عمل جاری کرنا، اسے قدرت کہتے ہیں۔

حضرت علامہ احمد بن صاوی، مالکی، خلوتی علیہ الرحمۃ اس اسم کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ قوی وہ ہے جو پوری قدرت کا صاحب ہو، جس سے ہر چیز کو اپنے ارادے کے موافق وجود بخشے یا معدوم کرے۔(۱)

حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قوۃ کامل، بالغ، تمام قدرت پر دلالت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس لحاظ سے قدرت کامل رکھتا ہے، قوی ہے، عاجزی، کمزوری اور

---

(۱) کتاب وللہ الاسماء الحسنیٰ، ص،۱۴۴۔

ضعیف ہونے سے پاک ہے، کچھ علماء فرماتے ہیں کہ قوی کے معنیٰ ہیں قوت پیدا کرنے والا۔

قرآن پاک میں یہ اسم دو مقامات پر موجود ہے۔ سورۃ ہود میں ایک (۱) مرتبہ اور سورۃ الشوریٰ میں ایک (۱) مرتبہ۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اس بابرکت نام کے پڑھنے والے میں قوت اور استحکام پیدا ہوگا۔ اگر کوئی نوجون مرد یا عورت غلط راہ پر چل رہے ہیں تو یہ اسم مبارک دس مرتبہ پڑھ کر، ان پر دم کردیا جائے تو وہ نیک ہو جائیں گے، اگر کسی عورت کو بچہ ہونے کے بعد دودھ نہ ہو تو یہ اسم لکھ کر دھو کر اسے پلا دیا جائے تو دودھ زیادہ ہوگا۔

ابن السنی حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور محبوب ﷺ نے فرمایا کہ "تم اگر کسی مصیبت میں گرفتار ہو تو کہو:

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" تو اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو دور کردے گا۔ (۱)

اگر کوئی کمزور یا ضعیف آدمی یہ اسم زیادہ پڑھے تو اس میں طاقت پیدا ہوگی۔ اگر کوئی مظلوم ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ روزانہ یہ اسم اس ارادے سے پڑھتا رہے کہ ظالم ہلاک ہو جائے تو ظالم ہلاک ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمائے گا۔

اگر کسی کو رزق کی تنگی ہو تو وہ "اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ" زیادہ پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس پر مہربانی فرما کر اسی کے لئے رزق کے دروازے کھولے گا"۔

---

(۱) کتاب وللہ الاسماء الحسنیٰ، ص، ۱۴۶۔

(۵۵)

"اَلْمَتِیْنُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (بہت مضبوط)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ،متانۃ سے لیا گیا ہے،جس کے معنیٰ ہیں مضبوطی،متین کے معنیٰ ہیں شدید القوۃ۔مضبوط قوت والا،کچھ علماءِ کرام متین کے معنیٰ کاموں میں قوت پیدا کرنے والا،اور مدد دینے والا بتاتے ہیں۔تمام چیزیں اس کے لئے مطیع اور مسخر ہیں،ہر وقت اس کی قوت اور قدرت سے ڈرنے والے ہیں۔

''متین'' وہ طاقتور ذات ہے،جس کی قوت کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے،اس طاقت میں کوئی خلل یا نقص نہیں ہے۔متانت کسی چیز کے مستحکم اور مضبوط ہونے کو کہا جاتا ہے۔متین وہ ہے،جو شرعی کاموں کے جاری کرنے میں سستی نہ کرے۔

یہ اس مبارک پڑھنے والے میں قوت اور استحکامِ دین پیدا ہوگا۔

(۵۶)

"اَلْوَلِیُّ" جَلَّ جَلَالُہٗ (دوست)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ''ولایۃ'' سے لیا گیا ہے۔جس کے معنیٰ ہیں: دوستی رکھنا،مدد کرنا۔یہ لفظ ولی محبت رکھنے والا اور ناصر (مدد کرنے والا) کے معنیٰ میں آیا ہے۔اللہ تعالیٰ مؤمنین،تقویٰ والوں کی مدد کرنے والا ہے۔اور ولی متولی کے معنیٰ میں بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ صالح بندوں کے معاملات کو سنبھالنے والا ہے۔لطف اور بھلائی کرنے والا ہے،دنیوی اور اخروی معاملات کو سنبھالنے والا وہ ہی ہے۔

''ولی'' قریب کے معنیٰ میں بھی آیا ہے،کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنوں،نیکوکاروں

کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں سے محبت رکھنے والا، ان کی مدد کرنے والا، ان کے کاموں کو سنبھالنے والا اور ان کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی غلطی کو معاف کرنے والا اور ان کو سنبھالنے والا ہے۔ بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی صفات اپنے اندر پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اور علماءِ سے محبت رکھے، اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرے، لوگوں سے ہمدردی رکھے، یہاں تک کہ اس صفت کا مظہر بن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب سے واقف ہو۔ دل کو غیر کے خیال سے خالی رکھے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو اپنی مہربانی سے برائیون سے بچائے گا۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ اسم ہمیشہ پابندی سے پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اسے بڑا درجہ عطا کرے گا۔ اس اسم کی نورانیت سے اس کے سامنے کئی چیزوں کی حقیقت کھل جائے گی۔

جو شخص ہر جمعہ کی رات ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھتا رہے تو اس کے لئے مشکل کام آسان ہو جائے گا اور اللہ کا ولی بن جائے گا۔

(۵۷)

"اَلْحَمِیْدُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (تعریف کیا ہوا)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ، "حمد" سے لیا گیا ہے اور "حمد" کے معنیٰ ہیں: اللہ تعالیٰ کے جلال وکمال کی صفات کو بیان کرنا یا حمید محمدۃ مصدر سے مشتق ہے "حمید" کے معنیٰ تعریف کرنے والا ہے۔ اپنی ذات اور صفات کی۔ اپنے کلام سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام کی ایمان اور عرفان سے تعریف کرنے والا، یا حمید کے معنیٰ ہیں تعریف کیا ہوا۔ ہر

ایک چیز اس کی تعریف کرنے والی ہے۔ یا حمید کے معنیٰ ہیں، تمام تعریفوں کا حقدار، ہر کمال سے موصوف اور ہر عظمت کا عطا کرنے والا ہے۔ ہر ثنا اسی کی ذات کی طرف رجوع کرتی ہے۔

حضرت علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ اس اسم کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ حامد بھی ہے اور محمود بھی ہے اور حمید میں دونوں معنیٰ کا احتمال ہے۔(۱)

قرآن پاک میں یہ اسم دس (۱۰) مقامات پر آیا ہے:

سورۃ ابراہیم میں ایک (۱) مرتبہ، حج میں دو (۲) مرتبہ، لقمان میں ایک (۱) مرتبہ، سبا میں ایک (۱) مرتبہ، فاطر میں ایک (۱) مرتبہ، الشوریٰ میں ایک (۱) مرتبہ، الحمید میں ایک (۱) مرتبہ، الممتحنۃ میں ایک (۱) مرتبہ، البروج میں ایک (۱) مرتبہ۔

بندے کو چاہئے کہ خود کو عمدہ صفات سے موصوف رکھے پھر وہ قولی ہوں یا فعلی، ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہے، عادتیں اور اخلاق، اقوال، افعال اچھے اور صحیح رکھے۔ اللہ تعالیٰ حمید مطلق ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ اسم مبارک ہمیشہ پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے خوشحال بنائے گا۔ جو شخص یہ اسم ننیانوے (۹۹) مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر، چہرے پر پھیرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا۔ اس جہان اور اس جہان میں با عزت رہے گا۔

اگر کوئی شخص یہ اسم چھیاسٹھ (۶۶) مرتبہ نمازِ مغرب اور فجر کے بعد ہمیشہ پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے اچھی اور نیک عادات کا مالک بنائے گا۔

جو شخص ہر نماز کے بعد یہ اسم ایک سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھتا رہے تو صالحوں کے زمرہ میں شامل رہے گا۔ بیماری سے شفا حاصل کرنے کے لئے یہ اسم، الحمد شریف سے ملا کر پڑھے تو شفا پائے گا۔ یہ اسم الحمد کے ساتھ لکھ کر دھو کر پلانے سے بیماری رفع کرنے کے لئے فائدہ مند ہے۔

---

(۱) مرقاتِ شرح، ص،۳۶-ج ۳۔

(۵۸)

''اَلْمُحْصِیْ'' جَلَّ جَلَالُہٗ (گھیرنے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، ''الاحصاء'' سے لیا گیا ہے، جس کے معنیٰ ہیں: گننا، ایسا پوری طرح سے جاننا، کہ اس چیز کا احاطہ کیا ہوا ہو۔

حضرت امام غزالیؒ نے ''محصی'' کے معنیٰ جاننے والا کی ہیں اور فرمایا ہے کہ علم کی معلومات جانب نسبت اگر عدد اور احاطے کے لحاظ سے کی جائے گی تو اسے ''احصاء'' کہا جاتا ہے اور محصی علی الاطلاق وہ ذات ہے جو اس کے علم میں ہر معلوم کی حد، عدد اور مبلغ واضح رہے۔ بندہ بعض معلومات کا احصاء کر سکتا ہے، مگر سب کا احصاء نہیں کر سکتا۔

جیسے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا''۔ یعنی نہیں دیا گیا علم آپ کو مگر تھوڑا اس لیے ''محصی'' مطلق صرف اللہ تعالیٰ ہے، جو تمام چیزوں کی حقیقتوں اور مخفی رازوں سے واقف ہے۔ اس کا علم کائنات کے ذرے ذرے کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس کی تمام صفات کامل ہیں۔ جیسا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: ''وَ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا'' اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا عدد کے لحاظ سے احاطہ کیا ہے۔

محصی وہ ہے، جو مخلوق کی ایک ایک سانس اور ذرہ ذرہ بھی اس سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور عاجز ہونے سے پاک ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ اسم زیادہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر خاص مہربانی فرمائے گا۔

اگر اس اسم سے ''المحیط'' کو ملا کر پڑھا جائے تو علم کے ایسے اعلیٰ مقام نصیب ہوں جو کسی

کے وہم وگماں میں بھی نہ ہوگا۔

اگر ایک روٹی کے دس ٹکڑے کر کے، ہر ایک ٹکڑے پر بیس مرتبہ یہ اسم پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس کی مطیع ہوگی۔ اگر جمعہ کی رات ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے تو قیامت کی تکالیف اور ہر قسم کے عذاب سے محفوظ اور امن میں رہے گا اور جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کرے گا۔

(۵۹)

"اَلْمُبْدِئُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (پیدائش کی ابتدا کرنے والا)

ہمزہ سے اس فاعل کا صیغہ "الابداء" سے لیا گیا ہے، جس کے معنیٰ ہیں: پہلی بار پیدا کرنا۔

حضرت علامہ احمد بن صاوی، مالکی، خلوتی علیہ الرحمۃ اس اسم کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "ای المنشیء من العدم الی الوجود" "اے عدم سے وجود دینے والے" (۱)۔

"مُبدیٔ" کے معنیٰ ہیں۔ نئے طریقے سے پیدا کرنا والا۔ عجیب وغریب چیزوں کو وجود کا فیض بخشنے والا۔ زندہ کو مار کر پھر زندہ کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ ہے۔

مصر کے محقق عالم شیخ احمد الجواد اس اسم کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ "ومعنی المبدی ان اللہ کان ولا شئ قبلہ ثم بدء الخلق من العدم الی الوجود فاحسن کل شئ خلقہ بتقدیر و تدبیر و علم"۔ یعنی مبدی کے معنیٰ یہ ہیں کہ بے شک اللہ تھا اور اس سے پہلے کوئی بھی شے نہ تھی، اس کے بعد مخلوق کو عدم سے وجود میں لا کر پھر ہر چیز کی تخلیق کو تقدیر، تدبیر اور علم سے خوبصورت کیا۔ (۲)

---

(۱) تفسیر صاوی، ص ۳۴۵، ج ۱۔ (۲) کتاب، وللہ الاسماء الحسنیٰ ص، ۱۵۸۔

حضرت علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ کبھی کبھی وقف کے وقت المبدی یاء سے پڑھتے ہیں اور پھر اس کے معنیٰ ہوں گے: "**المظھر للکائنات من العدم الوجود**". کائنات کو عدم سے وجود دے کر ظاہر کرنے والا۔ (۱)

بندہ کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کی جانب توجہ رکھے، اس سے ہی مقصد و مطلب مانگے، وہ ہی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کوئی عورت حاملہ ہے اور اس کا بچہ ضائع ہونے کا اندیشہ ہے تو اس عورت کا شوہر رات کو تہجد کی نماز پڑھ کر، نوے (۹۰) مرتبہ یہ اسم پڑھ کر شہادت کی انگلی عورت کے گرد پھیرے تو انشاء اللہ بچہ ضائع ہونے سے محفوظ اور سلامت پیدا ہوگا۔ اس مبارک اسم کو زیادہ پڑھنے والے کی زبان سے جو نکلے گا، اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے مقبول ہوگا۔ (۲)

(۶۰)

"اَلْمُعِیْدُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (دوبارہ پیدا کرنے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، الاعادۃ سے مشتق ہے، جس کے معنیٰ ہیں: لوٹانا، حضرت علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ اس کی تشریح میں لکھتے ہیں: **الذی یعید الخلق بعد الحیات الی الممات فی الدنیا و بعد الممات الی الحیاۃ فی الاخریٰ.**

یعنی معید وہ ہے، جو مخلوق کو دنیا میں زندگی کے بعد موت کی طرف اور مرنے کے بعد پھر زندگی کی طرف آخرت میں لوٹاتا ہے۔ (۱)

علامہ طیبی المعید کے تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "**المعید**" **للمحدثات**

---

(۱) مرقات شرح مشکوۃ ص، ۳۷۔ ج ۳۔

بعدانعدام جواهرها و اعراضها''. یعنی محدثات کوان کے جوہراور عرض کے گم ہونے کے بعد، ان کو واپس کرنے والا اور بکھرے ہوئے اجزاء کے جمع کرنے کو اعادت کہا جاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ انسانوں یا دوسری چیزوں کے ٹکڑوں، ذروں کو جمع کر کے پھر زندگی بخشتا ہے۔

فائدہ: اس اسم کی تشریح کرتے ہوئے علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: کہ دوسروں کے جسم کے ذرے ذرے ہو جائیں گے مگر محبوب نبی کریم ﷺ اور انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شہداء کرام کے جسم محفوظ رہیں گے۔ ان کے لکھے ہوئے الفاظ یہ ہیں:

''والظاهر ان هذا فی حق غیر الانبیاء فان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء (علیهم الصلوٰة والسلام) و کذالک الشهداء فانهم احیاء...... الخ)

اور ظاہر یہ ہے کہ وہ (جسم کے اجزاء کا لوٹانا) انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ دوسروں کے لئے ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے پاک اجسام کے کھانے کو حرام کر دیا ہے اور اسی طرح شہداء بھی بے شک زندہ ہیں۔ (۱)

کچھ علماء کرام نے المبدئ اور المعید کے زیادہ تعلق کی وجہ سے انہیں ایک اسم کہا ہے۔ جیسے دونوں ایک ہیں قرآن پاک میں بھی دونوں اسماء کا مفہوم ساتھ بیان ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اَوَلَمْ یَرَوْا کَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰہُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ''۔

کیا نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو نئے سرے سے کس طرح پیدا کرتا ہے اس کے بعد اس کو واپس لوٹائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ آسان ہے۔ بندے کو چاہئے کہ اس صفت کا مظہر بن کر اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کرے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کوئی شخص غائب ہو جائے تو رات کو گھر کے افراد کے سونے کے بعد ایک آدمی

---

(۱) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۳۷ ج ۳۔

اٹھ کر چاروں کونوں میں ستر مرتبہ یہ اسم پڑھے، اس کے بعد کہے: یامعید فلاں بن فلاں کو واپس گھر لوٹا دے تو وہ سات دن تک واپس آ جائے گا یا معلوم ہو جائے گا، اسی طرح کوئی بھی چیز کھو جائے تو یہ اسم زیادہ پڑھنے سے مل جائے گی۔ (۱) اگر کوئی شخص کسی بات کی وجہ سے حیران و پریشان ہو تو یہ مبارک اسم ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھے تو وہ پریشانی دور ہو جائے گی۔

بھولنے کی بیماری کو ختم کرنے کے لئے ''المبدئ'' اور ''المعید'' کو ملا کر پڑھنے سے بھولنے کی بیماری ختم ہو جائے گی۔ واللہ الموفق۔

(۶۱)

''اَلْمُحْیِی'' جَلَّ جَلَالُہٗ (زندہ کرنے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ ''الاحیاء'' سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: زندہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ دلوں کو ایمان کے نور سے اور جسموں کو غذا کے ذریعے زندہ رکھتا ہے۔ عارفوں کو معرفت سے، ارواح کو اپنے جمال کے مشاہدے سے منور اور محفوظ کرتا ہے۔ بندے میں ذکر کرنے اور عبادت کی توفیق بھی وہی پیدا کرنے والا ہے۔ آسمانوں سے رحمت کی بارش برسا کر، بنجر زمین کو آباد کرنے والا بھی وہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جیسے قرآن کریم میں اس کا فرمان موجود ہے:

''وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنَّکَ تَرَی الْاَرْضَ خَاشِعَۃً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْھَا الْمَآءَ اھْتَزَّتْ وَرَبَتْ اِنَّ الَّذِیْٓ اَحْیَاھَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰی اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ''۔

ترجمہ: ان کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ (بات) ہے کہ (بے شک) تم زمین کو غیر آباد دیکھو گے۔ پھر جس وقت ان پر پانی کو برسایا تو پھول گئی اور سوج گئی۔ بے شک وہ ذات جس نے زندہ (آباد) کیا اس (زمین) کو البتہ زندہ کرنے والا ہے مردوں

کا۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (سورۃ فصلت، آیت، ۳۹)

علامہ احمد بن محمد صاوی، مالکی، خلوتی علیہ الرحمۃ اس اسم کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "المحیی ای المقدم للابدان بالارواح للخلائق من العدم ای الناقد لهم من حالۃ العدم لحالۃ الحیٰوۃ"۔ یعنی محی کی معنیٰ ہیں، بدن کو ارواح سے مخلوق کے لئے عدم سے قائم کرنے والا۔ یعنی عدم کی حالت سے زندگی کی حالت کی طرف منتقل کرنے والا۔ (۱)

حضرت علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ اس اسم کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "الاحیاء خلق الحیٰوۃ فی الجسم۔" یعنی احیاء کہتے ہیں، جسم میں زندگی پیدا کرنے کو۔ (۲)

بندے کو چاہئے کہ زندگی جیسی نعمت ملنے پر، اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہو، فانی زندگی کو ابدی حیات حاصل کرنے کے لئے خرچ کردے۔ روحانی نعمتوں سے مالا مال رہے۔ کسی اور سبب کے لئے زندگی کو حقیقی مؤثر نہ سمجھے۔ نورِ معرفت سے دل کو زندہ کرنے کے لئے کوشش کرتا رہے۔ جیسے کسی عرب شاعر نے فرمایا ہے:

حَیٰوۃُ الْقَلْبِ عِلْمٌ فَاغْتَنِمْہُ
وَمَوْتُ الْقَلْبِ جَھْلٌ فَاجْتَنِبْہُ

"یعنی دل کی زندگی علم ہے، اسے غنیمت سمجھو اور دل کی موت جہالت ہے اس سے دور رہو"۔

مرشد کو چاہئے کہ مریدوں (روحانیت کی طلب کرنے والوں) کے دلوں کو ہدایت کے نور سے روشن اور فیض اور برکتوں سے بھرپور کردے۔

اس اسم کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کسی سے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو یہ اسم اس کے عدد کے موافق یعنی (۶۸)

---

(۱) تفسیر صاوی۔ص،۳۴۵۔ج ا۔ (۲) مرقات شرح مشکوٰۃ ص،۲۸۔ ج ۳۔

اڑسٹھ مرتبہ روٹی کے ٹکڑوں پر پڑھ کر کھالے، تو اس دشمن سے محفوظ رہے گا۔ جنگی مورچوں کے سنبھالنے والے فوجی، سمندری غوطہ خوروں، بس، ٹیکسی، رکشہ ڈرائیور، خاص طور پر پہاڑوں میں سفر کرنے والے۔ سرنگیں بنانے والے سیلاب، طوفان یا زلزلے کا خطرہ محسوس کرنے والے کے لئے اس اسم مبارک کا پڑھنا امن وسلامتی کا سبب ہے۔ جوڑوں کے درد کے لئے بھی اس اسم مبارک کا پڑھنا بہت فائدہ مند ہے۔ یہ اسم ہمیشہ پابندی سے پڑھنے والے کو روحانی سکون اور راحت نصیب ہوگی۔ زمانے کے چکروں، عداوت اور مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل ومہربانی سے اس کے جسم میں قوت پیدا ہوگی۔ جسمانی امراض سے بھی محفوظ رہے گا۔

(۶۲)

"اَلْمُمِیْتُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (مارنے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ "اماتۃ" سے لیا گیا ہے، جس کے معنیٰ ہیں: مارنا۔ اللہ تعالیٰ بدن کو غفلت کی نیند سے اور دل کو نادان بنانے سے مارنے والا ہے۔

"مُمِیْتُ" وہ ذات ہے، جو مخلوق سے زندگی چھین کر، فنا بنا کر ایسا کر دے کہ حرکت بھی نہ کر سکے۔ غیر آباد زمین کو بھی مردہ کہا جاتا ہے۔ نورِ معرفت روحانیت اور فیض سے خالی ویران دل کو بھی مردہ کہا گیا ہے۔

حضرت علامہ سلیمان شافعی علیہ الرحمۃ اس اسم کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الممیت ھو من امات قلبک بالغفلۃ و نفسک باستیلاء المذلۃ و عقلک بالشھوۃ"۔

یعنی ممیت (مارنے والا) وہ ہے جس نے تیرے دل کو غفلت سے اور تیرے نفس کو

ذلت کے غالب کرنے سے اور تیری عقل کو شہوت سے مارا ہے۔(۱)

کچھ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ "مُمِیْتُ" وہ ہے، جس نے گنہگاروں کو خلافِ شریعت کام کرنے کے سبب سے مردہ بنایا ہے۔ بندے کو چاہئے کہ نفس کو مار کر غضب اور شہوت کے غلبے سے آزاد بنائے، ریاضت اور مجاہدہ زیادہ کرے۔

علامہ احمد الصاوی علیہ الرحمۃ اس اسم کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اَلْمُمِیْتُ" ای الخالق للموت وھو عدم الحیوٰۃ عما من شانہ الحیوٰۃ۔ ممیت کے معنیٰ ہیں موت کا پیدا کرنا، اور موت کہتے ہیں جس کی شان ہے، باحیات ہونا۔ اس سے حیاتی گم کرنا۔(۲)

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جس شخص کا نفس سرکش ہے اور اسے مار نہیں سکتا۔ شریعت کے احکام کی تابعداری نہیں کرتا، دینی کاموں سے دور رہتا ہو تو وہ شخص سوتے وقت اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر یہ اسم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نفس کو فرمانبردار بنائے گا۔(۳)

اسی طرح ظالموں کو ہلاک کرنے کے لئے یہ اسم پڑھتا رہے تو وہ ہلاک ہو جائیں گے اور ان کے ظلم سے نجات پائے گا۔

نفس امارہ کے مکر سے آزادی حاصل کرنے کے لئے بھی اس اسم کا پڑھنا فائدہ دینے والا ہے۔ اگر کوئی طالب علم یہ پانچ اسماء مبارک،

"یَا مُصَوِّرُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا مُحْیِی یَا مُمِیْتُ" ملا کر پڑھتا رہے تو ذہن و عقل فروغ پائے گا اور مشکلات میں آسانی ہوگی۔

---

(۱) تفسیر جمل-۲۶۴، ج۲۔(۲) تفسیر صاوی-ص ۳۴۵، ج۱۔(۳) مظاہر حق-ص ۲۶۶، ج......۔

(۶۳)

"اَلْحَیُّ" جَلَّ جَلَالُہٗ (زندہ)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ "حیٰوۃ" سے مشتق ہے۔ اللہ تعالیٰ ازلی ابدی زندہ ہے فنائیت سے ہر طرح پاک ہے حیات ایک ایسی صفت ہے، جوارادی افعال کا سبب ہے۔ جسے اس صفت سے حصہ حاصل نہیں ہے، وہ میت ہے۔ حی مطلق وہ ذات ہے کہ تمام سلجھانے والی چیزیں اس کے سلجھانے میں داخل ہیں۔ تمام مخلوق اس کے کام اور حکم کے تابع ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا باقی جو چیزیں حیات رکھنے والی ہیں۔ سب اس کی مہربانی کی محتاج ہیں۔

جو بھی شخص یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ حَی مطلق ہے، موت فنائیت سے پاک ہے، وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا، اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا اور ابدی زندگی پائے گا۔

حَیٔ وہ ذات بابرکات ہے، جو دائم وقائم اور لافانی ہے۔ جسے اونگھ اور نیند نہ آئے "کیونکہ حالتِ نیند میں سمجھ اور احساس نہیں رہتا اور موت سے مشابہت ہوتی ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ" یعنی وہ زندہ ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پھر اسی کی عبادت کرو"۔

یہ اسم قرآن پاک میں پانچ مقامات پر آیا ہے: سورۃ بقرہ میں ایک (۱) مرتبہ، آلِ عمران میں ایک (۱) مرتبہ، طٰہٰ میں ایک (۱) مرتبہ، الفرقان میں ایک (۱) مرتبہ، غافر میں ایک (۱) مرتبہ۔

مسئلہ: "حَیُّ" ہونا اللہ تعالیٰ کی ازلی اور اس کی ذات سے قائم رہنے والی صفت ہے۔ اس کی ذات کے لئے حیوان کا لفظ بولنا جائز نہیں ہے۔ اسے حَیُّ کہا جائے گا۔ (۱)

---

(۱) تفسیر جمل۔ ص ۶۶۴۔ ج ۲۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کوئی بیمار خود یا کوئی اور اس پر یہ اسم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا کرے گا۔ اگر کوئی شخص روزانہ ستر (۷۰) مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھتا رہے تو روحانی قوت حاصل کرے گا اور عمر میں برکت پائے گا۔ اگر کوئی شخص یا حیُّ، تین ہزار (۳۰۰۰) مرتبہ پڑھے گا تو بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ مشک و گلاب سے یہ اسم لکھ کر تین (۳) دن بیمار کو پلایا جائے تو صحتیاب ہوگا۔

(۶۴)

"اَلْقَیُّوْمُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (قائم رکھنے والا)

یہ اسم مبالغہ کا صیغہ فعول کے وزن پر آیا ہے۔ معنیٰ: خود ہی خود قائم اور کائنات کو قائم رکھنے والا، کہ اس کی مہربانی کے بغیر کسی بھی چیز کا وجود یا بقا ممکن ہی نہیں۔ موجودات کی بقا اس کی ''قیومیت'' کی وجہ سے ہے۔ علماءِ کرام کا فرمان ہے کہ: قیوم، قیم کا مبالغہ ہے۔ یعنی مخلوق کے کاموں کو بنانے والا بندوں کے امر کی تدابیر تیار کرنے والا۔ نیکی، تقویٰ اور سیدھی راہ دکھانے والے کو قیوم کہا جاتا ہے۔

یہ اسم مطلق اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور پر نہیں بولا جاتا۔ قیوم اضافے یا کمی سے پاک ہے۔ کیونکہ اضافہ وہاں کیا جاتا ہے جہاں کمی ہو اور کمی وہاں کی جاتی ہے جہاں زیادتی ہو۔ بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا کارساز سمجھے، دل کو غیر کی جانب متوجہ ہونے سے روکے اور یقین رکھے کہ میرے کام بنانے والا ''اللہ'' ہے۔ دنیا و آخرت میں اس کا تصرف قائم ہے۔ باقی سب اسی کے محتاج اور اسی کے در سے مرادیں پانے والے ہیں۔ قرآن پاک میں یہ اسم تین مقامات پر آیا ہے: سورۃ بقرہ میں ایک (۱) مرتبہ، آل عمران میں ایک (۱)

مرتبہ اور طہٰ میں ایک (۱) مرتبہ۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کوئی شخص ذہنی کمزوری یا بھولنے کے مرض میں مبتلا ہے تو روزانہ سولہ (۱۶) مرتبہ یہ اسم پڑھتا رہے تو ذہن اچھا اور حافظہ قوی، اور بھول جانے سے چھٹکارا اور قلب روشن ہوگا۔ اگر کوئی شخص، عزت وقار، مرتبے اور مان وشان کا خواہش مند ہے تو یہ اسم زیادہ پڑھتا رہے۔ دعا کی مقبولیت، حاجتوں کے حصول اور مقاصد کے پورے ہونے کے لئے اس اسم کا پڑھنا فائدہ دینے والا ہے۔ رات کے آخری حصہ میں اس کے پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ مخلوق کو مطیع و مسخر اور فرمانبردار بنائے گا۔

ان دونوں اسماء الحیّ اور القیّوم کو ملا کر پڑھنے سے زیادہ برکتیں اور فائدے حاصل ہوں گے۔ حضور پُرنور ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہریٰؓ کو یہ دعا سکھائی تھی، جس میں ان دونوں اسماء کو ملا کر پڑھا گیا ہے۔ دعا یہ ہے:

"یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ وَ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ"۔

"یعنی اے زندہ اے قائم رکھنے والے! تیری رحمت سے مدد لیتا ہوں۔ میرے تمام کاموں کو بنا اور مجھے میرے نفس کے حوالے آنکھ جھپکنے جتنی دیر بھی نہ کر"۔

جس شخص کو نیند زیادہ ہو، اس کے پاس کھڑے ہو کر "الٓمٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" پڑھا جائے تو اس کی نیند ختم ہو جائے گی۔ جو شخص چاہے کہ اس کا دل ہمیشہ زندہ ہو تو ان اسماء کو روزانہ چالیس مرتبہ اس طرح پڑھتا رہے۔

"یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ"، یعنی اے زندہ اے قائم رہنے والے نہیں کوئی عبادت کے لائق تیرے سوا۔ (۱)

---

(۱) کتاب وللہ الاسماء الحسنیٰ۔ ص ۱۶۴۔

(٦٥)

"اَلْوَاجِدُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (پانے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ وجدان سے مشتق ہے۔ حصن حصین کے حاشیہ نمبر۱۴ پر اس اسم کے معنیٰ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: "ای الغنیّ الذی یجد کل شیء ولا یفتقر ابدا و ھو من الجدۃ بمعنی الغنی"۔

یعنی واجد وہ شاہوکار (امیر) ہے، جو ہر چیز کو موجود پائے اور ان کا کبھی بھی محتاج نہ ہو اور وہ (الواجد) جدۃ سے مشتق ہے۔ بمعنیٰ شاہوکاری (امیری) (۱)۔

واجد وہ غنی ہے جس کے خزانے کبھی ختم ہونے والے نہیں اور کسی کا محتاج نہیں ہے۔ (۲)

حضرت علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ اس اسم کی شرح میں لکھتے ہیں کہ واجد وہ ہے۔ جو کسی بھی چیز کا ارادہ کرے تو وہ موجود ہو اور کوئی بھی چیز اس سے جا نہ سکے۔ بعض علماءِ کرام فرماتے ہیں کہ "الواجد" "وجد" سے مشتق ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں "طاقت" پھر واجد کے معنیٰ ہوں گے طاقتور، قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ۔" "یعنی ان (عورتوں) کو رکھو ان گھروں میں جن میں تم رہتے ہو اپنی طاقت کے مطابق"۔

فائدہ: صوفیانہ وجد کا ثبوت: اس اسم کی شرح کرتے ہوئے علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "قال الثوری الوجد لھیب ینشاء فی الاسرار و ینسلخ عن الشوق فتضطرب الجوارح طربا و حزنا عند ذالک الوارد"۔ یعنی حضرت ثوری فرماتے ہیں کہ وجد ایک شعلہ ہے جو راز میں پیدا ہوتا ہے اور شوق سے وجود میں آتا

---

(۱) حصن حصین ص:۳۸ - ج ۲۔ (۲) تفسیر صاوی ص، ۳۴۵ - ج ۱۔

ہے۔ پھراس آتی ہوئی (رازوالی چیز) کی خوشی سے یاد کھ سے اعضاء تڑپتے ہیں۔

کچھ بزرگوں کا فرمان ہے کہ "**الوجد وجود نسیم الحبیب لقوله تعالیٰ** اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ"۔ یعنی وجد کہتے ہیں محبوب کی خوشبو میں بسی ہوا کے حاصل کرنے کو۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے قول کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "بے شک میں یوسف علیہ السلام کی خوشبو پاتا ہوں"۔(۱)

یا "واجد" وجود سے مشتق ہے۔ معنیٰ موجود ہوتا، مطلوب کو پانا، اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے کہ کوئی بھی کمال، مراد اور مقصود اس سے گم نہ ہو سکے گا اور غنی مطلق ہے کہ کسی بھی چیز کا محتاج یا نیاز مند نہیں ہے اور باقی جہاں ایک لحاظ سے "واجد" ہے، تو دوسرے لحاظ سے فاقد (کھونے والا) ہے۔ بعض اشیاء کا محتاج ہے تو بعض کا محتاج نہیں ہے۔

کچھ علماءِ کرام "الوجود" کا معنیٰ "العلم" کرتے ہیں یعنی تمام چیزیں اس کے علم میں ہیں، کوئی بھی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ الغنی، الواجد، العلیم میں اعتباری فرق ہے۔

"غنی" اس لحاظ سے کہ جو چاہے موجود کرے، واحد کے معنیٰ پر مشتمل ہے اور واجد، اس لحاظ سے کہ کسی کا محتاج نہیں ہے، غنی ہے اور "علیم" اس لحاظ سے کہ ہر چیز کا جاننے والا ہے علیم ہے، اور اس لحاظ سے کہ ہر چیز اسے حاصل ہے، واجد ہے۔ بندے کو چاہئے کہ دل کی مرادیں اور مقاصد اللہ تعالیٰ سے مانگے، ہر لمحہ خود کو اللہ تعالیٰ کا محتاج جانے اور اس کے علم سے آگاہ رہے۔ ضروری کمالات کے حاصل کرنے کی جستجو کرے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے غیر کی محتاجی سے بچ جائے۔

علامہ احمد الجواد لکھتے ہیں کہ "الواجد" کے معنیٰ ہیں: ہر موجود پر مالک، ہر چیز پر قادر، جس سے کوئی بھی چیز مخفی نہ رہے۔ ہر چیز کو دیکھے، ہر آواز کو سنے، جو بھی آسمانوں میں یا اس سے اوپر زمینوں میں یا اس سے نیچے ہے سب اسی کا ہے۔

---

(۱) مرقاتِ شرح مشکوٰۃ ص:۳۹۔ ج۳۔

اس مبارک اسم کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ مبارک اسم زیادہ پڑھے گا وہ اپنے اندر ایسے ایسے اعلیٰ کمال وانوار محسوس کرے گا کہ پہلے کبھی بھی محسوس نہیں کیے ہوں گے۔ اس پاک اسم کی اسم مبارک ''الوہاب'' سے موافقت ہے۔ اگر کھانا کھاتے وقت ہر ایک نوالہ اٹھاتے ہوئے یہ اسم پڑھتا رہے تو اس کے دل میں قوت اور طاقت پیدا ہوگی۔ تنہائی میں یہ اسم پڑھنے والوں کو حشمت اور دولت نصیب ہوگی۔

(٦٦)

''اَلْمَاجِدُ'' جَلَّ جَلَالُہٗ (بزرگی والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ ''المجد'' سے لیا گیا ہے، جس کے معنیٰ ہیں: کرم کی وسعت اور شرف میں انتہا تک پہنچنا۔ اس کے معنیٰ بھی ''المجید'' جیسے ہیں صرف صیغے الگ ہیں۔

حضرت علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ اس اسم سے دعا مانگنا بڑا اثر دکھاتی ہے۔ حضور پُرنور ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ بیت اللہ کے غلاف کو پکڑ کر یہ دعا مانگ رہا ہے: ''یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ''۔ یعنی، اے وجود دینے والے، اے بزرگی والے، جو تو نے مجھ پر انعام کیا ہے، مجھ سے الگ نہ کرنا۔ (۱)

مصر کے مشہور ومعروف عالم اور محقق ''علامہ احمد عبدالجواد'' اس اسم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''ومعناہ انہ عظیم الجاہ، جمیل الصفات لاتجتمع فی مخلوق قط الا الانبیاء فلھم منھا اوفر نصیب''. یعنی اس اسم کے معنیٰ ہیں

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ ص، ۳۹۔ ج ۳۔

بڑے مرتبے والا، صاحبِ اعلیٰ صفات، اچھے فعل والا، شریف الذات، باہمت، سخی، عطا کرنے والا اور یہ تمام صفات مخلوق میں انبیاءِ کرام کے علاوہ کسی میں بھی جمع نہیں ہوسکتی، انبیاءِ کرام کے لئے ان صفات سے پورا پورا حصہ حاصل ہوتا ہے۔(۱)

بندے کو چاہئے کہ ہمت مضبوط اور ارادہ قوی رکھے، مخلوق کی محتاجی سے بچے، خالق پر متوجہ رہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص صبح وشام چار سو (۴۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھتا رہے تو تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعلیٰ درجات پائے گا اور جانوروں کی زبان بھی سمجھے گا۔ صاحبِ اخلاق، بزرگی، عزت اور وقار والا ہوگا۔

(٦٧)

"اَلْوَاحِدُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (ایک)

یہ اسم بھی فاعل کا صیغہ الوحدۃ سے لیا گیا ہے، جس کے معنیٰ ہیں: ایک ہونا، اللہ تعالیٰ ذات وصفات کے کمال میں یکتا ہے، مگر یہ وہ ایک نہیں، جس سے تعداد کی شروعات کی جاتی ہے۔ جیسے ایک، دو، تین گنتے ہیں، کیونکہ اس عدد کی ابتدا، انتہا اور حد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ابتدا، انتہا سے پاک ہے۔ بلحاظ عرف واحد دو معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) ایک وہ جو اجزا اور بعض ہونے سے پاک ہو، جیسے جوہر فرد۔

(۲) دوسرا وہ کہ اس کی مثال ونمونہ نہ ہو۔

واحد مطلق وہ ذات ہے، جو ازلی، ابدی ایک ہے۔ بندہ اگر کسی خاص خوبی اور صفت

---

(۱) وللہ الاسماء الحسنیٰ ص، ۱٦٧

سے اسی طرح موصوف ہوتا ہے کہ ہم جنس میں اس کا کوئی ثانی اور مثل نہیں ملتا۔ اسے بھی واحد کہا جاتا ہے۔ کچھ نسخوں میں الواحد کے بعد الاحد آیا ہے اور اَحدُ دراصل وَحدُ تھا واؤ کو مٹا کر ہمزہ کیا گیا ہے۔

واحد اور احد میں کچھ لحاظ سے فرق ہے۔ احد کا الفاظ اثبات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے بولنا ناجائز ہے۔ اللہ احد کہا جائے گا۔ زید احد نہیں کہا جائے گا۔

۱:- احد کی نفی عام ہوتی ہے۔ واحد کی نفی عام نہیں ہوتی ہے۔

۲:- واحد کے بعد تانیث کی تاء آسکتی ہے۔ مگر احد کے بعد تاءِ تانیث نہیں آئے گی۔

معنیٰ کے لحاظ سے بھی فرق ہے۔ احد صیغے کے لحاظ سے بھی واحد سے اوپر ہے، کیونکہ احد صفت مشبہ کا صیغہ ہے جس میں ثبات اور دوام ہوتا ہے۔

۳:- الواحد اور الاحد مشتق ہیں الوحدۃ سے۔ جس سے کبھی مراد ہوتی ہے عدم التجزیہ (اجزاء کا نہ ہونا) الواحد ذات کے لحاظ سے اور الاحد صفات کے لحاظ سے استعمال ہوتے ہیں۔ (۱)

یہ اسم قرآن پاک میں چھ (۶) مقامات پر آیا ہے۔ سورۃ یوسف میں ایک (۱) مرتبہ، الرعد میں ایک (۱) مرتبہ، ابراہیم میں ایک (۱) مرتبہ ص میں ایک (۱) مرتبہ، الزمر میں ایک (۱) مرتبہ، غافر میں ایک (۱) مرتبہ۔ بندے کو چاہئے کہ اپنے اندر عقیدہ توحید مضبوط کرے، اَزل سے اَبد تک اس پر نظر رکھے۔

حضرت امام قشیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ توحید کا بیان تین قسم ہے:

۱:- اللہ تعالیٰ اپنی توحید خود بیان فرمائے۔

۲:- بندے سے توحید کے عقیدے کی طلب کرے اور اسے توفیق عطا کرے۔

۳:- بندہ اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرے۔

بندے کو چاہئے کہ اچھے اخلاق، فضائل اور کمال حاصل کرنے کی جستجو کرے، اپنے

---

(۱) مرقات شرح مشکوۃ ص، ۳۹ - ج ۳

دَور کا اعلیٰ انسان بنے، جیسے اللہ تعالیٰ شانِ الوہیت میں واحد (یکتا) ہے تو بندہ پھر عبودیت (اللہ تعالیٰ کا عبد ہونے) میں اکیلا ہو۔ ایک ہی رب کی جانب متوجہ رہے یہاں تک کہ وحدت کا فیض حاصل کرے۔ توحید کے بحرِ بے کراں میں غوطہ زن ہوکر ہیرے اور جواہر پائے۔ ایک کو تلاش کرے، ایک کو دیکھے، ایک کی محبت دل میں رکھے، جو کچھ اسے ملے، اسی ایک کی طرف سے سمجھے۔

نقل:۔ مشہور صوفی بزرگ شیخ شبلی علیہ الرحمۃ ایک دکان سے گذرے کہ وہ دکاندار شخص کہہ رہا تھا "ارے بھائی" ایک بھی نہ رہا۔ یہ سن کر بزرگ کو جذبہ آ گیا اور فرمایا یہ کیا کہہ رہے ہو؟ اگر ایک نہ ہوتا تو یہ جہاں ہی نہ ہوتا۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ روزانہ یہ اسم پڑھے گا تو اس کے دل سے غیر کے خیالات ختم ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا۔ اگر طہارت سے تنہائی میں ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے تو کئی عجیب چیزیں دیکھے گا۔

اس اسم سے لفظ اللہ ملا کر پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئی انعامات ملیں گے جو قلم سے نہیں لکھے جا سکتے۔

(۶۸)

"اَلصَّمَدُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (بے نیاز)

اس اسم کی تشریح میں علامہ سلیمان شافعی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ: "الذی یحتاج الیہ کل شیء و ھو یستغنی عن کل احد"۔ یعنی "(صمد) وہ ہے کہ ہر چیز اس کی محتاج ہے اور

---

(۱) تفسیر جمل ص ۶۶۴، ج ۲۔

وہ ہر ایک سے بے پرواہ ہے"(۱) ہر عیب سے پاک اور ہر غیب کو جاننے والا ہے۔ ہر ایک چیز اپنی حاجت کے حصول کے لئے اسی کی جانب متوجہ ہوتی ہے، جو خود کھانے سے پاک ہے، مگر اوروں کو کھلانے والا ہے، خود پینے سے پاک ہے، مگر اوروں کو پلانے والا ہے۔ تمام تعریفیں علیٰ وجہ الکمال اس کے لئے ثابت ہیں۔ وہ باقی ودائم ہے۔ فنا وزوال سے پاک ہے یہ صفات اس کے لئے ہمیشہ سے تھیں، ہمیشہ ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

اس صفت میں کوئی بھی اس کا شریک نہیں ہے، "صمد" وہ ہے جس میں سرداریت، شرف، بزرگی، بردباری، امیری، جبروت علم اور حکمت کی صفات موجود ہیں، ہر سائل کا سوال پورا کرنے والا ہے، یا وہ چیز اسے دنیا میں دیدے یا اس پر سے کوئی مصیبت ٹال دے، یا وہ دعا اس کے لئے ثمرِ آخرت بنادے۔

جلد یا دیر سے عطا کرنا، غنی، عظیم، حکیم، علیم، قادر، حلیم کی شان ہے۔ بندے پر بندے کی جان سے زیادہ مہربان ہے یہ اسم قرآن کریم میں سورۃ اخلاص میں اس طرح آیا ہے:

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۝"

ترجمہ: تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد۔ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کے جوڑ کا ہے۔

اس سورۃ میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ پیدا ہونے سے پاک ہے، کیوں کہ جو پیدا ہوتا ہے، اس کو موت ضرور آتی ہے۔ اور جس کی موت ضرور ہو، اس کے وارث اس کے رشتیدار ہوں گے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نہ پیدا ہوا ہے اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے، نہ اس کا کوئی رشتیدار ہے کہ اس کا وارث ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ ہر عیب، نقص اور کمی سے پاک ہے۔ بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ خداوندی

سے مرادیں اور مقاصد چاہے۔ تکالیف اور مشکلات کی آسانی کے لئے دعائیں مانگے اس کی دربار کی جانب دوڑے، تمام عیوب نقائص، آفات سے اسے پاک جانے، اسی سے مدد مانگے، کمال حاصل کرے، اس کے در سے منہ نہ موڑے۔

بندے کو چاہئے کہ اپنی طاقت کے مطابق حاجتمندوں کی حاجتیں پوری کرے۔ غریبوں کی غمخواری کرتا رہے۔ خراب باتوں، لذات اور شہوات سے دور رہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والوں کے لئے راحت اور سکون وسرور بنے۔ شرعی احکامات پر شدت سے عمل کرے۔ یقیں کی راہ پر مستحکم اور مضبوط رہے۔ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت رکھے۔ جیسے حضرت شاہ عبداللطیفؒ نے فرمایا ہے۔ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ نے اس بات کو اس شعر میں بیان کیا ہے، فرماتے ہیں:

ڇاڪي وڃين ڇو ٻيلي ٽئن ٻين جو
وٽ ڪنجڪ ڪريم جي جڳ جو والي جو
سهڪو هوندو سو جنهن جو عشق اللّٰه سين

مطلب یہ ہے کہ تم کیوں دوسروں کے غلام بنتے ہو اس کا **بن جاؤ** جو پورے جہاں کا مالک ہے وہی اس دنیا میں آرام وسکون پائے گا جو اپنے رب سے محبت کرے گا۔

جي پائين جوڳي ٿيان ته سڳ سيئي ٽوڙ
جي جاوانه جايندا جيءُ تسين جوڙ
ته نون پهچين توڙ۔ محبت جي ميدان ۾

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر تم کامل بندے بننا چاہتے ہو تو دنیا کے تمام ظاہری رشتے ختم کر کے خود کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو تو یقیناً تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص رات کے پچھلے پہر یہ اسم مبارک ایک سو پچیس (۱۲۵) مرتبہ پڑھے گا تو اس

میں صداقت اور حق کی نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ اس اسم کا پڑھنے والا بھوک سے محفوظ رہے گا۔ ریاضت اور مجاہدہ کرنے والے کے لئے اس اسم کا پڑھنا بہت فائدہ مند ہے۔ کھانے پینے کی محتاجی سے بچ جائے گا رزق میں برکت، کاروبار میں برکت کے لئے روزانہ ایک ایک ہزار مرتبہ پڑھتا رہے تو بے حدوحساب برکتیں پائے گا۔

اگر کسی بڑے گناہ کا عادی ہے اور اسے چھوڑ نہیں سکتا تو تین راتیں مسلسل ہر رات کو ایک ہزار مرتبہ یہ اسم پڑھ کر، دعا مانگے تو اس سے بچ جائے گا۔ خود نہیں پڑھ سکتا تو کوئی اور اس کی طرف سے پڑھ کر دعا مانگے تو بھی فائدہ ہوگا۔ اگر میاں بیوی کو یا بیوی میاں کو محبت میں لانے کے لئے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پلائے تو مطلوب طالب کی محبت میں قید ہو جائے گا۔

(۶۹)

"اَلْقَادِرُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (قوت رکھنے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ "قدرۃ" سے لیا گیا ہے۔ "قادر" ایسی قدرت والا ہے، جسے کوئی بھی عاجز نہیں کرسکتا۔ جس چیز کو جس طریقے پر رکھے، قادر ہے، کسی اور کی مدد لینے کا محتاج نہیں۔ بے نیاز اور بے پرواہ ہے۔

علامہ احمد بن محمد صاوی، مالکی علیہ الرحمۃ اس اسم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "ای ذو القدرۃ التامۃ وھی صفۃ ازلیۃ قائمۃ بذاتہ تعالیٰ تتعلق بالممکنات ایجاداً علیٰ وفق الارادۃ"۔ یعنی قادر کہتے ہیں پوری قدرت والے کو اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے قائم رہنے والی ازلی صفت ہے، جس کا ممکنات سے وجود بخشنے اور گم کرنے کے لحاظ سے ارادے کے موافق تعلق ہے۔(۱)

قادرِ مطلق اللہ تعالیٰ ہے، کسی اور کو قادرِ مطلق نہیں سمجھا جائے گا۔ دوسروں میں جو

(۱) تفسیر صاوی، ۳۴۶-ج۱۔

قدرت ہے، وہ عارضی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی ہوئی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ یہ اسم اس طرح ذکر فرماتا ہے:

"قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ"۔ (١)

ترجمہ: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے تلے سے یا تمہیں لڑادے مختلف گروہ کر کے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے۔

دوسری آیت میں ہے: "أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ. إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ" (٢)۔ ترجمہ: کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا پھر اسے ایک محفوظ جگہ میں رکھا ایک معلوم اندازے تک پھر ہم نے اندازہ فرمایا تو ہم کیا ہی اچھے قادر ہیں۔

اللہ تعالیٰ وہ قادر ہے، جس نے ہر ایک انسان کو الگ الگ صورت میں اور جدا جدا رنگ عطا کیا ہے۔

بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر نگاہ رکھے۔ اس کے عذاب سے ڈرے اور رحمت میں امیدوار رہے، امر خداوند کے آگے، سرنگوں، اور فرمانبردار رہے۔ کسی کو تکلیف دینے کی کبھی نہ سوچے اگر کسی کی طرف حساب رہتا ہے تو اس کے لئے اللہ کو کافی جانے اور اس کے حوالے کر دے۔ نفس کو شریعت محمدی ﷺ کا تابعدار اور مطیع رکھے۔ شیطان کی راہ سے دور رہے۔ طبیعت کو خواہشات، شہوات اور لذتیں حاصل کرنے سے روکے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو بھی شخص دو رکعت نماز نفل پڑھ کر بعد میں ایک سو (١٠٠) مرتبہ یا قادر پڑھے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے ظاہری و باطنی قوت و طاقت عطا فرمائے گا۔ اس اسم کو باوضو زیادہ پڑھنے والے کو دشمن پر غلبہ اور کامیابی حاصل ہوگی۔

---

(١) سورۃ الانعام آیت، ٦٥۔ (٢) سورۃ المرسلات آیت، ٢٣۔

اگر وضو کرتے وقت ہر ایک عضو پر القادر پڑھتا رہے گا تو دشمنوں اور ظالموں کے ہاتھوں گرفتار ہونے سے محفوظ رہے گا۔ مشکوٰۃ کی شرح مظاہر حق میں لکھتے ہیں کہ مشکل دفع کرنے کے لئے، اس اسم کو دل کی گہرائی سے اکتالیس (۴۱) مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ کے فضل، احسان و مہربانی سے مشکل آسان اور تکلیف دور ہو جائے گی۔ (۱)

(۷۰)

"اَلْمُقْتَدِرُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (قدرت والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ "اقتدار" سے لیا گیا ہے۔ اس اسم میں قدرت کے معنیٰ قادر سے زیادہ موجود ہیں۔ "مقتدر" وہ ہے، جو علم، حکمت اور تدبیر سے اپنی قدرت کو چلائے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا"۔
ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے"۔ (۲)

کچھ بزرگوں نے المقتدر اور القادر کے معنیٰ ساتھ بیان کیے ہیں۔ کیونکہ دونوں میں قدرت کے معنیٰ موجود ہیں۔

بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے قادر اور قدرت والا ہونے پر سوچے، اس کی دی ہوئی نعمتوں کی بے قدری نہ کرے، کیوں کہ جو اللہ جل شانہ ان نعمتوں کے دینے پر قادر ہے وہ چھیننے پر بھی قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے رات دن کوشاں رہے۔ اور یہ رضا سنت کے اتباع اور اطاعت سے ممکن ہے۔ جیسے مولانا سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جزایں نیست سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت از جز پئے مصطفیٰ

(بوستان)

---

(۱) مظاہرِ حق ص، ۲۶۷-ج ۲۔ (۲) سورۃ الکہف آیت: ۴۵۔

اے سعدی! یعنی حضور ﷺ کی راہنمائی کے بغیر سیدھی راہ پر چلنا ممکن نہیں۔ ان کی راہ سیدھی اور طہارت والی راہ ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد یہ اسم زیادہ پڑھے گا، تو ہر ایک کام میں تدبیر اور تدبر حاصل ہوگا ظالم کو ہلاک کرنے کے لئے اس اسم کے ساتھ "الشدید القوی، القاھر" ملا کر رات کے پچھلے پہر میں، اندھیری جگہ، ننگے سر، زمین پر بیٹھ کر پڑھے اور دو رکعت نماز نفل پڑھے، آخری سجدے میں دعا مانگے تو دشمن جلد ہلاک ہو جائے گا۔

خواہ مخواہ کسی کو ہلاک کرنے کے لئے نہ پڑھے۔

(۷۱)

"اَلْمُقَدِّمُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (بڑھانے والا - آگے کرنے والا)

دال کے زیر سے اسم فاعل کا صیغہ "تقدیم" سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: آگے کرنے والا۔ مقدم وہ ہے جو اپنے دوستوں کو اپنی بارگاہ کے قریب کرنے والا اور قرب کی راہ بتانے والا ہے۔ تقدیم کبھی زمانے کے لحاظ سے ہوتی ہے اور تو کبھی مکان کے لحاظ سے، کبھی شرف وشان کے لحاظ سے۔

"مُقَدِّمُ" وہ ہے جو بعض چیزوں کو بعض سے آگے بڑھاتا ہے۔ ذات کے لحاظ سے جیسے بسیط مرکب سے آگے ہوتا ہے یا عزت اور عظمت کے لحاظ سے، جیسے انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) اور اولیاءِ کرام عام مسلمانوں سے آگے ہیں یا زمانے کے لحاظ سے، جیسے ایک دور، دوسرے دور سے آگے ہوتا ہے، یا مکان کے لحاظ سے جیسے علویہ، سفلیہ چیزوں سے اوپر ہیں۔

حضرت علی القاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ: بعض عارفوں کا کہنا ہے کہ مقدم وہ ہے، جس نے اپنے بندوں کو نیکی کے مختلف کاموں سے بلندی بخشی ہے۔(۱)

بندے کو جب یہ یقین آ جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے آگے بڑھانا، مقدم رکھنا، تو اپنی طاقت وقوت پر نظر نہیں رکھے گا۔ بلکہ کیے گئے اعمال پر بھی بھروسہ نہیں کرے گا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل و مہربانی کا طلب رہے گا۔ نیکی کے کاموں میں پہل کرنے کی کوشش کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتا رہے گا خیرات اور ثواب کے کاموں میں جلدی کرے گا اللہ تعالیٰ کے مقرب اور مرتبے میں مقدم بندے کی عزت اور احترام کرے گا ان سے پیار و محبت رکھے گا۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جب مجاہد جنگ کے میدان میں داخل ہو تو یہ اسم زیادہ پڑھے، اس کی برکت سے کامیابی اور فتح حاصل کرے گا۔ جسم میں قوت اور لڑنے میں ہمت اور جرأت محسوس کرے گا۔ روحانیت کے میدان میں ترقی حاصل کرنے کے لئے یہ اسم زیادہ پڑھنا چاہئے۔ اسی طرح کوئی طالب علم امتحان میں پوزیشن حاصل کرنا چاہے تو محنت کے ساتھ یہ اسم مبارک بھی پڑھتا رہے تو انشاء اللہ کامیاب ہوگا۔

(۷۲)

"اَلْمُؤَخِّرُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (پیچھے کرنے والا)

خ کے زیر سے اسم فاعل کا صیغہ "تاخیر" سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: پیچھے کرنا، مؤخِّر وہ ہے، جس نے دشمنوں کو قرب و معرفت کی راہ سے پیچھے رکھا ہے۔ راہِ حق سے

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ ص،۴۰۔ ج ۳

الگ رہنے والا بدنصیب ہے۔ حضور ﷺ نے دعا میں یہ دونوں اسم "المقدم" اور "المؤخر" ساتھ ذکر کیے ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ، حضور پُرنور ﷺ نے یہ دعا مانگی تھی:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ". (۱)

ترجمہ: اے اللہ: معاف کردے تو مجھے، جو میں نے پہلے کیا اور جو میں نے بعد میں کیا اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں نے ظاہر کیا۔ تو آگے کرنے والا اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

بندے کو چاہئے کہ نفس اور شیطان کی رائے کو ہٹا دے اور ان پیاروں کی جماعت میں داخل ہو جائے جن کے لئے قرآن اور حدیث میں خوشخبری آئی ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ اسم زیادہ پڑھتا رہے گا، اس کے لئے توبہ کے دروازے کھلے رہیں گے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری میں یکتا ہوگا۔

اگر کسی شخص کی عمر زیادہ گذر چکی ہے اور اس نے کوئی نیک عمل نہیں کیا تو وہ یہ اسم زیادہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت دے گا اور ایسے نیک عمل کرنا نصیب کرے گا کہ پچھلی تمام غلطیاں ختم ہو جائیں گی۔

جو بیمار زیادہ تکلیف محسوس کرتا ہو اور زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہو تو اسے یہ اسم زیادہ پڑھانا چاہئے اس اسم سے زندگی میں اضافہ ہوگا اور مرض سے بھی شفا پائے گا۔ مگر ہمیشہ نیک عمل کرنے کا ارادہ رکھے۔

جو شخص روزانہ ایک سو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھتا رہے تو اس کا دل غیر کی جانب متوجہ

---

(۱) صحیح البخاری اور صحیح مسلم۔

نہ ہوگا اور اس کے تمام کام آسانی سے انجام پائیں گے۔ جو شخص روزانہ اکتالیس (۴۱) مرتبہ یہ اسم پڑھتا رہے گا تو اس کا نفس مطیع اور فرمانبردار رہے گا۔

(۷۳)

"اَلْاَوَّلُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (سب سے پہلا)

ازل سے اولیت اس کی شان ہے۔ اس کے وجود کی ابتدا اور ہستی کی شروعات نہیں ہے۔ تمام چیزوں سے پہلے ہے۔

اللہ تعالیٰ مہربانی و کرم کرنے میں اول، ہدایت دینے میں اول، عارفوں کو نورِ معرفت سے نوازنے میں اول ہے۔ جس نے بندوں کو خودشناسی عطا کی ہے۔

علامہ سلیمان شافعی اس اسم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: **الاول القديم بلا ابتداء.** یعنی اول سے مراد ہے۔ ابتدا سے پہلے اول۔ (۱)

حصن حصین کے حاشیہ نمبر ۲۰ پر لکھتے ہیں: "**الاول ای انه قبل كل شیء وليس قبله شیء**". یعنی اول، اے بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز سے پہلے ہے اور اس سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے۔ (۲)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ". ترجمہ: وہ (اللہ تعالیٰ) اول اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ (۳)

بندے کو چاہیئے کہ نیکی کے کام میں اولیت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کے لئے جانی و مالی قربانی دینی پڑے تو اول خود قربانی دے۔

---

(۱) تفسیر جمل ص،۶۶۵ - ج ۲۔ (۲) حصن حصین، ۳۸۔ (۳) سورۃ حدید، آیت: ۳۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کسی کو نرینہ اولاد نہیں ہے تو وہ چالیس (۴۰) دن، چالیس (۴۰) مرتبہ روزانہ یہ اسم پڑھے تو اسے اللہ تعالیٰ اس اسم کی برکت سے عطا فرمائے گا۔ اگر کوئی مسکین اور تنگ دست ہے تو چالیس راتیں ہر جمعہ رات ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے تو مسکینی اور تنگدستی سے نجات حاصل کرے گا اور خوشحالی اور مال و اولاد میں برکت ہوگی۔

(۷۴)

"اَلْآخِرُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (آخری) (سب سے آخر میں رہنے والا)

آخر وہ ذات ہے، جس کی بقا کی انتہا نہیں ہے اور اس کے ہمیشہ رہنے کی کوئی حد نہیں ہے۔ ہر چیز فنا ہوگی، مگر وہ فنا ہونے سے پاک ہے۔ اپنے لطف و کرم سے بندوں کے کام خود بناتا ہے، خود ہی مخلوق کا وارث ہے، کیونکہ باقی سب فنا ہوں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ فنا ہونے سے پاک ہے۔ اول بھی وہی ہے اور آخر بھی۔

قرآن پاک میں بھی وضاحت موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ"۔ ترجمہ: جو بھی اس (زمین) پر ہے۔ فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی ذات تیرے رب کی جو عزت اور نعمت کرنے والا ہے۔ (سورۃ الرحمان آیت: ۶۴) ایک اور آیت میں ہے:

"کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ"۔ ترجمہ: ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ اس کی ذات کے سوا اس کے لئے حکم (ثابت) ہے اور اس کی جانب تم لوٹائے

جاؤ گے۔(سورۃ القصص آیت:۸۸)۔

بندے کو چاہئے کہ ایسے عمل کرے جو آخرت میں کام آئیں۔

اس اسمِ مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص روزانہ ایک سَو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھتا رہے تو اس کا دل صاف رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور اس کے دل میں جگہ نہیں پائے گا۔ جو شخص بعد نمازِ عشاء روزانہ ایک سَو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھتا رہے تو باقی عمر کے دن اچھے بسر ہوں گے۔ بلاؤں، آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔

قرض سے نجات کی دعا

ترمذی، ابنِ ماجہ، ابنِ حبان حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے قرض سے نجات پانے کے لئے یہ دعا سکھائی ہے:

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ. اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَّ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَّ اَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَّ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ".

ترجمہ: اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب، ہمارے اور تمام چیزوں کے رب، توراۃ اور انجیل کے اور قرآن کے نازل کرنے والے، دانے اور گھٹلی کے پیدا کرنے والے! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے کہ تو اس کی پیشانی کو پکڑنے والا ہے۔ تو اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی بھی نہیں ہے اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی بھی نہیں ہوگا اور تو ظاہر ہے، تجھ سے اوپر کوئی بھی نہیں ہوگا۔ اور تو باطن ہے تیرے سوا کوئی بھی نہ ہوگا۔ میرا

قرض مجھ پر سے اتار دے اور مجھے محتاجی سے بے پرواہ کر دے یعنی کسی کا محتاج نہ رہوں۔
(کتاب وللہ الاسماء الحسنیٰ ص، ۱۸۰)
جو شخص یہ دعا زیادہ پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قرض سے آزادی عطا فرمائے گا۔

(۷۵)

"اَلظَّاهِرُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (سب سے ظاہر)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، ظہور سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں غالب ہونا، عیاں، روشن ہونا۔

غالب وہ ذات ہے، جس سے بلند کوئی چیز نہیں۔ اپنی قدرت اور کاریگری کی نشانیوں سے ظاہر اور روشن ہے۔ اس کی نعمتیں بتا رہی ہیں کہ انعام کرنے والا ہے۔ بصیرت والوں کے سامنے روشن اور ظاہر ہے کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے وجود کا گواہ اور دلیل ہے۔ کوئی بھی چیز کہیں بھی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے اور اسے دیکھ رہا ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص اشراق کی نماز کے بعد یہ اسم پڑھتا رہے گا تو اس کے دل میں محبت کے انوار پیدا ہوں گے۔ نورِ ولایت محسوس کرے گا اور مخفی راز بھی اسے معلوم ہو جائیں گے۔ کشف کے لئے اس اسم کا پڑھنا زیادہ فائدہ دینے والا ہے۔ اس اسم کو اسم مبارک ''الحمید'' سے زیادہ موافقت ہے۔ اس سے ملا کر پڑھنے سے زیادہ فائدے حاصل ہوں گے۔ جو شخص بینائی سے محروم ہو یا بینائی کم ہو گئی ہو وہ اشراق کے نفل پڑھنے کے بعد پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ یہ اسم روزانہ پڑھے گا تو بینائی لوٹ آئے گی اور کم بینائی والا زیادہ بینائی پائے گا۔
اگر طوفان کا خطرہ ہے تو یہ اسم زیادہ پڑھے۔ دعا خود مانگے یا کسی اور سے کروائے تو

اس کے ڈر سے محفوظ رہے گا۔

اگر کسی مکان کے گرنے کا اندیشہ ہے تو اس کی دیواروں پر یہ اسم لکھ دیا جائے تو انشاء اللہ وہ مکان اور مکین سب امن میں رہیں گے۔

(۷۶)

"اَلْبَاطِنُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (سب سے پوشیدہ)

باطن وہ ذات ہے، جسے اس جہاں میں عام آنکھیں نہ دیکھ سکیں اور اس کی حقیقت سمجھنے میں ہی نہ آسکے۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ"۔

ترجمہ: آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی باریک بین اور خبردار ہے۔ (الانعام آیت ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ مفکروں کے فکر اور سوچ سے مخفی ہے اور ان کی سمجھ سے بلند ہے۔ بندے کو چاہئے کہ اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کرے۔ (دنیا) جہان کے حادث ہونے کو سوچے۔ اس کی فنائیت پر نگاہ رکھے اور اس سے دل نہ لگائے۔ دل کو حقیقی مالک کے سپرد کرے۔ ظاہری چیزوں میں تدبیر، غور و فکر کرتے ہوئے، ان کے صانع (بنانے والے) پر توجہ کرے۔ دین کے کاموں میں ہمیشہ پہل کرنے والا ہو۔ ظاہر کو شریعت اور باطن کو حقیقت کی معرفت کے نور سے منور اور روشن رکھے۔ ظاہر میں مخلوق سے اور باطن میں اللہ تعالیٰ سے مشغول رہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

مشکوٰۃ المصابیح کی شرح مظاہر حق میں لکھتے ہیں کہ: **جو شخص یہ اسم مبارک روزانہ**

تین مرتبہ پڑھتا رہے گا تو اس کا باطنی تعلق اللہ تعالیٰ سے دائمی ہوگا۔ جو شخص یہ اسم زیادہ پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی مخلوق میں مقبولیت اور عزت عطا کرے گا۔ (۱)

(۷۷)

"اَلْوَالِیْ" جَلَّ جَلَالُہٗ (کام بنانے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، الوِلایۃ (واؤ کے زیر سے) لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: تصرف کرنا، دوست رکھنا اور الولایۃ (واؤ کے زبر سے) کے معنیٰ ہیں: مدد کرنا حکومت چلانا۔

والی وہ ہے، جو صاحبِ تدبیر وقدرت ہے۔ تدبیر میں اور حکم جاری کرنے میں کسی کا محتاج نہیں ہے۔ تمام دنیا کو سنبھالنے والا اور قائم رکھنے والا ہے۔ جس طریقے سے چاہے مخلوق میں تصرف کرے، وہ ہی حقیقی والی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءً فَلَا مَرَدَّ لَہٗ وَمَا لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ"۔

ترجمہ: اور جس وقت اللہ تعالیٰ کسی قوم کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر ان کے لئے اس کے سوا کوئی حمایتی نہیں۔ (سورۃ الرعد آیت:۱۱)

بندے کو چاہئے کہ اپنے نفس پر غالب رہے اور ایسے کاموں سے خود کو بچائے، جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

صالحین، اولیاءِ کرام اور وقت کے کامل، قطب کے لئے اس اسم کا پڑھنا زیادہ مفید ہے۔ جو شخص یہ اسم زیادہ پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا۔ اگر

(۱) مظاہر حق، ص، ۲۶۸-ج ۲۔

چینی کے برتن پر یہ اسم لکھ کر پھر دھو کر وہ پانی گھر کے چاروں کونوں میں ڈالا جائے تو وہ گھر آفات ومصائب سے محفوظ رہے گا۔

کسی کو مطیع وفرمانبردار کرنے کے لئے گیارہ (۱۱) مرتبہ روزانہ یہ اسم پڑھتا رہے تو وہ مطیع ہوگا۔

اگر کوئی شخص چاہے کہ دنیوی اور اخروی فائدے اور برکتیں حاصل کرتا رہے تو وہ روزانہ تین سو (۳۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے تو انشاء اللہ برکتیں حاصل کرے گا۔

(۷۸)

"اَلْمُتَعَالِیْ" جَلَّ جَلَالُہٗ (سب سے اونچا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، تعالیٰ سے لیا گیا ہے، جس کے معنیٰ ہیں: زیادہ اوپر ہونا۔

اونچائی کے اعلیٰ مقام کو پہنچنے والا اور نقائص سے پاک اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات ہے۔ اس کی صفات ہیں جو عوارض مخلوق کی صفات سے لاحق ہیں، ان سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ".

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ) ظاہر اور باطن کا جاننے والا بڑی (شان والا) سب سے اونچا ہے۔ (سورۃ الرعد آیت: ۹)

اسی طرح اس آیت سے بھی یہ اسم لیا گیا ہے۔

"فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ".

ترجمہ: پھر سب سے اونچا ہو اللہ، نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق اس کے سوا، عرش عظیم کا رب ہے۔ (سورۃ المؤمنون آیت: ۱۱۶)

بندے کو چاہئے کہ ہمت بلند رکھے، اپنے حال کی اصلاح کرے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

کوئی شخص اگر کسی حکمران کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور یہ اسم پڑھتا ہوا جائے تو اس حاکم پر اس کا اچھا اثر ہوگا۔ اگر کسی دشمن اور ظالم کے ظلم سے تنگ ہو گیا ہو اور اسے ہلاک کرنے کے سوا کوئی اور راستہ نہ ہو تو سات دن مسلسل روزانہ ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ یہ اسم اسے ہلاک کرنے کی نیت سے پڑھے تو وہ دشمن اللہ کے حکم سے ہلاک ہو جائے گا۔

(۷۹)

"اَلْبَرُّ" جَلَّ جَلَالُہٗ (نیکوکار۔نیکی کرنے والا)

یہ (با) کے زبر سے اسم مبالغہ کا صیغہ ہے۔ حصن حصین کے حاشیہ نمبر ۲۵ پر اس اسم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بَرُّ کے معنیٰ ہیں۔ اَلْمُحْسِنُ الْمُنْعِمُ۔ احسان کرنے والا، بھلائی کرنے والا اس کی ذات ہے۔

حضرت علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ اس اسم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اَلْبَرُّ

ای المحسن البالغ فی البر و الاحسان.

یعنی، بر کے معنیٰ ہیں: احسان کرنے والا، نیکی اور احسان میں کمال کی حد کو پہنچنے والا۔

مرقات شرح مشکوٰۃ کے صفحہ ۱۴۱ جلد ۳ میں امام قشیری علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ "جس پر اللہ تعالیٰ احسان کرتا ہے، اسے نفس کی مخالفت سے بچا کر، اپنا لطف و انس نصیب کرتا ہے۔ اس کے لئے مراد آسان اور اس کے دل کو پاک و صاف رکھتا ہے۔ اس بندے کو تقویٰ، معرفت اور حقیقی عشق کی دولت سے مالا مال کرتا ہے"۔

علامہ احمد صادی مالکی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: **البر ای المحسن لعباده الطائعين**

والعاصین. یعنی: بر کے معنیٰ ہیں اپنے فرمانبردار اور نافرمان بندے پر مہربانی کرنے والا۔ (تفسیر صاوی ص: ۳۴۶۔ ج ا۔)

حضرت سلیمان شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ البر وہ ہے، جو سائل کو اچھا عطا کرے، نواز دے، عابدوں کو اچھا بدلہ عطا فرمائے، گناہ کی وجہ سے گنہگاروں پر احسان بند نہ کرے، اس سے ہمیشہ بھلائی ظاہر ہوتی ہے۔ (تفسیر جمل ص: ۱۶۵- ج ۲)

اس کی عطا تمام مخلوق پر ہے۔ کسی کو بھی رزق سے محروم نہیں رکھتا۔ اپنے ولیوں کو ولایت کے خصوصی انعام سے نوازتا ہے۔ مناجات کی لذت سے محظوظ فرماتا ہے۔ ثواب زیادہ عطا فرماتا ہے۔ گنہگار کے گناہ کو معاف فرما کر بخش دیتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ اسم اس طرح آیا ہے:

"اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ" ترجمہ: بے شک وہ بھلائی کرنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ الطّور: آیت، ۲۸)

قرآن کریم میں یہ اسم انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے بھی آیا ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں آیا ہے:

"وَكَانَ تَقِيًّا وَّ بَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَ لَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا". ترجمہ: اور وہ متقی اپنے والدین سے بھلائی کرنے والا اور وہ نہیں سختی کرنے والا نافرمان۔ (سورۃ مریم: ۱۴)

اسی طرح نیک صالح بندوں کے حق میں اَبرارُ کا لفظ آیا ہے، جو بَرُّ یا بارُّ کی جمع ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ". ترجمہ: بے شک نیکوکاروں کی کتاب علیین میں ہے۔ (سورۃ مطففین آیت: ۳۲)۔

بندے کو چاہئے کہ عام مخلوق سے خاص طور پر والدین کے ساتھ بھلائی کرے۔ اپنے نفس پر احسان کرے۔ دل میں برائی اور حسد نہ رکھے۔ کسی کو بھی تکلیف دینے کی نہ سوچے، اگر کوئی اور تکلیف پہنچائے تو بھی درگذر کرتا رہے۔ جیسے سید عبداللطیف بھٹائی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

یعنی کہ اگر کوئی تمہیں بُرا بھلا کہے بھی تو تم اسے کچھ نہ کہو کیوں کہ جو کسی کے ساتھ زیادتی کرتا ہے دراصل وہ اپنے لئے ہی نقصان کرتا ہے کیوں کہ حاسد کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کوئی شخص سفر پر نکلے تو یہ اسم زیادہ پڑھتا رہے، اس اسم کے پڑھنے کی وجہ سے سفر میں امن وسلامتی سے رہے گا۔

اگر بچے پر روزانہ سات (۷) مرتبہ یہ اسم پڑھا جائے تو اللہ کے کرم سے بچہ نیک ہوگا اور آفات سے حفاظت میں رہے گا۔

اگر کوئی شخص کسی بُرے فعل میں مبتلا ہے جیسے زنا وغیرہ اور اسے چھوڑ نہیں سکتا تو وہ اس اسم کو روزانہ سات (۷) مرتبہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اس بُری عادت سے چھٹکارہ پائے گا۔ اگر "البرُّ" سے ''الرحیم'' بھی ملا کر پڑھے تو اس کی دعا جلد قبول ہوگی۔

(۸۰)

"اَلتَّوَّابُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (توبہ قبول کرنے والا)

یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، التواب، التوبۃ سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: رجوع کرنا، لوٹنا، اگر اس کی نسبت بندے کی طرف ہوگی تو اس سے مراد ہے گناہوں سے رجوع کرنا، لوٹنا اور اگر اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہوگی تو اس سے مراد ہے بندے پر رحمت اور بخشش سے لوٹنا۔ توبہ کے اسباب پیدا کر کے، اسے توبہ کی توفیق دینا اور غفلت کی

نیند سے بیدار کرنا، بندہ گناہوں پر پشیمان ہو کر گناہ چھوڑنے کے ارادے سے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتا ہے تو اللہ تعالیٰ بخشش کرنے اور معافی دینے سے بندے کی طرف اپنی رحمت کو متوجہ کرتا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی دعا میں یہ اسم موجود ہے۔ جیسے قرآن کریم میں ہے:

"وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ"۔ ترجمہ: اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بے شک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت: ۱۲۸)

بندوں کے لئے بھی یہ الفاظ آیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ"۔

ترجمہ: بے شک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے اور طہارت کرنے والوں سے۔ (سورۃ بقرہ آیت: ۲۲۲)

بندوں کو چاہئے کہ کیے گئے گناہوں پر پشیماں ہوں۔ گناہوں کی معافی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں تو یہ قبول ہونے کی امید رکھیں اور رحمت سے ناامید نہ ہوں۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کوئی شخص یہ اسم ضحیٰ (اشراق کے وقت سے کچھ دیر بعد) کے نوافل کے بعد تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے سچی توبہ کرنا نصیب فرمائے گا اور اس کے تمام کام آسان ہوں گے۔ اس کا نفس فرمانبردار رہے گا۔ ظالم کے ظلم سے بچنے کے لئے دس (۱۰) مرتبہ روزانہ یہ اسم پڑھے گا تو کامیاب ہوگا۔

یہ اسم چینی کی پلیٹ پر لکھ کر، بارش کے پانی سے دھو کر پلانے سے شراب کا عادی شراب پینا چھوڑ دے گا۔

گناہوں کی بخشش کے لئے یہ دعا پڑھتا رہے تو اچھا ہے:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ".

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے میری طرف رحمت سے رجوع فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(۸۱)

"اَلْمُنْتَقِمُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (بدلہ لینے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، "الانتقام" سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: بدلہ لینا، یعنی کافروں اور سرکشوں پر عذاب کرنے سے بدلہ لینے والا۔ اللہ تعالیٰ بندے کو اول وقت دیتا ہے اور اسے ڈر وخوف دلاتا ہے۔ پھر وہ شخص اگر برائی کرنے سے نہ رُکے تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دیتا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ". ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ غالب بدلہ لینے والا ہے۔ (سورۃ المائدہ آیت: ۹۵)

ایک اور آیت میں ہے: "اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ". ترجمہ: بے شک ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں۔ (سورۃ السجدہ آیت: ۲۲)

بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے انتقام سے ڈرتا رہے۔ گناہوں اور برائیوں سے دور رہے، شرعی حدود نہ توڑے، اللہ تعالیٰ کے احکامات ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔ دین کے دشمنوں سے بدلہ لے۔ نفس امارہ کو مطمئنہ بنائے۔

حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ "ایک رات عبادت میں میرے نفس نے سستی دکھائی تو اس کے بدلے میں پورا سال میں نے اسے بھوکا رکھا"۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کوئی ظالم کے ظلم کا شکار ہو اور وہ اسے ہلاک کرنے کی غرض سے یہ اسم زیادہ پڑھے گا تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اور اگر اسے دوست بنانے کی غرض سے پڑھے تو وہ دوست بن جائے گا۔

مشکوٰۃ کی شرح ''مظاہرِ حق'' میں لکھتے ہیں: اگر کسی کو کوئی ضروری کام ہو تو وہ اسے حاصل کرنے کے لئے یہ اسم رات کو بیدار ہو کر پڑھے تو وہ کام آسانی سے ہو جائے گا۔(۱)

(۸۲)

''اَلعَفُوُّ'' جَلَّ جَلَالُہٗ (معاف کرنے والا)

یہ اسم مبالغہ کا صیغہ، عفو سے لیا گیا ہے اور فعول کے وزن پر غفور کے معنیٰ میں ہے: اس کے معنیٰ ہیں: معاف کرنے والا۔ عفو میں غفور سے زیادہ معنیٰ پوشیدہ ہیں۔ غفور کے معنیٰ ہیں گناہ چھپانے والا العَفُو کے معنیٰ ہیں، گناہوں کو بالکل مٹانا اور ختم کرنا۔ بندہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو، مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار ضرور رہے۔ کسی کے لئے یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ گنہگار ہے اس کا معاملہ کیسے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ مہربان اور معاف کرنے والا ہے۔ اگر چاہے تو کسی کے بھی تمام گناہ معاف کرے، تو بھی قادر ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا''۔ ترجمہ: پھر بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا قادر ہے۔ (سورۃ النساء آیت:۴۹)

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو بھی معاف کرنے کی تعلیم دی ہے۔ قرآن کریم میں ہے: ''وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا''۔ ترجمہ: اور معاف کریں اور درگذر کریں۔ (سورۃ النور آیت: ۲۲)

(۱) مظاہرِ حق ص، ۲۶۸- ج ۲۔

بندے کو چاہئے کہ اپنے اندر معاف کر دینے کا مادہ پیدا کرے ہر ایک سے احسان، مہربانی اور بھلائی کرتا رہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ اسم مبارک زیادہ پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے معافی کے دروازے کھول دے گا اور اسے اچھے اخلاق اور نیک عادتیں نصیب فرمائے گا۔ اس اسم کے ساتھ ''الغفور'' کو ملا کر پڑھا جائے تو دعا جلد قبول ہوگی۔ اس اسم کو زیادہ پڑھنے والا ہمیشہ امن میں ہوگا۔

(۸۳)

''اَلرَّؤُفُ'' جَلَّ جَلَالُہٗ (مہربان)

یہ اسم مبالغہ کا صیغہ، فعول کے وزن پر الرافۃ سے مشتق ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں۔ شدۃ الرحمۃ (رحمت کا زیادہ ہونا) رؤف میں رحمت کے معنیٰ رحیم سے بھی زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندے پر مہربان ہے۔ علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ اس اسم کے معنیٰ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ایک نیکوکار شخص کے پڑوس میں ایک گنہگار رہتا تھا۔ جب وہ گنہگار شخص انتقال کر گیا تو نیکوکار شخص نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ ایک شخص نے گنہگار شخص کو خواب میں دیکھ کر حال پوچھا۔ اس نے جواب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیا اور اس نیکوکار کے لئے پیغام دیا کہ اسے کہنا کہ اگر آپ کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے ہوتے تو کسی کو ذرہ بھی نہ دیتے''۔ (۱)

---

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ ص، ۱۴۱ ۔ ج ۳۔

یہ اسم قرآن پاک میں اس طرح آیا ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ". بے شک اللہ لوگوں پر بڑا مہربان ہے۔ (سورۃ الحج آیت: ۶۵)

ایک اور آیت میں ہے: "فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ". بے شک تمہارا رب بڑا مہربان ہے۔ (سورۃ النمل آیت: ۴۷)

ایک اور آیت میں ہے: "وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ". بے شک اللہ تمہارے ساتھ بڑا مہربان ہے۔ (سورۃ الحدید آیت: ۹)

قرآن پاک مس اللہ تعالیٰ نے رؤف کا لقب پیارے محبوب حضور ﷺ کے لئے بھی ذکر فرمایا ہے۔ فرمان ہے: "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ".

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول۔ جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہو تمہاری بھلائی کے لئے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر نہایت ہی مہربان ہے۔ (سورۃ التوبہ آیت: ۱۲۸)

بندے کو چاہئے کہ لوگوں پر رحم کرے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اس صفت کا مظہر بنے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کسی شخص میں غصہ زیادہ ہو تو وہ دس (۱۰) مرتبہ درود پاک اور دس (۱۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے تو غصہ ختم ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص ناراض ہے تو اس کی ناراضگی ختم کرنے کے لئے دس (۱۰) مرتبہ یہ اسم پڑھا جائے تو اس کی ناراضگی کم ہو جائے گی۔ اس اسم کو زیادہ پڑھنے والا، بامراد ہوگا، اور اس کے تمام مطالب پورے ہوتے رہیں گے۔

(۸۴)

"مَالِكُ الْمُلْكِ" جَلَّ جَلَالُہٗ (ملک کا مالک)

ایسا بادشاہ جس کا ہر ایک حکم نافذ ہو، طلب کامیاب ہو، جسے رکھے یا مار دے، اس کی مرضی ہے۔ کوئی بھی اس کی رضا کے بغیر اس کی قضا کو رد نہیں کر سکتا اور حکم عدولی نہیں کر سکتا۔ حضرت ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمۃ کا فرمان ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے ایک دروازے کی حاضری دیا کر، تو باقی سب دروازے تیرے لئے خود ہی کھل جائیں گے، ایک خدا کے سامنے عاجزی وانکساری کر، تو باقی سب تیرے آگے عاجزی کرتے رہیں گے۔ ہر چیز کے خزانے اس کے پاس ہیں۔ اس کی مرضی ہے جسے جو چاہے عطا فرمائے"۔ قرآن کریم میں ہے:

"قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ"۔ ترجمہ: یوں عرض کر اے اللہ اے ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے۔ (سورۃ آل عمران آیت: ۲۵)

یہ نام خاص اللہ تعالیٰ کا ہے کسی اور کو بادشاہوں کا بادشاہ یا اوروں کا شہنشاہ کہنا منع ہے۔ بندے کو چاہئے کہ یہ بات ذہن نشین کر لے اور اپنی حاجتیں اور مرادیں اللہ تعالیٰ سے مانگتا رہے۔ ایسے عمل کرے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ اسم ہمیشہ پڑھتا رہے گا، اسے اللہ تعالیٰ اپنے کبھی نہ ختم ہونے والے خزانوں میں سے خزانہ عطا فرمائے گا۔ اگر کوئی ملک کا بادشاہ کہے کہ میں ہمیشہ حکمران رہوں تو یہ اسم زیادہ پڑھتا رہے تو انشاء اللہ تا حیات بادشاہ رہے گا۔

(۸۵)

"ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" جَلَّ جَلَالُہٗ (عظمت اور بزرگی والا)

بڑی شان وعظمت والا، جس کی سلطنت دبدبے والی اور حکم جاری ہے۔ بڑے فضل کا مالک ہے۔ جس کی نعمتیں تمام مخلوق کو حاصل ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ"۔ ترجمہ: اور باقی رہے گی ذات تیرے رب کی، جو بڑی (عظمت) اور بخشش والا ہے۔ (سورۃ الرحمٰن آیت: ۷۸)

اس اسم میں کوئی اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ہے۔ اس اسم سے دعا مانگنے کا حضور ﷺ نے حکم فرمایا ہے۔

ترمذی، حضرت انسؓ سے اور امام احمد، نسائی، حاکم، حضرت ربیعۃ بن عامرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلِظُّوْا بِیَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ"۔ یعنی یاذوالجلال والاکرام سے دعا مانگا کرو اور پناہ مانگا کرو۔

تمام بزرگی اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت اور اس سے ہی صادر ہے۔ جلال اس کی صفتِ ذاتی ہے اور اکرام اس کا فعل ہے، جو اس کی طرف سے بندوں پر فائض ہوتا ہے۔ اس کی نعمتوں کا شمار نہیں ہوسکتا۔

بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے جلال کو پہنچانے، خود کو ہر چیز سے کمتر سمجھے۔ اپنے اوپر اللہ کا کرم دیکھے، شکر کرے، خود کو کسی کا محتاج نہ سمجھے۔ اپنے نفس کو اعلیٰ کردار کا مالک بنائے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی عزت کرے اور دین کی خدمت کرے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص روزانہ تین سو تینتیس (۳۳۳) مرتبہ یہ اسم پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ لوگوں

کو اس کا مطیع اور فرمانبردار بنائے گا۔ اسی طرح اگر سات دن روٹی کے ٹکڑوں پر یہ اسم لکھ کر کھالے اور باقی روٹی خیرات کردے تو اس کے لئے مخلوق مسخر اور مطیع ہوگی۔

اگر یہ اسم لکھ کر گھر میں رکھ دیا جائے تو اس گھر میں برکت ہوگی۔ اگر کوئی عورت حاملہ ہے اور بچہ ضایع ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ اسم لکھ کر عورت باندھ لے تو بچہ ضایع ہونے سے بچ جائے گا۔

(۸۶)

"اَلْمُقْسِطُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (انصاف کرنے والا)

یہ اس فاعل کا صیغہ، الاقساط سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: ازالۃ الجور۔ ظلم ختم کرنا۔ ظالم سے مظلوم کا حق وصول کرنا، ظالم کو دفع کرنا۔

اس صفت کے کمال کا ظہور روزِ قیامت ہوگا جب ظالم سے مظلوم کا حق وصول کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والا، انصاف کا حکم دینے والا، بندوں کو انصاف کی رغبت دلانے والا اور انصاف کرنے والوں سے محبت رکھنے والا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ"۔

ترجمہ: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے بھی انصاف پر قائم ہو کر (شاہدی دی ہے)۔ (سورۃ آل عمران آیت:۱۸)

ایک اور جگہ ہے: "فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ"۔ ترجمہ: پھر جس وقت ان میں رسول آئے گا تو ان میں انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا۔ (سورۃ یونس

آیت: ۴۷)

ایک اور آیت میں ہے: "یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا کُوْنُوْا قَوَّامِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَاءَ لِلّٰہِ"۔ ترجمہ: اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہی دیتے رہو۔ (سورۃ نساء آیت: ۱۳۵)

ایک اور آیت میں ہے: "وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ"۔ ترجمہ: اگر تم فیصلہ کرو تو ان میں انصاف سے فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (سورۃ المائدہ: آیت ۴۲)

ایک اور آیت میں ہے: "وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ"۔ ترجمہ: اور ناپ تول میں انصاف کرو ترازو سے کم نہ تولو۔ (سورۃ الرحمٰن آیت: ۹)

بندے کو چاہئے کہ اس اسم کے معنیٰ پر غور کرے اور اپنے اندر انصاف پیدا کرے۔ اگر کسی کا حق خود پر سمجھے تو وہ ادا کرے۔ اگر اپنے اندر ظالم سے مظلوم کو حق دلانے کی طاقت سمجھتا ہو تو مظلوم کی مدد کرے اور ہر وقت عدل و انصاف کو ذہن میں رکھے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص پابندی سے یہ اسم پڑھتا رہے اسے عبادت میں سُرور حاصل ہوگا۔ اور وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر روزانہ ایک سَو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھتا رہے، تو شیطان کے مکر و فریب سے امن و سلامتی پائے گا۔ کسی خاص مقصد کے لئے روزانہ سات سَو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھا جائے تو مقصد حاصل کرنے میں کامیابی ہوگی۔

(۸۷)

"اَلجَامِعُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (جمع کرنے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، جمع سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں جمع کرنا۔ علامہ احمد صاوی، مالکی علیہ الرحمۃ اس اسم کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ "جامع وہ ہے جو ہر کمال کو جمع کرنے والا ہے۔ (تفسیر صاوی ص، ۳۴۶ - ج ۱)

یا جدا جدا دلوں میں محبت پیدا کر کے آپس میں جمع کرنے والا۔ یا منافقوں اور کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا، یا آسمانوں اور زمینوں میں مختلف چیزوں کو جمع کرنے والا، جیسے پانی، ہوا، حیوانات وغیرہ، یا جاندار چیزوں کے جسم میں ہڈیاں، نسیں، گوشت وغیرہ۔ مختلف چیزوں کو جمع کرنے والا۔ یہ اس کی قدرت کا کمال ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وَمِنْ آيَاتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ"۔

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو چلنے والے ان میں پھیلائے اور وہ ان کے اکٹھا کرنے پر جب چاہے قادر ہے۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت ۲۹)۔

"رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ"۔ ترجمہ: اے ہمارے رب بے شک تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے اس دن کے لئے جس میں کوئی شک نہیں۔ (سورۃ آل عمران آیت ۸)

بندے کو چاہئے کہ اس اسم میں غور کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ یا اللہ! مجھے ظاہری اور باطنی علم عطا فرما۔

علامہ سلیمان شافعی اس اسم کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ بندے کو چاہئے کہ شریعت، طریقت اور حقیقت کا جامع ہو، مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلانا شریعت ہے اور حق کے

تصرف کی خبر دینا حقیقت ہے۔
اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا شریعت ہے اور عبادت میں اللہ تعالیٰ کے انوار کا مشاہدہ کرنا طریقت ہے۔ متاخرین میں سے بعض بزرگوں سے پوچھا گیا کہ شریعت، طریقت اور حقیقت کیا ہے؟ فرمایا! اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنا شریعت ہے، ان کی پہچان کرنا طریقت اور ان سے مقصود ہے حقیقت۔(۱)

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص یہ پابندی کے ساتھ زیادہ پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اس کو مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے گا۔ اگر کوئی چیز کھو جائے تو اس کے ملنے کے لئے یہ دعا مانگے:
"یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِجْمَعْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ"۔
یعنی: اے لوگوں کو جمع کرنے والے! اس دن کے لئے جس میں کوئی شک نہیں۔ مجھے میری کھوئی چیز ملا دے۔(۲)
اگر کسی کے عزیز رشتیدار بچھڑ گئے ہوں تو دوپہر کو غسل کرے۔ منہ آسمان کی طرف اٹھا کر دس (۱۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے، مگر ہر ایک مرتبہ پڑھتے ہوئے ہاتھ کی انگلی بند کرتا جائے۔ جب پورا کرے تو ہاتھ منہ پر پھیر لے تو وہ بچھڑے ہوئے مل جائیں گے۔(۳)

(۸۸)

"اَلْغَنِیُّ" جَلَّ جَلَالُهٗ (بے پرواہ)

فعیل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ، غناء سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: بے پرواہ ہونا، شاہو کار رہونا۔

---

(۱) تفسیر جمل ص،۶۶۶ ج-۲۔(۲) کتاب وللہ الاسماء الحسنیٰ صلہ (۳) مظاہر حق، ص، ۲۲۹-ج ۲۔

علامہ سلیمان شافعی اس اسم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حقیقت میں غنی وہ ہے جس کا وجود واجب ہو اور تمام کائنات اس کی محتاج ہو۔ (۳) غنی اولاد وغیرہ سے بے پرواہ ہے، اسے کوئی بھی تدبیر بتانے والا نہیں ہے۔ کسی کو ماننے اور عبادت کرنے سے نہ اس کی شان بڑھے گی اور نہ کسی کو نہیں ماننے اور عبادت نہ کرنے سے اس کی شان کم ہوگی۔ قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا، سُبْحَانَهٗ هُوَ الْغَنِيُّ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"۔

ترجمہ: بولے، اللہ نے اپنے لئے اولاد بنائی، پاکی ہے اس کو وہی بے نیاز ہے، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ (سورۃ یونس - آیت ۶۸)۔

"يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَنتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ"۔

ترجمہ: اے لوگو تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں والا ہے"۔
(سورۃ فاطر، آیت، ۱۵)

تیسری آیت میں ہے، "وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ"۔ "اور اللہ بے پرواہ، تعریف کیا ہوا ہے"۔

قرآن پاک میں یہ اسم کہیں حمید سے تو کہیں حلیم سے اور کہیں کریم کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

بندے کو ان اسماء سے یہ صفتیں حاصل کرنا چاہئے۔ اپنے اللہ کی حمد کرے، جو بردبار اور کرم والا ہے۔ ظاہری اور باطنی نعمتوں سے نوازنے والا ہے۔ بندے سے کتنے گناہ، غلطیاں اور قصور ہوتے ہیں، تب بھی نعمتیں چھینتا نہیں، اسی طرح مہربانی کرتا رہتا ہے۔ بندے کو چاہئے کہ غیر کی محتاجی سے بچنے کی کوشش کرے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

کسی مصیبت میں گرفتار یا بیمار پر یہ اسم پڑھا جائے تو مصیبت دور اور بیماری ختم

ہو جائے گی ۔ اگر کوئی شخص یہ اسم ہاتھوں پر پڑھے اور پورے جسم پر پھیرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے مصیبتوں کو الگ کردے گا۔ جو شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ (۱۰۰۰) یہ اسم پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ روزانہ ستر (۷۰) مرتبہ پڑھنے سے مال وملکیت میں برکت ہوگی۔

(۸۹)

"اَلْمُغْنِیْ" جَلَّ جَلَالُہٗ (بے پرواہ کرنے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، اغناء سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: بے پرواہ بنانا، مطلق بے پرواہ اور بے نیاز ایک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، باقی سب اس کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندوں کو نوازنے والا اور غیر کی محتاجی سے بچانے والا ہے۔ قرآن پاک میں حضور ﷺ کو فرمایا گیا ہے:

"وَوَجَدَكَ عَائِلاً فَاَغْنٰی" تمہیں مسکین پایا، پھر شاہوکار بنایا۔

ایک اور آیت میں ہے: "وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِیِ اللّٰہُ کُلاًّ مِّنْ سَعَتِہٖ". اور اگر جدا ہوں گے (میاں بیوی) تو بے پرواہ بنائے گا اللہ سب کو اپنی وسعت (رحمت) سے۔

بندے کو چاہئے کہ طبیعت کا سخی اور فیض دینے والا ہو محتاجوں کی حاجت پوری کرنے کے لئے کوشش کرتا رہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص روزانہ بلا ناغہ یہ اسم مسلسل ایک ہزار اکیس (۱۰۲۱) مرتبہ پڑھے تو کبھی بھی کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ اگر سورۃ "الضحیٰ" پڑھے اور پھر یہ اسم ایک ہزار اکیس (۱۰۲۱) مرتبہ پڑھے اور پھر مندرجہ ذیل دعا پڑھے، چالیس دن یہ عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر حاجت پوری

کرے گا۔ "اَللّٰھُمَّ یَسِّرْنِیْ لِلْیُسْرٰی الَّذِیْ یَسَّرْتَہٗ لِکَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِکَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ"۔

معنیٰ: اے اللہ! مجھ پر آسانی کو آسان کر، جو تو نے اپنی مخلوق کے لئے کی ہے اور مجھے اپنی مہربانی سے اپنے سوا اوروں کی محتاجی سے بچا۔ جو شخص بعدِ نماز جمعہ، ستر (۷۰) مرتبہ اوپر لکھی ہوئی دعا پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے محتاجی سے بچائے گا اور دنیا میں دولت عطا فرمائے گا۔ اگر یہ اسم "ذوالجلال والاکرام" سے ملا کر پڑھا جائے تو اچھا ہے۔ کیونکہ دونوں اسماء میں موافقت ہے۔

اگر دس جمعوں تک مسلسل ایک ہزار (۱۰۰۰) ہر جمعے کو یہ اسم پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے بڑی دولت عطا کرے گا۔

(۹۰)

"اَلْمَانِعُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (روکنے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، منع سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: روکنا۔ مانع وہ ہے، جو اپنے بندوں سے مصیبتوں کو روکنے والا اور رفع کرنے والا ہے۔ ان کے دین و ایمان اور اخلاق کو بچانے والا ہے۔ اپنے ولی اور بزرگ بندوں کا محافظ بھی خود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر یہ خاص نعمت ہے، کہ انہیں شیطانی وسوسوں اور شہوات اور نفس کے مکر سے بچاتا ہے۔

بخاری اور مسلم میں حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ اپنی دعا میں یہ لفظ کہتے تھے: "اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ" یعنی اے اللہ! جسے تو دیتا ہے اسے کوئی بھی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو منع کرتا ہے۔ اسے کوئی بھی دینے والا نہیں ہے۔

بندے کو چاہئے کہ نفس کو برائیوں سے روکے اور شیطان کی تابعداری نہ کرے، شہوات کا پجاری نہیں ہونا چاہئے، اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے، اپنی خیرات سے کسی کو منع نہ کرے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کسی دشمن یا مخالف سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے، یا کسی برائی میں پھنسنے کا ڈر ہے تو اس اسم کو ان سے بچنے کی نیت سے پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ نجات حاصل کرے گا۔

اگر کسی کی بیوی سے نہیں بنتی تو اس اسم کو زیادہ پڑھے تو صلح ہو جائے گی۔ نماز کے لئے جماعت کی پابندی سے محروم نہ رہے۔

(۹۱)

"اَلضَّآرُّ" جَلَّ جَلَالُہٗ (نقصان پہنچانے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، ضر سے مشتق ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: نقصان دینا۔ اس اسم سے یہ بات ثابت ہے کہ اگر کسی بندے کو کوئی نقصان پہونچتا ہے تو اسے اللہ کی قضا جانے، اس پر رضا کا اظہار اور صبر کرے، کیوں کہ اس نقصان کے اسباب پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ سب اس کا مقرر کیا ہوا معاملہ ہے۔ کسی نے بھی اگر اس کی نافرمانی کی تو اس نے نقصان کے اسباب کو اختیار کیا۔

زہر ہلاک کرنے والا اور نقصان پہنچانے والا ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ ایسی دوسری اشیاء جو نقصان دینے والی ہیں، ان سب کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

الْمُؤْمِنُوْنَ"۔

ترجمہ: کہو تم (میرے حبیب ﷺ) ہرگز نہیں پہنچے گا ہمیں، مگر جو اللہ نے لکھا ہے، وہ ہمارا مددگار ہے اور اللہ پر بے شک مؤمن توکل کریں۔

ایک اور آیت میں ہے:

"وَمَا هُمْ بِضَارِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ" ترجمہ: اور نہیں ہیں وہ نقصان دینے والے کسی ایک کو، مگر اللہ کے اذن سے۔ (سورۃ بقرہ آیت ۱۰۲)

ایک اور آیت میں ہے کہ "وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ"۔ ترجمہ: اور اگر تجھے اللہ نقصان پہنچائے گا تو اسے کوئی بھی اس (اللہ) کے سوا بچانے والا نہیں ہے۔

ان قرآنی آیات سے بالکل واضح ہے کہ سب کچھ اسی مالک کے ہاتھ میں ہے۔ بندے کو چاہئے کہ نقصان سے بچنے کے لئے اس کی جانب توجہ کرے، اس سے پناہ طلب کرے اور عاجزی سے التجا کرے اور انکساری سے عرض کرے اور بچاؤ حاصل کرے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کسی کو نوکری یا اعلیٰ عہدے کے ختم ہونے کا اندیشہ ہے تو وہ ہر جمعے کی رات ایک سو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے تو انشاء اللہ وہ نوکری اور عہدہ محفوظ رہے گا۔ ہر بلا، مصیبت اور نقصان سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

(۹۲)

"اَلنَّافِعُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (نفع پہنچانے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے، نفع سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: فائدہ دینا، فائدہ،

شفاء، صحت اور عافیت کا پیدا کرنے والا وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ جو بھی نفع بخش چیزیں ہیں، سب کا پیدا کرنے والا اور وجود بخشنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ سب اس کی قدرت کا کرشمہ ہے۔ جسے جو فائدہ حاصل ہو وہ اسے اپنے مال کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سمجھے۔ کیونکہ وہ ہی حقیقی کارساز ہے۔

بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرے، انہیں سُکھ و راحت پہنچانے کے لئے کوشاں رہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کوئی شخص گھر میں یا کشتی میں یہ اسم زیادہ پڑھتا رہے کہ تو وہ کشتی یا گھر ہمیشہ سلامت رہیں گے اور اس اسم کی برکت سے نقصان سے بچاؤ اور فائدہ حاصل کرتا رہے گا۔ کوئی بھی کاروبار شروع کرتے وقت یہ اسم اکتالیس (۴۱) مرتبہ پڑھ کر شروع کرے گا تو اس میں برکت اور فائدے عطا ہوگا۔ اس اسم کے معنیٰ خود بتا رہی ہیں کہ اس میں نفع ہی نفع ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھتا رہے، ناغہ نہ کرے۔

(۹۳)

"اَلنُّوْرُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (روشنی کرنے والا)

آسمان اور زمین کو، سورج، چاند اور ستاروں سے، زمین کو انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء، اغواث و اقطاب سے مؤمنوں کے دلوں کو معرفت کے نور سے روشن کرنے والا اور چمکانے والا ہے۔ صالحین سالکین، صوفیائے کرام کے سامنے حقیقتوں کو ظاہر کرنے والا بھی وہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے نزدیک نور کے معنیٰ ہیں: ''الظاهر بالذات

والمظھیر للغیر"۔ خود روشن ہونے والا اور دوسروں کو روشن کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کا پوری طرح کوئی بھی احاطہ نہیں کر سکتا۔ روز قیامت پردے ہٹا کر اپنے پیارے بندوں کو اپنے انوار اور تجلیات دیکھنے کی قوت عطا کر کے، اپنا دیدار خود کرائے گا۔

دنیا میں سب اسے حجابات کے پیچھے پکارتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں مگر قیامت کے روز سب مؤمن اس کا دیدار کریں گے اور بغیر حجاب کے اس کھلے انوار کا مشاہدہ کریں گے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ".

ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمینوں کا روشن کرنے والا ہے۔ (سورۃ النور آیت، ۳۵)

ایک اور آیت میں ہے کہ: "وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا". ترجمہ: اور روشن ہوگی زمین اپنے رب کے نور سے۔ (سورۃ الزمر آیت، ۶۹)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بھی نور کہہ کر پکارا ہے: "قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ". ترجمہ: آیا تمہارے پاس نور اور روشن کتاب۔ (سورۃ المائدہ آیت، ۱۵)

"يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا".

ترجمہ: اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا۔ (سورۃ النساء آیت، ۱۷۴)

بندے کو چاہئے کہ اپنے دل میں نورِ معرفت پیدا کرے قلب کو روشن کرے، ایسا مقام حاصل کرے کہ چہرے پر بھی نور نظر آئے، اور بات کرتے ہوئے منہ سے بھی نور نظر آئے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص اندھیرے میں بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے یہ اسم پڑھے تو اس کے سامنے ایسا

نور ظاہر ہوگا، جس سے اس کا دل روشن ہوگا۔ مکاشفہ کے لئے اس اسم کا پڑھنا فائدہ مند ہے۔ جو شخص جمعے کی رات سورۃ النور سات (۷) مرتبہ پڑھے اور ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے گا تو اس کا دل روشن اور معرفت سے پُر ہوگا۔ صبح کو اس اسم کا پڑھنا باعثِ برکت ہے۔

(۹۴)

"اَلْهَادِیْ" جَلَّ جَلَالُهٗ (راہ دکھانے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ہدایۃ سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں راہ دکھانا۔ ہادی وہ ہے، جو مخلوق کو ان کی ضروریات کی راہ دکھائے، خاص بندوں کو معرفت کے انوار عطا کرے۔ عام مخلوق اس کی قدرت کی کاریگری دیکھ کر اس کے وجود کے دلائل لیتے ہیں اور خاص بندے اور خالق کی معرفت پا کر پھر مخلوق کی جانب متوجہ ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا ہادی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "اَللّٰهُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ"۔ ترجمہ: اور اللہ اپنے قرب کے لئے چن لیتا ہے۔ جسے چاہے اور اپنی طرف راہ دیتا ہے۔ اسے جو رجوع لائے۔ (سورۃ شوریٰ، آیت ۱۳)

حقیقی ہدایت کرنے والا خود ہے۔ اس کی مہربانی سے اس کے بندے ہدایت کرنے والے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے:

"وَ اِنَّکَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ"۔ ترجمہ: اور بے شک تم ضرور سیدھی بات بتاتے ہو۔ (سورۃ الشوریٰ آیت ۵۲)

بندے کو چاہئے کہ خود ہدایت والا بن کر رہے اور دوسروں کو ہدایت کرتا رہے۔ دینی اور دنیوی کاموں میں اللہ تعالیٰ کے بندوں کی رہبری کرتا رہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص نماز پڑھنے کے بعد چار سو بیس (۴۲۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے تو ہر کام میں اس کی غیب سے ایسی مدد ہوگی کہ خود دیکھ کر حیران ہوگا کہ یہ کام کیسے ہو گئے؟ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں پر حاکمیت عطا کرے گا۔ ہر شخص اسے اپنا بڑا تسلیم کرے گا۔ اگر کوئی بچہ آنکھیں نہ کھولے تو یہ اسم لکھ کر اس کے گلے میں باندھا جائے تو آنکھیں کھولے گا۔ دودھ نہ پینے والا بچہ دودھ پینے لگے گا۔ اگر راہ بھول جائے تو یہ اسم زیادہ پڑھے تو راہ مل جائے گی۔ اگر اندھیرے میں دو رکعت نفل نماز پڑھ کر، اس کے بعد یہ اسم اتنا پڑھے کہ تھک جائے تو اس کی تمام مرادیں پوری ہوں گی اور عجیب اسرار دیکھتا رہے گا۔ حکمرانوں کو یہ اسم زیادہ پڑھنا چاہئے اور سالکین کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

(۹۵)

"اَلْبَدِیْعُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (بغیر ذریعے کے پیدا کرنے والا)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ، فعیل کے وزن پر مفعل کے معنیٰ میں آیا ہے، جو اس طرح پیدا کرے کہ پہلے اس کی مثال موجود نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ مطلق بدیع ہے۔ ذات صفات اور کام میں اس کا کوئی شریک، نظیر اور برابر نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اَللّٰہُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"۔ ترجمہ: اللہ (تعالیٰ) بغیر ذریعے کے پیدا کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمینوں کا۔ (سورۃ البقرہ، آیت، ۱۱۷)

بندے کو چاہئے کہ کہ ایسے کام سے دور رہے، جو اللہ تعالیٰ اور پیارے حضور ﷺ کے احکام کے خلاف ہو۔ اپنے اوپر سنت کا اتباع وطاعت لازمی سمجھے۔ سنت کی تابعداری کرنے والے کا ہر ایک لفظ با مقصد ہوگا۔ حضرت امام قشیری علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ "ہم

مسلمانوں کے تین اصول ہیں: (۱) اخلاق، افعال اور اعمال میں حضور ﷺ کی پیروی کرنا۔ (۲) رزقِ حلال کھانا۔ (۳) تمام اعمال میں اخلاص اور سچی نیت رکھنا''۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کوئی شخص مشکل میں گرفتار ہے تو یہ اسم ستر ہزار (۷۰۰۰۰) مرتبہ پڑھے، تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے وہ مشکل آسان ہوجائے گی۔ اگر باوضو ہوکر، قبلہ رخ بیٹھ کر، یہ اسم پڑھنا شروع کرے اور پڑھتے ہوئے سوجائے تو جو مانگے وہ حالتِ نیند میں دیکھے گا۔ کوئی دکھ یا تکلیف آگے آئے تو ''یَابَدِیۡعَ السَّمٰوٰاتِ وَالۡاَرۡضِ'' ''زیادہ پڑھے اور دل سے دعا مانگے تو وہ مشکل، دکھ اور تکلیف دور ہوجائے گی۔ علمِ دین کا طالب یہ اسم زیادہ پڑھے گا تو علم میں کمال حاصل کرے گا۔ اس کا دل سرچشمۂ معرفت بنے گا اور زبان سے حکمت بھرے جملے نکلتے رہیں گے۔

(۹۶)

''اَلۡبَاقِیۡ'' جَلَّ جَلَالُہٗ (ہمیشہ رہنے والا)

یہ اسم فاعل کا صیغہ، بقاء سے مشتق ہے۔ باقی وہ ہے، جو موجود بذاتہ ہے اور ہمیشہ ہونا اس کی شان ہے۔ یہ اس کی ایسی صفت ہے، جس میں کوئی بھی اس کا شریک نہیں۔ مخلوق حادث ہے۔ جس سے قدیمی صفت کا رہنا ممکن نہیں ہے۔ جس طرح قدیم حادث ہونے سے پاک ہے۔ دراصل باقی اللہ ہے۔ اور تمام اس کے باقی رکھنے سے موجود ہیں۔ باقی وہ ہے جس کے وجود کی ابتدا نہیں اور سخاوت کی انتہا نہیں ہے، ازل سے ابد تک ایک جیسا ہے۔ اس میں زمانے کی تبدیلی وتغیر سے کوئی فرق نہیں آتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" ترجمہ: زمین

پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا ہے۔ (سورۃ الرحمٰن آیت، ۲۶)

"كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ" ترجمہ: ہر چیز فنا ہونے والی ہے، اس کی ذات کے سوا۔ (سورۃ القصص آیت، ۸۸)

بندے کو چاہئے کہ نیک عمل کرے، جن سے ابدی حیات حاصل ہوتی ہے، ایسے شہداء کی زندگی ہے کہ یہ جہاں چھوڑنے کے بعد بھی انہیں مردہ کہنا یا مردہ سمجھنا حرام ہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کسی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے تو نقصان سے محفوظ رہے گا۔ اگر کوئی ایک سو مرتبہ "یاباقی" پڑھے گا تو اس کی برکت سے اس کے عمل مقبول ہوں گے۔ اگر ہر نماز کے بعد ایک سو تیرہ (۱۱۳) مرتبہ یہ اسم پڑھا جائے تو اس کی برکت سے بڑا مرتبہ وشان حاصل ہوگا جس کو اس سے کوئی الگ نہیں کرسکتا۔

(۹۷)

"اَلْوَارِثُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (مالک)

یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ وراثۃ سے مشتق ہے۔ وارث وہ ہے، جو فنا ہونے والے اور مرنے والے کی ملکیت سنبھالے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا سب فانی ہیں، ان کی ہر چیز کو سنبھالنے والا خود ہے، اسی لیے وارث بھی خود ہے۔ قرآن کریم میں ہے: "وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ"۔ ترجمہ: اور ہم زندہ کرتے اور مارتے ہیں، اور بے شک ہم وارث ہیں۔ (سورۃ الحجر، آیت ۲۳)

ایک اور آیت میں ہے: "وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"۔ (سورۃ القصص-۵۸)

اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہے آسمانوں اور زمینوں کا ورثہ۔ سورۃ آل عمران-۱۸۰)
مجازاً بندے بھی ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرے اور دین کا علم حاصل کرے نبی کریم ﷺ کا وارث بنے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص طلوع آفتاب کے وقت روزانہ ایک سوؑ (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھتا رہے تو ہر دکھ، تکلیف اور مصیبت سے محفوظ، امن اور سلامتی سے رہے گا اور اسی کا ہر مطلب آسانی سے حاصل ہوگا۔ اگر طلوعِ آفتاب سے پہلے ایک سوؑ (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم ہمیشہ پڑھے تو دنیا میں دکھوں سے تو محفوظ رہے گا، مگر اس کا جسم قبر میں بھی سلامت رہے گا، قیامت تک نہیں گلے گا۔ اس کو قبر کے عذاب سے بھی نجات حاصل ہوگی۔

(۹۸)

"اَلرَّشِيْدُ" جَلَّ جَلَالُهٗ (سیدھی تدبیر والا)

یہ صفت مشبہ کا صیغہ، رشد سے لیا گیا ہے، جس کے معنیٰ ہیں: راہ بتانا، راہ دکھانا، رشید وہ ہے، جو ہدایت کا پیدا کرنے والا ہے مخلوق کو ان کی مصلحتوں اور فائدے والی راہ کی رہبری کرنے والا ہے۔ اس اسم میں استقامت کے معنیٰ بھی پوشیدہ ہیں۔ رشید وہ ہے، جس کی تدبیر سہو سے اور تقدیر بیکار بات سے پاک صاف ہے۔ عیب و نقص کی اس میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ بندے کو چاہئے کہ ہدایت کی باتیں حاصل کرے اور لوگوں کی نیک عمل کرنے کے لئے راہ نمائی کرتا رہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

اگر کوئی شخص بعدِ نمازِ عشاء روزانہ ایک سَو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھتا رہے گا تو ہمیشہ سیدھی راہ پر چلتا رہے گا۔

(۹۹)

"اَلصَّبُوْرُ" جَلَّ جَلَالُہٗ (بڑا تحمل کرنے والا) (بردبار)

فعول کے وزن پر، اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، صبر سے لیا گیا ہے۔ یعنی بندے کو سزا دینے میں جلدی کرنے والا نہیں۔ یا بندے میں صبر پیدا کرنے والا۔ بندے کو صبر کی توفیق دینے والا صبور وہ ذات ہے، جو بندے کو گناہ کرنے کے باوجود عطا کرنے سے محروم نہ رکھے۔ بندے کو چاہئے کہ اپنے اندر صبر جیسی اچھی خصلت پیدا کرے مخلوق سے نرم برتاؤ کرے اور خالق سے کیے گئے وعدوں میں سچا رہے۔

اس اسم مبارک کے پڑھنے کی برکتیں

جو شخص طلوعِ آفتاب سے پہلے ایک سَو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھتا رہے تو اسے کوئی بھی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ اس اسم کو پابندی سے پڑھنے والا ثابت قدم رہے گا۔ مجاہدہ کرنے والے صالحین اور سالکین کو یہ اسم ہمیشہ پڑھنا چاہئے۔ دشمن کے مُنہ کو بند کرنے کے لئے بھی یہ اسم بڑا فائدہ دینے والا ہے اور بہت برکت والا ہے۔

فائدہ: مشہور اور معروف ننانوے نام یہ ہیں جن کی شرح لکھی گئی ہے۔ ترمذی شریف میں اور بیہقی کی "الدعوات الکبیر" میں یہ روایت کیے گئے ہیں۔ مگر حضرت ابوہریرۃ

کی روایت میں، جو ابنِ ماجہ اور حاکم میں آئی ہے، اسم مبارک ''الرب'' کو بھی ذکر کیا گیا ہے
جس کی تشریح ذیل میں لکھی جا رہی ہے۔

''اَلرَّبُّ'' جَلَّ جَلَالُہٗ (پروردگار)

جو چیزیں آسمانوں اور زمینوں میں ان کے اوپر یا نیچے یا درمیان میں ہیں، ان سب
کا رب (پالنے والا) خالق اور مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ قرآن پاک میں اسم مبارک ''اللہ'' کے
بعد باقی تمام اسماء سے زیادہ اسم مبارک ''الرب'' موجود ہے۔ انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ
والسلام نے جب کافروں کے سامنے اپنی رسالت (پیغمبر ہونے) کی دعویٰ کی ہے تو اس
میں یہ ہی کہا ہے کہ ''ہم جہانوں کے رب کے رسول ہیں''۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے میں بھی
یہ اسم زیادہ ذکر کیا ہے۔ بندے کو یقین کرنا چاہئے کہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ وہ
مجھے بھی ضرور پالے گا اور سنبھالے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے۔ فقط،

الحمد للہ کہ آج بمؤرخہ ا ماہ محرم الحرام سنہ ۱۴۱۶ھ اس ناقص و نااہل نے اسماء اللہ الحسنیٰ
کی شرح، سندھی زبان میں لکھ کر پوری کی اور اب اس کا اردو زبان میں ترجمہ شائع
کرا رہے ہیں۔ رب العزۃ جل مجدہ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
صدقے اور طفیل اس کو مقبول اور منظور فرمائے اور عام اور خاص مسلمانوں کو اس کے پڑھنے
اور اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہو الہادی۔

طالبِ دعا

الفقیر محمد ادریس ڈاہری، نقشبندی عفی عنہ
۱۴۲۵/۲/۹ھ الموافق ۲۰۰۴/۳/۲۸ع

﴿خواتین کے مسائل﴾

مؤلفہ:۔ محترمہ شازیہ قادریہ عطاریہ صاحبہ۔

باہتمام:۔ حافظ محمد جمیل قادری۔

ناشر:۔ مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی نمبر ۵

فون نمبر:۔ 4926110-4910584

موبائل:۔ 0300-2196801

یہ کتاب خواتین کے مسائل پر ایک بہترین کتاب ہے جن میں خواتین کے وہ مسائل جن کو پوچھتے ہوئے خواتین جھجکتی ہیں اور اس کتاب میں خواتین کے دیگر جدید مسائل کو شامل کیا گیا ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر خاتون کے لئے ضروری ہے اور تحفہ کے طور پر شادی یا دیگر مواقع پر دینے کے لئے بہترین کتاب ہے۔

﴿چھ گنہگار خواتین﴾

کتاب کا نام:۔ چھ گنہگار خواتین۔

مرتبہ:۔ محمد قاسم عطاری قادری ہزاروی صاحب۔

باہتمام:۔ حافظ محمد جمیل قادری۔

ناشر:۔ مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی نمبر ۵

فون نمبر:۔ 4926110-4910584

موبائل:۔ 0300-2196801

اس کتابچہ میں خواتین کے چھ گناہوں کے متعلق تحریر کیا گیا ہے جو کہ آج کل ہمارے معاشرے میں ان گناہوں کی کثرت ہے اللہ تعالیٰ عزوجل سے امید ہے کہ اس کتابچہ کو پڑھ لینے کے بعد مسلمان خواتین خود بھی ان گناہوں سے بچیں گی اور دوسروں کو بھی بچانے میں مدد کریں گی،

اس کتابچہ کو مفت تقسیم کرنے والی اسلامی بہنیں اور بھائیوں کے ساتھ خصوصی رعائت کی جائے گی۔

خواتین کی نماز اور جدید سائنس

(مؤلفہ: محترمہ شازیہ قادریہ عطاریہ)

یہ کتاب خواتین کی نماز کے فضائل و مسائل پر ایک بہترین تصنیف ہے اس کتاب میں مؤلفہ فاضلہ نے خواتین کی نماز کے ہر رکن کی سائنسی تحقیق جمع کی ہیں اور خواتین میں یہ جذبہ اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر عورت کو نماز ذوق وشوق کے ساتھ پڑھ کر نماز کے دینی اور اخروی فضائل کے ساتھ ساتھ دنیاوی فوائد بھی حاصل ہوں۔

اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر اس کا ہر گھر میں ہونا بہت ضروری ہے۔

دعا ہے کہ اس کتاب کے ذریعے اللہ عزوجل ہماری خواتین کو نفع عطا فرمائے اور مؤلفہ کو اس کا بہترین اجر دنیا و آخرت میں عطا فرمائے اور دین متین کی مزید خدمت کی سعادت عطا فرمائے۔ (آمین)

ناشر:......مکتبہ غوثیہ ہول سیل

پرانی سبزی منڈی محلہ فرقان آباد نزد عسکری پارک کراچی نمبر ۵

فون نمبر: 4910584-4926110

موبائل: 0300-2196801

﴿پردہ اور جدید سائنس﴾

﴿مؤلفہ: محترمہ شازیہ قادریہ عطاریہ﴾

دین اسلام اللہ تعالیٰ کا ایسا پاکیزہ اور مکمل دین ہے جو عین فطرت انسانی پر ہے اس پیارے دین نے حقوق انسانیت کی پاسداری کی ہے جہاں مردوں کے حقوق مقرر ہوئے وہیں پر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے حقوق بھی اسلام کی نورانی کرنوں میں عیاں کر دیئے۔

اسلام نے عورت کی عزت وعظمت کی حفاظت کے لئے ایک بہترین قانون تشکیل دیا اور اس عزت وعظمت کی حفاظت کے قانون کا نام ''پردہ'' ہے۔

اس کتاب میں مؤلفہ فاضلہ محترمہ شازیہ قادریہ عطاریہ نے اپنی اسلامی بہنوں کو اپنی عزت وعظمت کی حفاظت سے متعلق قانون ''پردہ'' پر قرآن واحادیث اور جدید سائنس کی تحقیقات سے توجہ دلائی ہے تاکہ وہ اس قانون پر عمل کر کے ذلت وپستی بدنامی اور رسوائی کی عمیق تاریکی سے نکل کر عزت وحرمت وعظمت وتقدس وتحفظ کی روشنی حاصل کرلیں۔

اس کتاب کا مطالعہ ہر عورت کے لئے نہایت ہی ضروری ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر مسلمان عورت کو اس کے مطالعے سے مستفید و مستفیض ہونے اور دونوں جہانوں میں سرخرو ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔ (آمین)

ناشر:...... مکتبہ غوثیہ ہول سیل

پرانی سبزی منڈی محلّہ فرقان آباد نزد عسکری پارک کراچی نمبر ۵

فون نمبر: 4910584-4926110

موبائل: 0300-2196801

گلدستۂ عطار
ضرورت النساء
خواتین کی نماز اور جدید سائنس
گنہگار خواتین
سیرت رابعہ بصری
مولانا محمد قاسم عطاری قادری ہزاروی
حافظ محمد جمیل عطاری قادری ہزاروی
خواتین کے مسائل
پردہ اور جدید سائنس